﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد23 — جمعۃ المبارک26/اگست 2016ء — 24/ذوالقعدہ 1437 ہجری قمری ❁ 26/ظہور 1395 ہجری شمسی — شمارہ35

نماز مومن کا نور ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔اور صدقہ خطاؤں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔اور نماز مومن کا نور ہے۔اور روزہ آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحسد حدیث نمبر 4200)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

اے عزیزو! اے زمانے کے فقیہو! اور اے علمائے وقت! اور اے دیار وامصار کے فضلاء! مجھے فتویٰ دو ایسے شخص کے متعلق جس نے اللہ کی طرف سے آنے کا دعویٰ کیا اور اس کے لئے اللہ کی حمایت دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ہوئی۔اور اس کی سچائی کے انوار تاریکی کے چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ گر ہوئے ہیں۔اور اللہ نے اس کی خاطر روشن نشان دکھائے اور ہر اس معاملہ میں جس کا اس بندہ نے فیصلہ کیا وہ (اللہ) اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

”پھر ان تائیدات اور نشانات کو دیکھنے کے باوجود لوگوں نے اس کا انکار کیا اور ہر طرح کی تدبیریں کیں تا کہ اسے گزند پہنچے لیکن اللہ نے ہر شریر دجال اور ہر اس شخص سے جو جنگ وجدال میں اس کے مقابلہ میں آنے والا تھا، عصمت اور سلامتی دیتے ہوئے اس کی پذیرائی کی۔جب بھی انہوں نے اس کی زندگی کو مکدر کرنا چاہا تو اللہ نے اس کے غموں کو مسرتوں میں بدل دیا اور نعمتیں عطا کرنے والے اللہ کے حکم سے اس کی زندگی پہلے سے کہیں زیادہ خوشگوار ہوگئی اور انہوں نے چاہا کہ اس کے عیوب نشر ہوں تو محاسن اور خوبیوں کے ساتھ اس کی ستائش کی گئی۔اور انہوں نے اس کے لئے تنگیٔ معیشت چاہی تو پھلوں کے گرنے کی طرح ہر طرف سے اس کے پاس تحفے تحائف اور اموال آئے۔اور انہوں نے تمنا کی کہ وہ اس کی ذلت ورسوائی دیکھیں لیکن اللہ نے اس کا غیر معمولی اکرام فرمایا اور درجات بڑھائے۔تعجب کی انتہا یہ ہے کہ وہ گالیاں دیتے اور بُرا بھلا کہتے ہیں حالانکہ وہ حقیقت سے غافل ہیں۔اور جب انہیں کہا جائے کہ اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح بے وقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔ یاد رکھو وہ خود ہی بے وقوف ہیں مگر وہ اس بات کا شعور نہیں رکھتے۔وہ اللہ کے فعل اور اس کے اپنے بندہ سے سلوک پر غور نہیں کرتے۔کیا افتراء کرنے والوں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے؟ یقیناً جو لوگ افتراء کرتے ہیں دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی گئی ہے اور ان کی مدد نہیں کی جاتی۔ان کے لئے دنیا میں سے کوئی حصہ نہیں مگر معمولی، پھر وہ اللہ کے عذاب سے مرجاتے ہیں جو انہیں اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے اور دائیں بائیں سے آلیتا ہے۔اور جو اعمال وہ بجالاتے تھے انہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔اور کوئی سچا نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اللہ نے اس کی وجہ سے ایمان نہ لانے والی قوم کو رسوا کیا۔وہ اس کی موت کا انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہلاک ہونے والے ہی ہلاک کئے جاتے ہیں۔

کیا اللہ ان کے منصوبوں اور ان کی دعاؤں سے اس شخص کو ہلاک کرے گا جسے وہ سچا جانتا ہے۔اصل بات یہ ہے کہ وہ اندھی قوم ہیں۔اے منصفو! تم اس بندہ اور اس کے دشمنوں کے بارہ میں کیا کہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ پر کسی ایسے افتراء کرنے والے کو دیکھا ہے کہ جب اس نے کسی مومن سے مباہلہ کیا تو اللہ نے مومن کے مقابلے پر اس کی مدد فرمائی ہو؟ اور جس نے اس کی مخالفت کی اور اس سے مباہلہ کیا اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہو؟ اے عقلمندو! صاف صاف بتاؤ تم اجر دیئے جاؤ گے۔کیا تم نے کسی ایسے بندے کو دیکھا ہے جس نے اللہ پر افتراء کیا پھر اللہ اس کا ہوگیا۔اور جب بھی اس کے لئے کوئی مصیبت کھڑی کی گئی تو اللہ نے اُس کو اُس سے دور کر دیا۔اور جب کبھی بھی اس کے لئے سازش تیار کی گئی تو اللہ نے اس کے لئے فضل، رحمت اور رزق کے دروازے کھول دیئے اور اس پر اس طرح سے انعام کئے جیسے رسولوں پر کئے جاتے ہیں۔اور اس پر ہر خیر و برکت کے دروازے کھول دیئے۔اور دشمنوں سے اس کی عزت اور جان کی حفاظت کی۔اور اس نے اپنے نشانات اور فعلی شہادت سے اسے ان کے الزامات سے پاک ٹھہرایا۔اور اس نے اسے دشمن (کے شر) سے محفوظ رکھا اور ہر حملہ کرنے والے پر اس نے حملہ کیا۔اور جس نے اس سے جنگ کرنے کے لئے میدان میں اتر آیا۔اور اس نے اپنے بندے کی ایسے مدد کی جیسے مخلصوں کی مدد کی جاتی ہے۔اے عزیزو! اس کے بارہ میں مجھے فتویٰ دو اور مجھے کوئی ایسا مفتری دکھاؤ جس پر اللہ نے اِس بندہ کی طرح انعام کیا ہو۔اور جس پر اِس بندہ کی مانند احسان کیا ہو۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

پھر اے عالمو! اور فاضلو! میں تم سے پھر فتویٰ طلب کرتا ہوں۔پس تم سچ ہی کہو اور اللہ سے ڈرو کہ جس کے ہاتھ میں جزا سزا ہے۔اور تم جانتے ہو نیک لوگ جھوٹ نہیں بولا کرتے اور حق پوشی ان کی عادت نہیں ہوتی۔حق بات کو وہی شخص چھپاتا ہے جس کے لئے بدبختی مقدر ہو چکی ہو۔

اے عزیزو! اے زمانے کے فقیہو! اور اے دیار وامصار کے فضلاء! اور اے علماء وقت! مجھے فتویٰ دو ایسے شخص کے متعلق جس نے اللہ کی طرف سے آنے کا دعویٰ کیا اور اس کے لئے اللہ کی حمایت دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ہوئی۔اور اس کی سچائی کے انوار تاریکی کے چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ گر ہوئے ہیں۔اور اللہ نے اس کی خاطر روشن نشان دکھائے اور ہر اس معاملہ میں جس کا اس بندہ نے فیصلہ کیا وہ (اللہ) اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

اور اللہ نے دوستوں اور دشمنوں کے بارہ میں اس کی دعائیں قبول فرمائیں۔اور یہ بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔اور ہدایت کے راستے سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالتا اور وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنی وحی میں میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی طرح اس سے پہلے ہمارے رسول (محمد) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (مبارک) سے مجھے یہ نام عطا کیا گیا۔(اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اس امت میں سے کوئی نبی کیسے ہوسکتا ہے جبکہ اللہ نے نبوت پر مہر لگا دی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اس شخص کا نام نبی صرف اور صرف اس لئے رکھا تا کہ وہ ہمارے سید ومولیٰ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کمال کو ثابت کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال امت کے کمال کے ثبوت کے بغیر متحقق نہیں ہوتا۔اس کے بغیر یہ محض دعویٰ ہے جس پر اہل عقل کے نزدیک کوئی دلیل نہیں۔کسی فرد پر نبوت کے ختم ہونے کے اس کے سوا کوئی معنی نہیں کہ اس فرد پر نبوت کے کمالات اپنی انتہا کو پہنچیں اور نبی کا فیض رسانی کا کمال نبوت کے عظیم کمالات میں سے ہے۔اور یہ کمال امت میں موجود نمونے کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتا۔اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میری نبوت سے اللہ کی مراد صرف کثرت مکالمہ ومخاطبہ ہے (اس کے سوا کچھ نہیں) اور یہ اہل سنت کے اکابرین کے ہاں مسلم ہے۔پس یہ نزاع محض لفظی نزاع ہے۔لہٰذا اے اہل عقل ودانش! جلد بازی سے کام نہ لو۔اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو ذرہ بھر اس کے خلاف دعویٰ کرے اور اس کے ساتھ تمام لوگوں اور فرشتوں کی لعنت بھی ہو۔منہ)“

..........................(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 35 تا 39۔شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 فروری 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو ہمارے مربی سلسلہ کا ہے۔عزیزم اسد مجیب نے اسی سال جامعہ یوکے سے جامعہ احمدیہ پاس کیا ہے۔اور یہ نکاح نائلہ رحمٰن مبشر (جو واقفۂ نو ہیں) بنت عبدالحق مبشر کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔مکرم محمد احمد صاحب،عزیزہ نائلہ رحمٰن مبشر کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ عزیزم اسد مجیب اس سال جامعہ سے پاس ہوئے ہیں اور مربی بنے ہیں۔نکاح اور شادی تو ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر ایک کے لئے ہے۔اسلام نے شادی بیاہ کو چاہے وہ دین کی خدمت کرنے والا ہو اس کے لئے بھی ضروری قرار دیا ہے۔یہ نہیں کہ دین کی خدمت کر رہے ہیں تو راہب بن گئے اور اپنی ان ذمہ داریوں سے بچنے کی کوشش کی جو ایک خاندان کے لئے ان پر پڑتی ہیں۔پس اسلام شادی بیاہ ہر ایک کے لئے ضروری قرار دیتا ہے چاہے وہ دین کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والا ہو، چاہے ایک عام مسلمان ہو۔اور شادی بیاہ میں ایک وہ شخص جس نے دین کا علم حاصل کیا ہو اور دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہو اس کی زیادہ ذمہ داریاں بن جاتی ہیں۔اس کو اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بنانا پڑتا ہے۔صرف باہر تربیتی امور کے لئے نہیں،تبلیغ کے لئے نہیں کہ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے بلکہ وہ اپنے آپ کو نمونہ بنائے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم پر ہم عمل کرنے والے ہیں۔اور ہمیشہ ایک مبلغ اور مربی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس علاقہ میں بھی وہ ہو گا وہاں کے رہنے والوں کی، احمدیوں کی بھی اور غیروں کی بھی اس پر نظر ہو گی۔اس لئے ہر معاملہ میں اور گھریلو تعلقات میں بھی اس کو ایک نمونہ بننا چاہئے۔یہ نہ سمجھیں کہ بعض باتیں باہر نہیں نکلتیں۔گھر سے باہر نکل جاتی ہیں، دنیا کو پتا لگ جاتی ہیں۔اس لئے ایک مربی، ایک مبلغ، ایک دین کا علم حاصل کرنے والا، ایک واقف زندگی کو ہمیشہ اپنے گھر کے لئے بھی ایک ایسا نمونہ بننا چاہئے جہاں اس کے گھر میں ہر وقت خوشیاں نظر آئیں اور بیوی اور بچوں کا پیار اور احترام نظر آئے۔اسی طرح جو واقف زندگی سے شادی کرنے والی لڑکی ہے اس کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ واقف زندگی سے بیاہ رہی ہے۔ ایک مبلغ اور مربی سے بیاہ رہی ہے۔اس کو بھی دوسروں کے لئے،عورتوں کے لئے،اپنے ماحول کے لئے ایک نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔اور اسی طرح خاوند کے لئے بھی ایک ایسا ساتھی بننے کی ضرورت ہے کہ اس کا جو کام ہے، جو ذمہ داری ہے اس میں وہ کام آنے والی ہو۔گویا جس طرح کہ مربی کی تربیت اور تبلیغ کی ذمہ داری ہے اسی طرح اس کی بیوی کی بھی یہ تربیت اور تبلیغ کی ذمہ داری ہے۔اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک واقف زندگی کے محدود وسائل ہوتے ہیں،اس میں اس نے گزارہ کرنا ہے اس لئے لڑکی کو بھی کوئی مطالبہ نہیں کرنا چاہئے۔اور خاص طور پر جو واقفۂ نو بچی ہو اس کو تو ہمیشہ اس روح کو سمجھنا چاہئے کہ واقف زندگی کے ساتھ میں نے ہر حالت میں اور ہر جگہ پر گزارہ کرنا ہے۔تاکہ جو ذمہ داریاں میرے خاوند کے سپرد ہوئی ہیں ان میں مَیں بھی حصہ دار بن سکوں۔اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والا یہ رشتہ ان باتوں کا خیال رکھنے والا ہو اور ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

ان کا خاندانی تعارف یہ ہے کہ نائلہ رحمٰن مبشر کے پڑدادا نے ہندو مذہب سے اسلام قبول کیا تھا۔اور اسی طرح میرا خیال ہے کہ اسد مجیب کا ننھیال اسی خاندان سے ہے۔اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 16 جون 2016ء بروز جمعرات صبح 11 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم میاں منور علی صاحب (آف لیوٹن)** اور **مکرم مبشر احمد صاحب (ابن مکرم امین خالد صاحب۔کرائیڈن)** کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(1) مکرم میاں منور علی صاحب (آف لیوٹن)

13 جون 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت مولوی میاں محمد علی صاحبؓ کے پوتے اور حضرت میاں اکبر علی صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ 1966ء میں یوکے آئے اور 1974ء سے لیوٹن میں رہائش پذیر تھے۔21 سال بطور صدر جماعت لیوٹن کے علاوہ یوکے جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ کو خدمت خلق کا جنون کی حد تک شوق تھا۔خصوصاً جلسہ سالانہ کے دنوں میں خدمت کے لئے ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے۔یوکے کی ضیافت ٹیم میں بھی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔چیریٹی واک کے موقع پر فنڈز اکٹھا کرنے کے حوالہ سے لیوٹن کے ایک اخبار نے آپ کو Iron Man کے خطاب سے نوازا۔مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔لوکل کمیونٹی میں باوجود مخالفت کے ہردلعزیز شخصیت تھے۔مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم میاں صفدر علی صاحب نیشنل سیکرٹری سمعی بصری اور مکرم میاں عمران علی صاحب نائب سیکرٹری سمعی بصری یوکے کے والد تھے۔

(2) مکرم مبشر احمد صاحب (ابن مکرم امین خالد صاحب۔کرائیڈن)

13 جون 2016ء کو 33 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری مرحوم کی ہمشیرہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ کے پوتے اور مکرم دین محمد صاحب (آف ٹوٹنگ) کے نواسے تھے۔بہت منکسر المزاج، پیار کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم گلزار احمد ملک صاحب امیر ضلع سرگودھا)

26 اپریل 2016ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ پیدائشی احمدی تھیں۔بڑی نیک، پارسا اور نمازوں کی پابند،نہایت باوفا، باکردار اور خدمت گزار خاتون تھیں۔قرآن کریم سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔اولاد کی اچھی تربیت کی اور اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (آف کراچی)

19 مئی 2016ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔شادی کے بعد کلاسوالہ میں لجنہ کو منظّم کیا۔لمبا عرصہ وہاں صدر لجنہ رہیں۔پھر رفاہ عامہ کراچی میں منتقل ہونے کے بعد وہاں بھی کچھ عرصہ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔خاوند کی وفات کے بعد پہلے اپنا گھر نماز سینٹر کے طور پر پیش کیا اور پھر گھر کی دو منزلیں جماعت کو بطور ہدیہ پیش کردیں۔کچھ عرصہ اپنے گھر کو میڈیکل کیمپس کے لئے بھی پیش کیا۔آپ اپنے گھر میں جلسوں وغیرہ کے موقع پر MTA دکھانے کا انتظام کیا کرتی تھیں۔جب بھی کوئی تحریک ہوتی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔بڑی سادہ مزاج، ضرورت مندوں کی مالی امداد کرنے والی نافع الناس وجود تھیں۔متوکل علی اللہ،نہایت نیک، پرہیزگار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔کثرت سے درود شریف پڑھتیں۔کئی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔بڑی عمر میں جماعت کی تحریک پر قرآن شریف کا ترجمہ سیکھا۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے حج کرنے کی بھی توفیق دی۔خلافت سے بہت محبت تھی اور بچوں کو بھی اس کی تعلیم دی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم سجاد احمد کنول صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں جنہیں چند سال قبل گھر کے باہر نامعلوم افراد نے شہید کر دیا تھا۔

(3) مکرم چوہدری جاوید احمد باجوہ صاحب (ابن مکرم چوہدری فضل احمد باجوہ صاحب آف داتا زیدکا، حال کراچی)

23 مئی 2016ء کو کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ انتہائی نیک،نماز وروزہ کے پابند، بڑے خوش مزاج بزرگ تھے۔ کئی فیملیز کی درپردہ مالی مدد کرنا اور بچیوں کی شادی کے اخراجات برداشت کرنا نمایاں وصف تھا۔آپ نے بطور زعیم اعلیٰ،سیکرٹری امور عامہ ملیر اور دیگر حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔پسماندگان میں تین بیویاں یادگار چھوڑی ہیں۔مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ صادقہ قیوم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالقیوم صاحب مرحوم۔آف گوجرانوالہ)

20 مئی 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کی نواسی تھیں۔بڑی صابرہ شاکرہ،نرم دل،نرم خو،ملنسار، دوسروں کی ہمدرد اور نافع الناس خاتون تھیں۔اولاد کے لئے بہت دعائیں کیں۔ان کی نیک تربیت کی اور ساری زندگی انہیں خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ باندھے رکھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ فاضل احمد صاحب مرحوم)

8 مئی 2016ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیخ نصر الدین صاحب مکند پوریؓ کی پوتی تھیں۔مرحومہ کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔بڑی مہمان نواز اور ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آنے والی نیک خاتون تھیں۔بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر کے ساتھ گزارا۔آپ موصیہ تھیں۔تدفین کینیڈا میں ہوئی۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم شیخ شاہد محمود صاحب (رضاکار کارکن شعبہ ضیافت لندن) کی والدہ تھیں۔

(6) مکرم ملک انتصار احمد صاحب (ابن مکرم ملک اقبال احمد خان صاحب مرحوم) آف اٹلی

23 اپریل 2016ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا خاندان ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھا۔1973ء میں اٹلی منتقل ہو گئے اور اپنا کاروبار شروع کیا جس کی وجہ سے روم شہر میں وسیع واقفیت تھی۔اپنے پرائے سب بڑا احترام کرتے تھے۔جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔چھ سال بطور نیشنل صدر اور لمبا عرصہ روم جماعت کے لوکل صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔پسماندگان میں ایک بہن،اہلیہ اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم داؤد جان صاحب شہید افغانستان کے داماد تھے۔

(7) مکرم محمد ارشاد صاحب (باورچی۔ابن مکرم عطا محمد صاحب۔ربوہ)

11 مئی 2016ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔دس سال تک ٹی آئی کالج اور جامعہ احمدیہ ربوہ کی کنٹین چلائی۔لمبا عرصہ مختلف جگہوں پر بالخصوص لنگرخانوں میں بطور باروچی جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔کراچی گیسٹ ہاؤس میں باورچی رہے۔1984ء سے 2015ء تک سوائے ایک جلسہ کے باقی تمام جلسوں پر یوکے آکر لنگرخانہ میں کام کرتے رہے۔ 1991ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر وہاں بھی لنگرخانہ میں خدمت کی توفیق پائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔انہیں حضور کی خدمت کرنے کا بھی موقعہ ملا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم عزیز الرحمان خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت ربوہ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

(8) مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک سعادت احمد صاحب۔جرمنی)

31/مئی 2016 کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت قاضی محبوب عالم صاحبؓ اور حضرت حسین بی بی صاحبہؓ کی بیٹی تھیں اور حضرت ملک مولا بخش صاحبؓ اور حضرت

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر414

مکرم محمد بکر مصطفیٰ صاحب (1)

مکرم محمد بکر مصطفیٰ صاحب کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1966ء میں ہوئی۔ یہ پیشہ کے اعتبار سے عربی زبان کے استاد ہیں، انہیں 2008ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میرے والدین کو زیادہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا تھا اپنی اس محرومی کا ازالہ کرتے ہوئے میرے والد صاحب نے مجھے الأزہر کے زیرنگرانی ایک انسٹیٹیوٹ میں داخل کروادیا۔ میں حفظ قرآن کریم میں سب سے آگے تھا لیکن مجھے مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ مجھے کتب کے علاوہ اگر کوئی لکھا ہوا کاغذ بھی مل جاتا تو میں اسے پڑھے بغیر نہ چھوڑتا تھا۔ کچھ بڑا ہوا تو مجھے ٹی وی ریڈیو کے معلوماتی پروگراموں کے علاوہ اخبار کے مطالعہ کا شوق اس قدر پیدا ہوا کہ میں سارے ہفتے کا قلیل جیب خرچ جمع کر کے اخبار خرید لیتا اور پھر اس کو شروع سے لے کر اخیر تک پڑھتا رہتا تھا۔

اسلام پر حملہ اور میرے جذبات

جب مَیں ایف اے کی تعلیم حاصل کر رہا تھا تو اس وقت سیٹلائٹ ڈش کا آغاز ہوا۔ مجھے اس نئی دنیا کو دیکھنے اور معلومات کے نئے جہاں میں جھانکنے کا ازحد شوق تھا۔ میں نے بمشکل پیسے جمع کر کے ڈش لگوائی اور پھر دن رات مختلف چینلز دیکھنے لگ گیا۔

ایک روز میں حسب معمول مختلف چینلز بدل بدل کے دیکھ رہا تھا کہ ''الحیاۃ'' نامی ایک چینل پر ایک عیسائی کو مصری لہجے میں بات کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ دریدہ دہن پادری زکریا بطرس تھا جو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نہایت ناشائستہ زبان استعمال کر رہا تھا نیز قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت زیادہ گستاخی کر رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے تو میں سکتے میں ہی آگیا۔ باوجود نہایت مکروہ پروگرام کے میں حیرانی کی تصویر بنے اسے دیکھتا رہا۔ اگلے روز میں نے اس پادری کے پروگراموں کے ردّ میں مواد تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ میں نے مختلف چینلز اور انٹرنیٹ پر بھی بہت تلاش کی لیکن بے سود۔ تھک ہار کر میں نے کہا کہ میں کم از کم ان اعتراضات کو تو جمع کرلوں جن کا جواب ڈھونڈنا مقصود ہے۔ چنانچہ میں اس پادری کے پروگرام دیکھنے کے دوران نوٹ بک لے کر بیٹھ جاتا اور ایسے پوائنٹس اس میں درج کرتا رہتا۔ اس کے ساتھ ساتھ مَیں روزانہ مختلف ٹی وی چینلز اور ویب سائٹس پر اس پادری کے خیالات کا ردّ تلاش کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ کوئی مولوی یا عالم اور کوئی چینل یا ویب سائٹ بھی ایسی نہ تھی جہاں سے مجھے میرے مَن کی مراد ملتی۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ کیا امّت علمی لحاظ سے اس حد تک بانجھ ہوچکی ہے کہ اس زمانے میں ایک بھی ایسا شخص پیدا نہیں کرسکی جو اس دریدہ دہن پادری کا منہ بند کر سکے؟!!

بہتر حالت کی خوشخبری

اسی عرصہ میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں نماز جمعہ کے لئے ایک مسجد میں بیٹھا ہوں جہاں امام ایک نہایت عالی منبر پر چڑھ کر خطبہ دے رہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد میں اپنے دائیں بائیں نظر دوڑاتا ہوں تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ تمام لوگ خطبہ کے دوران مسجد کے فرش پر لیٹے سو رہے ہیں۔ یہ بات خطیب کو بھی ناگوار گزرتی ہے اور وہ منبر سے کچھ سیڑھیاں نیچے اتر کر نسبتًا بلند آواز میں خطبہ دینا شروع کر دیتا ہے لیکن میرے علاوہ باقی تمام لوگ پھر بھی سوئے رہتے ہیں۔ یہ صورتحال دیکھ کر خطیب منبر سے اتر کر میرے سامنے آبیٹھتا ہے اور مجھے مخاطب کر کے خطبہ دینا شروع کر دیتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد مجھ پر بھی نیند طاری ہونی شروع ہو جاتی ہے اور میں بھی خطیب کے سامنے ہی مسجد کے فرش پر لیٹ جاتا ہوں۔ پھر خواب میں ہی میں نیند سے اچانک بیدار ہو کر کہتا ہوں کہ اس مسجد کے نمازیوں کی یہ حالت کسی طور بھی قابل قبول نہیں ہے، اور مجھے ایسی مسجد میں ہرگز نماز ادا نہیں کرنی چاہئے جس کے تمام نمازی اپنی نماز سے غافل ہو کر گہری نیند سوئے ہوئے ہیں، لہٰذا مجھے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے کسی اور مسجد کی تلاش کرنی چاہئے۔ یہ سوچتے ہی مَیں اپنا جوتا اٹھا کر اس مسجد سے نکل جاتا ہوں۔ کچھ فاصلے پر ہی مجھے ایک اور مسجد مل جاتی ہے۔ جس کے دروازے پر پہنچ کر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ابھی ابھی نماز جمعہ ختم ہوئی ہے اور نمازی مسجد سے نکل کر اپنے گھروں کو جا رہے ہوتے ہیں۔ وہ مجھے تعجب خیز نظروں سے دیکھتے ہیں لیکن میں ان کی پرواہ کئے بغیر مسجد میں داخل ہو جاتا ہوں۔ چونکہ نماز جمعہ تو ختم ہو چکی ہوتی ہے اس لئے میں ظہر کی نماز کی چار رکعت ادا کرنے کے لئے تجدید وضو کی خاطر جب ایک غسلخانہ کھولتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہ غسلخانہ سبز رنگ کے پرندوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میرے حلقۂ احباب میں ایک دوست خوابوں کی تعبیر کرنے میں یدِ طولیٰ رکھتا تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور ساری خواب سنا کر اس سے تعبیر کرنے کو کہا۔ اس نے کہا کہ تفصیلی امور کا تو علم نہیں لیکن ایک بات جو واضح ہے وہ یہ ہے کہ تم اپنی دینی حالت سے مطمئن نہیں ہو اور بہتر حالت کی طرف جانے کے لئے کوشاں ہو۔ چنانچہ عقائد کے اعتبار سے تمہیں عنقریب ایک بہتر حالت میسر آنے والی ہے۔

خواب کی تعبیر

مَیں اس تعبیر سے مطمئن ہوگیا کیونکہ یہ میری اندرونی حالت کی غمّاز تھی۔ مجھے دریدہ دہن پادری کے حملے کے بالمقابل عالم اسلام سے کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جو اس کا جواب دے سکے لیکن افسوس کہ رؤیا کے مطابق سب سو رہے تھے۔ پھر ایک روز میرے دل کی مراد برآئی۔ مَیں ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ ایک چینل پر ایک سفید رنگ کے ایک شخص کو مذکورہ پادری کے خیالات کا ردّ کرتے ہوئے دیکھا۔ میں سب کچھ چھوڑ کر ہمہ تن گوش ہوگیا۔ اس کے جوابات میں مجھے اپنے دل کے زخموں کا مرہم مل گیا۔ یہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب تھے جو پادری کے اعتراضات کے ردّ میں ایک پروگرام پیش کر رہے تھے۔ میں پروگرام دیکھنے کے دوران ہی یہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس شخص سے میرا رابطہ ہوجائے تو میں اس کے ساتھ مختلف موضوعات پر بات کر کے اس کا شکریہ ادا کروں اور اس کی شاگردی اختیار کرلوں۔ میں انہی سوچوں میں گم تھا کہ یہ پروگرام ختم ہوگیا لیکن اس کے آخر پر مجھے میری مراد بھی مل گئی کیونکہ پروگرام کے آخر پر لکھا گیا تھا کہ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رابطہ کریں۔

مصری احمدی سے رابطہ

اس طریق پر رابطہ کا مطلب یہ تھا کہ میرے پاس کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا ہونا ضروری ہے جو کہ اس وقت میرے پاس نہیں تھا۔ میں یونیورسٹی سے فارغ ہو کر معمولی نوکری کر رہا تھا اور میری تنخواہ بہت تھوڑی تھی۔ اس قلیل تنخواہ میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت کی فراہمی ناممکن تھی۔ چنانچہ میں نے فورًا قسطوں پر کمپیوٹر خریدا، انٹرنیٹ کی سروس لے کر اپنا ای میل بنایا اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی ویب سائٹ کھولی تو وہاں ایک جگہ یہ سہولت بھی دی گئی تھی کہ آپ لائیو چَیٹ بھی کر سکتے ہیں لیکن جب بھی میں یہ ویب سائٹ کھولتا تھا وہاں چَیٹ کرنے کے لئے کوئی بھی موجود نہ ہوتا تھا۔ ایک روز مَیں نے ویب سائٹ کھولی تو وہاں اس بات کا اشارہ دیا گیا تھا کہ لائیو چیٹنگ کے لئے کوئی شخص موجود ہے۔ میں نے فورًا سوال لکھ دیا: کیا آپ مصطفیٰ ثابت صاحب ہیں؟

آگے سے جواب ملا: نہیں، میں محمد شریف ہوں۔

ایک دو سوالوں کے بعد شریف صاحب نے مجھ سے فون نمبر مانگا اور پھر انہوں نے فون کیا تو میں نے ان سے جماعت اور امام مہدی و مسیح موعود کے تعارف کے علاوہ ان تمام سوالوں کے بارہ میں بات کی جو میرے ذہن میں پیدا ہوئے۔ شریف صاحب نے کہا کہ میں آپ کو ایک مصری احمدی عالم کا نمبر دیتا ہوں اور آپ ان سے رابطہ کر کے مزید معلومات لے سکتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے مکرم فتحی عبدالسلام صاحب کا نمبر دیا۔ میں نے انہیں فون کر کے وقت لیا اور پھر اس کے مطابق ملاقات کے لئے پہنچ گیا۔ میری ان سے ملاقات نہایت مفید ثابت ہوئی۔ مجھے ان سے مل کر جہاں اپنے کئی سوالوں کا جواب ملا وہاں بعض ایسے امور کا بھی پتہ چلا جن سے میں لاعلم تھا۔ خصوصًا یہ کہ مدعیٔ نبوت اگر سچا ہو تو اسے ایسی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ جسے برداشت کرنا خدا تعالیٰ کی تائید کے بغیر ناممکن ہوتا ہے، اور اگر وہ جھوٹا ہو تو خدا تعالیٰ یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس کا دشمن بن جاتا ہے اور خدا کا مقابلہ کرنے کی تو کسی میں بھی سکت نہیں ہے۔ لہٰذا مدعیٔ نبوت کی دعوت کا پھیلنا اور اس کی ترقی اور تائید الٰہی سراسر اس کی صداقت کا ثبوت ہوتی ہے۔

صادقوں کے درمیان

بہرحال میرا فتحی عبدالسلام صاحب سے رابطہ رہا۔ ان کے ساتھ سوال وجواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ایک روز فتحی عبدالسلام صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ قاہرہ کے سفر کے لئے تیار ہیں؟ ان کا مقصد میری احمدی بھائیوں کے ساتھ ملاقات کروانا تھا۔ اس وقت مجھے شدید کمر درد کی شکایت تھی اس کے باوجود میں نے فورًا حامی بھر لی اور پھر ہم دونوں قاہرہ پہنچ گئے اور وہاں ہم مکرم عمرو دیاب صاحب کے گھر بیٹھے جہاں دیگر احمدی احباب بھی موجود تھے۔ میں نے اردگرد نظر دوڑائی تو دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لگی ہوئی تھی۔ میں اسے دیکھتا رہا اور اسی دوران بڑی مضبوطی کے ساتھ یہ احساس میرے دل میں جاگزیں ہوگیا کہ میں سچے لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوں۔ یہ احساس اس قدر قوی تھا کہ میں اس کے حصار سے باہر نہ آسکا۔ میں اس کے بارہ میں فتحی عبدالسلام صاحب کو بتانا چاہتا تھا لیکن اسی لمحے میری ساری توجہ ایک اور امر پر مرکوز ہو کر رہ گئی اور وہ یہ کہ یکایک میں نے محسوس کیا کہ میری کمر کا درد ختم ہوگیا ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید کسی خاص پوزیشن میں بیٹھنے سے ایسا ہوا ہے چنانچہ یہ سوچ کر مَیں نے اپنی پوزیشن تبدیل کی نیز ادھر ادھر حرکت کر کے بھی دیکھا تو درد کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید یہ وقتی امر ہو، لیکن کچھ دیر تک انتظار کرنے کے بعد بھی جب یہ حالت قائم رہی تو میں نے فتحی عبدالسلام صاحب سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ حق پر ہیں۔ انہوں نے مجھ سے اس بیان کی وجہ دریافت فرمائی تو میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہاں آنے پر ہی مجھے شفا بخشی ہے اور مجھے کمر کے درد سے رہائی مل گئی ہے۔ یہ سنتے ہی فتحی عبدالسلام صاحب نے تکبیر بلند کرتے ہوئے سورہ الم نشرح آخر تک پڑھی۔ گو سب ہی اس بات سے بہت خوش ہوئے لیکن میری خوشی دیدنی تھی۔

بیعت

یہاں پر مجھے بہت سی کتب دی گئیں اور فتحی صاحب نے کہا کہ جو بات سمجھ نہ آئے اس کے نیچے لائن لگا دینا تاکہ بعد میں ان کی وضاحت کر دی جائے۔

ان کتب میں سے مَیں نے سب سے پہلے فلسفة تعاليم الإسلام (اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ) پڑھی جس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جو کچھ اس کتاب میں لکھا گیا ہے سراسر قرآن کریم، حدیث اور عقل ومنطق کے عین مطابق ہے، اور اپنے اندر ایک جدّت اور گہرائی رکھتا ہے۔

میں تو پہلے ہی دلی طور پر مطمئن ہو چکا تھا چنانچہ ایک روز فتحی صاحب کے ہمراہ ڈاکٹر حاتم صاحب کے گھر پر جا کر متعدد احمدیوں کی موجودگی میں مَیں نے بیعت فارم پُر کر دیا۔

تبلیغ کے میدان میں پہلا قدم

بیعت کے بعد سب سے پہلے میں نے اپنے اس دوست کو تبلیغ کی جس نے میری خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں عقائد کے اعتبار سے نسبتًا بہتر حالت کی طرف منتقل ہونے والا ہوں۔ یہ شخص تنخواہ پر ایک مسجد میں امام مسجد کی ڈیوٹی دیتا ہے۔ میں نے اسے اپنی خواب اور اس کی تعبیر یاد دلاتے ہوئے یہ کہا کہ تمہاری تعبیر درست نکلی ہے۔ اور میں احمدی ہوگیا ہوں۔ پھر میں نے اسے جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں بتاتے ہوئے تبلیغ احمدیت کی لیکن اس کا رویّہ نہایت جارحانہ تھا۔ اس نے مجھے جھوٹا کہا اور اہانت آمیز رویہ اختیار کیا۔ اور قریب تھا کہ وہ غصے کی شدت میں مجھے مارتا پیٹتا، لیکن خدا کا فضل ہے کہ میں محفوظ رہا۔............................ **(باقی آئندہ)**

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کی تفسیر

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ 14 جنوری 1929ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور)

''مَیں نے ایک دفعہ ایک رؤیا دیکھا تھا جسے کئی دفعہ سنا چکا ہوں۔ اس کے اندر اخلاقی اور روحانی سبق دیا گیا ہے۔ چونکہ اس موقع کے لحاظ سے بھی وہ اس قابل ہے کہ اس کے ذکر سے مَیں اس وقت تقریر شروع کروں اس لئے اس کا ذکر کرتا ہوں۔

Love Creates Love

مَیں نے رؤیا دیکھا کہ ایک چھوٹا سا بچہ ہے جو نہایت خوبصورت، نہایت حسین، نہایت پاکیزہ اور نہایت ذکی ہے۔ جس کے چہرہ سے نُور کی شعاعیں نکلتی اور جس کی آنکھوں سے ذہانت اور شرافت ٹپکتی ہے۔ آٹھ نو سال کی عمر ہے اور نہایت خوبصورت لباس پہنے ہوئے ہے۔ ایک سنگِ مرمر کا چبوترہ ہے جس کے ساتھ سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ وہ بچہ دوسری یا تیسری سیڑھی پر کھڑا اوپر ہاتھ اٹھائے اور سر جھکائے دعا مانگ رہا ہے۔ تب مَیں نے دیکھا کہ بادلوں میں سے ایک حسین عورت جس کے لباس کے رنگ غیر معمولی شوخی اور خوبصورتی رکھتے ہیں اور نہایت خوشنما رنگوں والے پر رکھتی ہے، نیچے اُتری اور بچے پر جھک کر اسے پیار کرنے لگی۔ اس وقت مجھے بتایا گیا کہ بچہ حضرت مسیحؑ ہے اور عورت حضرت مریم۔ تب میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوگیا Love Creates Love محبت محبت پیدا کرتی ہے۔

یہ ایک نہایت ہی زبردست صداقت ہے کہ محبت قلوب کے نہایت باریک خانوں میں داخل ہوجاتی ہے۔ آواز کے لحاظ سے یہ سب سے زیادہ خاموش چیز ہے لیکن اثرات کے لحاظ سے سب سے زیادہ واضح ہے۔ وہ شخص جس کی آنکھ محبت کے باریک اثرات دیکھنے کی قابلیت نہیں رکھتی، وہ تمام عالَم میں سکون اور خاموشی دیکھ رہا ہوتا ہے۔ لیکن محبت کے جذبات اتنا عظیم الشان تلاطم اندر ہی اندر پیدا کردیتے ہیں کہ وہ کان جو محبت کے اثرات سننے سے ناآشنا اور وہ آنکھیں جو محبت کی حرکات دیکھنے سے قاصر ہوتی ہیں، وہ بھی حیران رہ جاتی ہیں۔

مَیں نے اس کے اثرات کو دیکھا اور بارہا دیکھا ہے۔ بیسیوں دفعہ ایسا ہوا ہے کہ مَیں نہایت کمزوری اور نقاہت کی حالت میں دوستوں کی مجلس میں آیا اور اس خیال اور اس وثوق سے آیا کہ اس قلیل عرصہ میں کوئی موقع ایسا پیدا نہیں ہوسکتا کہ دوست مجھ سے باتیں سننے کی جو خواہش رکھتے ہیں، وہ پوری کی جاسکے۔ لیکن ایک مخفی ہاتھ نے اور اس مخفی ہاتھ نے جو گرے ہوئے کو اٹھاتا اور کمزور کو سہارا دیتا ہے، میری حالت میں تغیّر پیدا کردیا اور خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں تقریر کروں اور دوستوں کو روحانی اور جسمانی تربیت کے متعلق باتیں سناؤں۔

اسی جلسہ سالانہ پر ایک صاحب نے جو یوں تو کئی سال سے ملتے ہیں مگر ابھی تک غیر احمدی ہیں مجھ سے سوال کیا کہ مَیں نے کئی بار دیکھا ہے آپ بیمار اور کمزور ہوتے ہیں مگر پھر لمبی لمبی تقریریں بھی کرتے ہیں۔ آپ کو کس قسم کی بیماری ہے جس کی آپ کوئی پرواہ نہیں کرتے اور اتنی مشقّت برداشت کرلیتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ مجھے بیماری تو اسی قسم کی ہوتی ہے جس قسم کی دوسرے لوگوں کو ہوتی ہے مگر موقع پر خدا تعالیٰ طبیعت میں ایسا تغیّر پیدا کردیتا ہے کہ مَیں تقریر کے لئے کھڑا ہوجاتا ہوں اور پھر وہ خیالات کے اظہار کی توفیق بھی عطا کردیتا ہے۔

مَیں آج بھی ارادہ تو نہ رکھتا تھا کہ یہاں کوئی تقریر کروں۔ چند ہی دن ہوئے کہ مَیں چارپائی سے اٹھا ہوں۔ 6 دسمبر سے لے کر آج پانچ دن قبل تک مَیں صاحبِ فراش تھا۔ اسی وجہ سے لاہور تک موٹر میں آنے کی وجہ سے کمر میں درد ہوگیا ہے۔ آج کچھ حرارت بھی ہے، اس لئے مَیں امید نہ رکھتا تھا کہ کچھ بیان کرسکوں گا مگر بعض دوستوں نے جب مجبور کیا کہ مَیں کرسی پر بیٹھوں اور یہ مجھے گراں گزرا کہ باقی دوست فرش پر بیٹھے ہوں اور مَیں کرسی پر بیٹھوں۔ اس لئے مَیں نے یہی مناسب سمجھا کہ تقریر کروں۔ اسی طرح سب دوست دیکھ بھی لیں گے اور باتیں بھی سن لیں گے۔

مَیں نے اس سال سالانہ جلسہ کے موقع پر قرآن کی طرف دوستوں کو خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ اُس وقت بعض دوستوں نے کچھ سوالات کئے تھے اور رقعے لکھ کر دیئے تھے۔ چونکہ دورانِ تقریر میں جواب دینا اصل تقریر سے دوسری طرف متوجہ ہوجانا ہوتا ہے اور یہ اصول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے بھی خلاف ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کررہے تھے کہ دوسرے شخص نے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ آپ نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اِس سے اُس نے سمجھا آپ ناراض ہیں۔ لیکن جب آپؐ نے کلام ختم کیا تو اُسے بلایا اور فرمایا دورانِ کلام میں بات کرنا درست نہیں۔ اب مَیں نے وہ بات ختم کرلی ہے، تم جو بات کرنا چاہتے ہو کرو۔

میرا اپنا طریق یہ ہے کہ بعض دفعہ جب کوئی سوال موضوعِ تقریر سے گہرا تعلق رکھتا ہے تو مَیں اس کا جواب بیان کردیتا ہوں۔ اور بعض اوقات جب سوال موضوعِ تقریر سے الگ ہوتا ہے، اُسے چھوڑ دیتا ہوں۔ جلسہ کے موقع پر جب مَیں تقریر کررہا تھا تو ایک سوال اگرچہ قرآن کے متعلق کیا گیا تھا مگر میرے مضمون سے تعلق نہیں رکھتا تھا اس لئے مَیں نے چھوڑ دیا تھا۔ لیکن چونکہ ممکن ہے وہ سوال اَور لوگوں کے دل میں بھی پیدا ہوتا ہو اس لئے اب اس کے متعلق بیان کرتا ہوں۔

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ سے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب

سوال یہ تھا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (الواقعہ:80) کہ قرآن کو پاکیزہ اور مطہر لوگ ہی چھوئیں گے، دوسرے لوگ اس تک پہنچ نہیں سکیں گے۔ مگر ہم تو دیکھتے ہیں دنیا میں گندے سے گندے لوگ قرآن کریم کو ہاتھ لگالیتے ہیں۔ عیسائی، ہندو، آریہ حتّٰی کہ خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے والے اور شرعی طہارت کا قطعی خیال نہ رکھنے والے بھی قرآن کریم کو چھوتے ہیں۔ عیسائیوں نے تو قرآن کریم چھپوائے بھی ہیں۔ **پھر اس آیت کا کیا مطلب ہوا جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو اور عیسائی قرآن کریم چھپواتے، اسے فروخت کرتے اور اس کی تفسیریں لکھتے ہیں۔**

بعض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ کوئی ناپاک انسان قرآن کریم کو چھو نہیں سکتا بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی ناپاک انسان چھوئے نہیں۔ یعنی یہ حکم ہے اور اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ قرآن کریم کو باوضو ہاتھ لگایا جائے۔ اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ گناہگار ہے۔ لیکن نہ تو اس آیت کا یہ مفہوم ہے اور نہ سیاق وسباق کے لحاظ سے یہ مفہوم درست ہے۔

علاوہ ازیں ہم دیکھتے ہیں اس بارے میں صحابہ میں بھی اختلاف ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں حائضہ عورت بھی قرآن کریم کو ہاتھ لگاسکتی ہے اور بہت سے ائمہ نے لکھا ہے حائضہ عورت پڑھ بھی سکتی ہے اور پڑھنا بھی مَسّ ہے کیونکہ قرآن کے الفاظ ذہن میں سے گزرتے ہیں۔

بہرحال حائضہ کو کپڑے میں ہاتھ لپیٹ کر قرآن کریم کو چھونے یا بغیر کپڑے کے چھونے بلکہ پڑھنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ پھر لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کا کیا مطلب ہوا؟ اس کے متعلق لوگوں کو بہت سی مشکلات پیش آئی ہیں۔

مگر خدا تعالیٰ نے مجھے اس کے نہایت لطیف معنی سمجھائے ہیں۔ میرے نزدیک اس کے دو معنی ہیں۔

ایک معنی تو یہ ہیں کہ سچا اور حقیقی مَس یہ ہُوا کرتا ہے کہ اس چیز سے تعلق ہوجائے۔ مثلاً محاورہ ہے کہ فلاں کو تو فلاں مضمون سے مَس ہی نہیں۔ باوجود اس کے کہ ایک لڑکا مدرسہ میں جاتا ہے پورا وقت کلاس میں بیٹھتا ہے مگر استاد اس کے متعلق کہتا ہے اسے تو فلاں مضمون سے مَس ہی نہیں۔ کیا اس پر وہ طالب علم کہہ سکتا ہے کہ استاد کی یہ بات صحیح نہیں، کیونکہ مَیں روز مدرسہ جاتا ہوں، اس مضمون کی کتاب میرے ہاتھ میں ہوتی ہے پھر کیونکر مجھے اس مضمون سے مَسّ نہیں۔ بات یہ ہے، استاد کے کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے اس مضمون سے حقیقی لگاؤ نہیں۔ ان نتائج کو وہ حاصل نہیں کرسکتا جو اس مضمون کے پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کے ایک معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم اپنے ساتھ فوائد لایا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ جو میرے ساتھ تعلق پیدا کرے گا وہ قیامت کو ہی نجات پاسکے گا۔ اگر قرآن کا صرف یہی دعویٰ ہوتا تو کوئی یہ کہہ سکتا ہے مرنے کے بعد اگر کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر کیا کریں گے۔ قرآن کریم نے اس سوال کو یوں حل کیا ہے کہ کہتا ہے کہ میں اپنے ماننے والوں اور سچا تعلق پیدا کرنے والوں کو اِسی دنیا میں انعامات کا وارث بنادیتا ہوں۔ یہ ثبوت ہوگا اس بات کا کہ اگلے جہان میں بھی قرآن کے ماننے والوں کو نجات حاصل ہوگی۔

چنانچہ قرآن کریم اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے متعلق بتاتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (البقرہ:6) کہ ایسے لوگوں کو دو باتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔ ایک یہ کہ ایسے لوگ ہدایت الٰہی پر سوار ہوجائیں گے۔

ہدایت پر سوار ہونے کا کیا مطلب ہے؟ یہ کہ جس طرح گھوڑا اپنے سوار کے ماتحت ہوجاتا ہے۔ جدھر سوار چاہے اسے پھیر لیتا ہے، اسی طرح ہدایت ایسے لوگوں کے تابع ہوجاتی ہے یعنی ایسے انسان کے ذریعہ ہدایت پھیلتی ہے۔ یہ قرآن کریم کی خاص خصوصیت ہے۔

دوسری مذہبی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ ان کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ مگر قرآن یہ کہتا ہے اس کی تعلیم پر چلنے والے کو یہ مقدرت حاصل ہوجاتی ہے کہ وہ دنیا میں انقلاب پیدا کردیتا ہے۔ وہ جدھر رُخ کرتا ہے، دنیا اس کے قدموں میں گرتی ہے۔

دوسری بات قرآن پر عمل کرنے والوں کے متعلق یہ بیان کی کہ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوں گے، اُسے ضرور پالیں گے۔

مُفْلِحُوْنَ کے یہ معنی نہیں کہ بڑے بن جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ قرار دے کر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ قرآن کو نہ ماننے والے دنیا میں حکومتیں کرتے ہیں، آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں، عزت وشوکت رکھتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں قرآن کو ماننے والے کوئی حقیقت نہیں رکھتے، پھر مفلح کس طرح ہوئے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے قرآن نے یہ نہیں کہا کہ میرے ماننے والوں کو حکومت مل جائے گی، سلطنت حاصل ہو جائے گی۔ ایک وقت اور ایک زمانہ کے لئے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت بھی ملے گی۔ لیکن یہ کہیں نہیں کہا کہ دنیا کی حکومت ہی قرآن کی تعلیم پر چلنے والوں کا مقصد ہے۔ بلکہ یہ کہا ہے **قرآن سے تعلق رکھنے والوں کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں روحانیت قائم کریں۔ اگر اس میں کوئی کامیاب ہو جائے تو وہ کامیاب ہوگیا، چاہے دنیا میں سب سے غریب ہی ہو۔**

پس مُفلح کے یہ معنی نہیں کہ کوئی مادی چیز مل جائے گی۔ بلکہ جس مقصد کو لے کر کھڑا ہو، اس میں کامیاب ہونے والا مفلح ہے۔

دیکھو حضرت امام حسینؓ مارے گئے اور بادشاہ نہ بن سکے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ناکام رہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ کامیاب ہوگئے اور مُفلح بن گئے کیونکہ جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوئے تھے اس میں کامیاب ہوگئے۔ ان کے سامنے یہ مقصد تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کے بعض حقوق ایسے ہیں کہ جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوں، انہیں پھر وہ چھوڑ نہیں سکتا۔ اس میں ان کو کامیابی حاصل ہوگئی۔ **ان کی شہادت کا یہ نتیجہ ہوا کہ گو بعد میں خلفاء ہوئے مگر ان کو خلفاء راشدین نہیں کہا گیا۔ کیونکہ حضرت امام حسین کی قربانی نے بتادیا کہ خلافت بعض شرائط سے وابستہ ہے۔ یہ نہیں کہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت آجائے وہ خلیفہ بن جائے۔** اس طرح دین کو بہت بڑی تباہی اور بربادی سے بچالیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یزید کے سے انسان کے اقوال وافعال کو پیش کرکے کہا جاتا یہ اسلام کے خلفاء کی باتیں ہیں۔ اور اس طرح دین میں رخنہ اندازی کی جاتی۔

پس اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والا مُفلح ہوتا ہے، خواہ ایک شہادت چھوڑ سَو شہادتیں اسے حاصل ہوں۔ تو فرمایا اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ ایسے انسان کو فلاح نصیب ہوجاتی ہے اور ہدایت اس کے ماتحت آجاتی ہے۔ اس کلام میں تاثیر، برکت اور نور رہوتا ہے۔ یہ قرآن کا دعویٰ ہے۔

اب سوال ہوسکتا ہے کہ قرآن نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ جو مجھ سے تعلق رکھتا ہے ہدایت اس کے تابع ہوجاتی ہے اور وہ مقاصد میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ مگر ہم تو بہتیرے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں مگر ان کے متعلق یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ مطہر لوگ ہی اس کے برکات اور فیوض سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو مونہہ سے قرآن کے الفاظ نکالے، وہ فائدہ اٹھالے۔ یہ مسّ مطہر لوگوں کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

پس یہاں مسّ سے مراد ظاہری طور پر چھونا نہیں۔ ایک نجاست سے بھرا ہوا انسان بھی قرآن کو چھو لیتا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوگا تو گناہگار ہوگا اور اگر کافر ہے تو وہ قرآن کو مانتا ہی نہیں۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بے لوث اور بے غرض اور بغیر تھکے اور بغیر ماتھے پر بل لائے ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے کہ ان مہمانوں کی خدمت کریں اور جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں۔

خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔

جب خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہم پیش کرتے ہیں تو پھر بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔ ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آنا یہ ضروری ہے۔

ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریا سے خالی ہوں اور خالصۃً لِلّٰہ ہوں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی مہمان نوازی کے معیار کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے میزبانوں اور جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور رضا کاران کو نہایت اہم تاکیدی نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05 راگست 2016ء بمطابق 05 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ

انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کو، جلسے پر آنے والے مہمانوں کی چاہے وہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ہیں یا برطانیہ کے مختلف علاقوں سے آنے والے ہیں، احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے برطانیہ کے طول وعرض سے بوڑھے، نوجوان، بچے، عورتیں اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور جوں جوں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، جلسے کے انتظامات بڑھ رہے ہیں، خدمتگاروں کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقّت کے اور خوشی سے بچے بھی، نوجوان بھی، عورتیں بھی، مرد بھی اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اکثریت نوجوانوں اور بچوں کی بھی یہ خدمت سرانجام دے کر سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

گزشتہ ہفتے جمعہ سے اتوار تک جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ تھا وہاں پر بھی ان کے پروگرام جو انٹرنیٹ پر آتے تھے، یُوٹیوب پر تھے اس میں مَیں نے ایک انٹرویو دیکھا۔ انٹرویو لینے والے نے خدام الاحمدیہ کے عہدیدار سے انٹرویو لیا۔ وہ بتا رہے تھے کہ کس طرح جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے خدّام نے اور رضا کاروں نے کام کیا۔ اسی طرح اس میں ایک انیس بیس سال کے لڑکے کا بھی انٹرویو تھا جو وہیں کا پلا بڑھا، وہیں کا پیدا ہوا تھا۔ اس سے سوال پوچھا گیا کہ یہ سارا کام تم نے کیا ہے اس کے بدلے میں تمہیں کیا ملتا ہے؟ کتنی رقم ملے گی؟ کتنے ڈالر ملیں گے؟ یہ اکثر سے سوال کیا گیا تھا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ امریکہ میں پلا بڑھا ہے اور اس ملک میں دنیاداری کی سوچ ہے تو انہوں نے یہی جواب دیا اور اس نوجوان کا بھی یہی جواب تھا کہ ہم تو رضا کارانہ طور پر کام کرتے ہیں جو مزدوری ہمیں ملتی ہے دنیاداروں کی سوچ سے وہ بالا ہے ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور یہ وہ مزاج ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا ہے۔ چاہے وہ افریقن ہے یا انڈونیشین ہے یا جزائر کا رہنے والا ہے یا مغرب کے ترقی یافتہ ممالک کا رہنے والا ہے۔ جب دنیا کی ترجیحات سکولوں کالجوں میں چھٹیوں کے دوران کھیلنا کودنا اور سیریں کرنا ہے، جب دنیاوی نوکریاں کرنے والوں کی ترجیحات نوکریوں سے رخصت ملنے پر آرام کرنا اور خاندان کے ساتھ رخصتیں گزارنا ہے، اس وقت ایک احمدی کی ترجیحات مختلف ہیں۔ اگر ان رخصتوں میں جلسہ سالانہ آ رہا ہے تو ان دنوں میں پڑھے لکھے بھی اور اَن پڑھ بھی، افسر بھی اور ماتحت بھی، پیشہ ور ماہرین بھی اور عام مزدور بھی اور طالبعلم بھی اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

باقی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں تو جلسے بڑے بڑے ہالوں میں یا ایسی جگہ پر ہوتے ہیں جہاں بہت سی سہولتیں میسر ہیں لیکن برطانیہ کا جلسہ تو ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں ہر انتظام عارضی طور پر کرنا ہے اور ہر ممکنہ سہولت جو کہیں بھی میسر آ سکتی ہے یا جو بھی دی جا سکتی ہے اسے مہیا بھی کرنا ہے۔ اور پھر کونسل کی طرف سے یہ شرط بھی ہے کہ کام شروع کرنے کی ابتدا سے لے کر جلسہ کے بعد ہر چیز کو سمیٹنے اور اس جگہ کو پہلی جیسی زرعی زمین یا فارم لینڈ بھی بنانا ہے اور یہ سب کام اٹھائیس دن کے اندر اندر کرنا ہے۔ تو اس لحاظ سے ایک

محدود وقت میں بہت بڑے وسیع کام کو کرنے کے لئے بہت زیادہ رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کام کو شروع کرنے سے ختم کرنے کا عرصہ ایک طرف تو کام کی نوعیت کے لحاظ سے بہت تھوڑا سا وقت ہے لیکن والنٹیئرز کے کام کرنے کے لحاظ سے اٹھائیس دن بلکہ بعض کام ایسے ہیں جو اس سے پہلے بھی شروع ہو جاتے ہیں جو براہ راست جلسہ گاہ میں نہیں ہو رہے ہوتے لیکن ان کی تیاری کے لئے اس سے بھی دو تین ہفتے پہلے رضا کار کام شروع کر دیتے ہیں۔ گویا یہاں کے کارکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے وقت اور مال کی قربانی تقریباً ڈیڑھ دو مہینے تک کرتے رہتے ہیں اور یہ عرصہ ایک انسان کے کام کرنے کے لئے، رضا کارانہ طور پر کام کرنے کیلئے بہت بڑا عرصہ ہے۔ پس اس لحاظ سے تو برطانیہ کے جلسہ کے رضا کاروں کو جلسہ کے کام کے لئے قربانی اور جلسے کی ڈیوٹی کی اہمیت کا پتا ہے۔ سالہا سال سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں لیکن پھر بھی ایسے بہت سے کارکنان ہوتے ہیں جو نئے شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ بعض کا جلسہ کے دنوں میں براہ راست مہمانوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ بعض کی جلسے کے دنوں میں شروع ہوگی۔ بعض کی آج کل سے شروع ہو چکی ہے جبکہ مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں۔ تو ان سب کو یاددہانی کے طور پر اس وقت میں حسب دستور مختصراً کچھ کہوں گا۔

بعض دفعہ بعض لوگوں کا جذبہ خدمت بیشک بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن مزاج ہر ایک کا اپنا ہے۔ بعض عدم حوصلہ کا شکار ہوتے ہیں۔ بعض عدم علم کی وجہ سے بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں یا ان سے ایسی باتیں سرزد ہو جاتی ہیں جو مہمانوں کیلئے تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں اور یاددہانی کروانے سے رضا کارانہ طور پر کام کرنے والے کارکن ہوشیار بھی ہو جاتے ہیں اور زیادہ توجہ سے اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں ورنہ مجھے تو اس بات میں معمولی سا بھی تحفظ نہیں ہے کہ کارکن خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر عموماً کام نہیں کرتے۔ یقیناً یہ سب کارکن خدمت کے جذبہ سے کام کرنے والے ہیں۔ یاددہانی کروانا اور ہوشیار کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے میں ہر سال جلسہ سے ایک جمعہ پہلے اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے ذکر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر کر کے مہمان نوازی کی اہمیت بتائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف موقعوں پر مہمان نوازی کی اہمیت اور اس وصف کو بیان فرمایا ہے۔ اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس طرف خاص توجہ دلائی ہے بلکہ اپنی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کو بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں‘‘۔ پھر فرمایا کہ ’’یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے‘‘۔ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 14) یعنی بڑھ رہی ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ آرہے ہیں۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں جہاں اس زمانہ میں (ماخوذ از فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 14) کسی قسم کی سہولت بھی میسر نہیں تھی۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے بٹالہ سے یا امرتسر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سامان منگوایا کرتے تھے۔ ایسے حالات میں بعض دفعہ انسان پریشان بھی ہو جاتا ہے کہ ذرائع آمد و رفت بھی نہیں ہیں۔ بعض دفعہ پیدل جانا ہوتا تھا۔ عموماً تانگے پہ، یکّہ پہ، جاتے تھے۔ ایسے حالات میں ایک دور دراز علاقے میں مہمان نوازی کرنا بہت مشکل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو مضبوط کرنے کے لئے آپ کو پہلے سے ہی فرما دیا تھا۔ عربی کا الہام ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر واجب ہے کہ تُو ان سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت دیکھ کر تھک نہ جائے۔ (ماخوذ از لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 242)

آج دنیا کے کونے کونے میں جلسوں کے انعقاد یہ نظارہ دکھاتے ہیں کہ لوگ کثرت سے آتے ہیں اور روحانی اور جسمانی مائدہ حاصل کرتے ہیں اور یہاں برطانیہ میں خلیفہ وقت کی موجودگی کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے مہمان آتے ہیں اور صرف اس لئے کہ علم دین حاصل کریں اور اپنی روحانی پیاس بجھائیں۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بے لوث اور بے غرض اور بغیر تھکے اور بغیر ماتھے پر بل لائے ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے کہ ان مہمانوں کی خدمت کریں اور جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں۔

جلسے پر غیر احمدی اور غیر مسلم بھی آتے ہیں اور ہمیشہ کارکنوں کے کام سے متاثر ہوتے ہیں اور اس بات پر حیران ہوتے ہیں کہ کس طرح چھوٹے چھوٹے بچے اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ اپنے ذمہ لگائی گئی ڈیوٹی کو سرانجام دے رہے ہیں اور بڑی ذمہ داری سے سرانجام دے رہے ہیں۔

گزشتہ سال ایک مہمان یوگنڈا سے آئے ہوئے تھے۔ وہاں کے وزیر بھی ہیں۔ کہنے لگے کہ میں مہمان نوازی اور انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضا کارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔ کہنے لگے کہ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔ کہتے ہیں کہ بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو ہنستے ہوئے پیش کرتے تھے۔ بہت سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ بچے کھانے کی ڈیوٹی پر کھانا کھلا رہے ہوتے تو انتہائی بشاش چہرے کے ساتھ۔ اگر جلسے کی مارکی میں پانی پلا رہے ہوتے تو انتہائی کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ۔ بار بار ضرورت کا پوچھتے، پانی کا پوچھتے اور یہ صرف خاص مہمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر مہمان کے لئے کارکنوں کا یہ سلوک تھا اور یہی وہ وصف ہے خدمت کے جذبے کا جو صرف جماعت احمدیہ کے ہر کارکن کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ پس اس خاص وصف کو ہر کارکن نے ہمیشہ زندہ رکھنا ہے چاہے وہ کسی بھی شعبہ میں کام کر رہا ہو۔

ہمارے جلسے کے مہمان جب آتے ہیں تو ان کا واسطہ مختلف شعبوں سے پڑتا ہے۔ آتے ہی ان کو شعبہ استقبال سے واسطہ پڑتا ہے۔ شعبہ استقبال عموماً مہمانوں کا بڑی اچھی طرح استقبال کرتا ہے۔ مہمان جب سفر کر کے آتا ہے تو اس کو تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔ سفر میں چاہے جتنی بھی سہولتیں میسر ہوں اس زمانے میں بھی سفر کی کوفت اور تھکاوٹ ہوتی ہے۔ اس لئے شعبہ استقبال کو اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ایئر پورٹ پر تو مہمانوں کے استقبال کا شعبہ کام کر رہا ہوتا ہے اور عموماً اچھا انتظام ہوتا ہے لیکن بعض ہمسایہ ممالک سے جو مہمان سفر کر کے آتے ہیں وہ بذریعہ کار آتے ہیں یا بذریعہ بس کئی گھنٹے کا سفر کر کے آ رہے ہوتے ہیں۔ تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اگر یہ آنے والے جماعتی قیامگاہوں میں ٹھہر رہے ہوں تو وہاں کی انتظامیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بھائی کو مسکرا کر ملو اور یہ صدقہ ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء فی طلاقۃ الوجہ...... حدیث 1970) پھر ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ...... باب استحباب طلاقۃ الوجہ...... حدیث 2626) دیکھیں اسلام کی تعلیم کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ اکرام ضیف کا تو ویسے بھی حکم ہے۔ ایک ایسا حکم ہے جس کا ثواب ہے۔ پھر یہ مہمان نوازی کرنا کہ آنے والے سے صرف مسکرا کر بات کر لینا یہ صدقہ دیئے جانے جیسے فعل کے برابر ہے اور اس کو صدقے کے فعل کے برابر قرار دے کر دوہرے ثواب کا بھی مورد بنا دیا۔ ایک مہمان نوازی کا ثواب، ایک خوش اخلاقی سے پیش آ کر صدقہ کا ثواب۔ پیار سے بات کرنا، خوش خلقی سے بات کرنا نیکی شمار ہو جاتا ہے اور نیکی کا اجر اللہ تعالیٰ نے کتنا دینا ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

پھر راستہ دکھانا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صدقہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر، باب فضل من حمل متاع...... حدیث 2891) جو شعبہ اس کام کے لئے مقرر ہے اس کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ سفر کر کے آئے مسافر سے ایک تو خوش اخلاقی سے ملیں پھر معاونین کے ذریعہ انہیں ان کی رہائش کی جگہوں پر پہنچائیں۔ خاص طور پر جب عورتیں اور بچے ہوتے ہیں یعنی صرف عورتیں ہوں اور مرد اُن کے ساتھ نہ ہوں، بچے اُن کے ساتھ ہوں تو انہیں قیامگاہوں تک پہنچانا شعبہ استقبال کا یا جو بھی متعلقہ شعبہ ہے اس کا کام ہے اور یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ بعض دفعہ سامان وغیرہ اٹھانے کے لئے ضرورت پڑ جاتی ہے اس کی مدد کرنی چاہئے۔ اسی طرح مسکرا کر اور خوش اخلاقی سے بات کرنا صرف استقبال کا نہیں بلکہ ہر شعبہ میں کام کرنے والے کارکن کے لئے ضروری ہے۔

آجکل حالات کی وجہ سے ایمز (AIMS) کارڈ رکھنا ضروری ہے۔ بعض باہر سے آنے والے تعارفی خط اور معلومات لے کر آتے ہیں اور پھر ان کے جلسے کے کارڈز یہاں بنا دیئے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسے بھی معاملات آ جاتے ہیں کہ تصدیقی خط نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں بیشک تسلی کرنا تو بہت ضروری ہے۔ جب تک تسلی نہ ہو کارڈ نہیں بنایا جا سکتا اور تصدیق کی کارروائی ہونی چاہئے۔ لیکن اس عرصہ میں آنے والے سے خوش خلقی سے پیش آنا، اس کے انتظار کے لئے بیٹھنے کا مناسب انتظام ہونا، یہ بھی بڑا ضروری ہے۔ بعض دفعہ چھوٹے بچے ساتھ ہوتے ہیں جو لمبے انتظار کی وجہ سے بے چین ہو رہے ہوتے ہیں۔

اوّل تو تمام آنے والے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو جماعتی تصدیق کے ساتھ آنا چاہئے یا اپنے ایمز (AIMS) کارڈ لے کر آنا چاہئے اور اگر کسی وجہ سے یہ رہ گیا ہو تو جیسا کہ میں نے کہا متعلقہ شعبہ کارروائی کے دوران انہیں سہولت میسر کرے کہ وہ آرام سے بیٹھ سکیں۔

پھر کھانے کی مہمان نوازی کا تعلق ہے اس میں جو جماعتی رہائشگاہوں میں ٹھہرے ہوئے مہمان ہیں ان کو دو وقت یا تین وقت جو کھانا کھاتے ہیں اس کی مہمان نوازی ضروری ہے۔ لیکن جلسے کے تین دنوں میں ہر شامل ہونے والا مہمان جو ہے عموماً جو جلسہ سننے کے لئے آتا ہے کم از کم دوپہر کا کھانا جماعتی انتظام کے

تحت کھاتا ہے۔اس میں کھانا کھلانے والے افسران اور معاونین اس بات کا خیال رکھیں کہ مہمان سے خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے۔بعض لوگ کھانے کے معاملے میں کارکنوں کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔مختلف قسم کے سوال کرتے ہیں یا مطالبات کر رہے ہوتے ہیں یہ چاہئے، وہ چاہئے۔لیکن کارکنوں کو پھر بھی برداشت کرنا چاہئے۔کھانا ایک ایسی چیز ہے جس میں کھانا کھلانے والے کا نامناسب رویہ یا معمولی سا بھی غیر ضروری تبصرہ یا کوئی بات کہہ دینا مہمان کے جذبات کو چوٹ لگاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے وقت ایسے نمونے دکھاتے تھے جو ہمیشہ سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔جب ایک صحابی کو مہمان کو اپنے ساتھ لے جانے اور کھانا کھلانے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ آپ کے حکم پر اس مہمان کو اپنے گھر تو لے گئے لیکن بیوی نے کہا کہ گھر میں تو تھوڑا سا کھانا ہے جو بچوں کے لئے ہے۔دونوں میاں بیوی نے مشورہ کیا کہ بچوں کو کسی طرح سلا دو اور پھر جب مہمان کے سامنے کھانا پیش ہو تو دیا یا روشنی جو ہے وہ بھی بجھا دو اور خود گھر والے اس طرح اندھیرے میں اظہار کریں جیسے وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں تاکہ مہمان آرام سے کھانا کھاتا رہے اور اسے یہ احساس نہ ہو کہ گھر والے کھانا نہیں کھا رہے۔بہر حال اس ترکیب سے مہمان کو پتا نہ چلا اور گھر والوں نے اس طرح مہمان نوازی کی اور مہمان نے بڑے آرام سے کھانا کھایا۔صبح جب وہ انصاری صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری رات والے عمل اور ترکیب سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا۔(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار، باب قول اللہ تعالیٰ عز وجل: حدیث 3798) تو یہ قربانی اس خاندان نیخاص طور پر اس لئے دی کہ مہمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا۔عمومی طور پر تو صحابہ مہمانوں کی خاطر داری کیا کرتے تھے لیکن اس کے ساتھ یہ خاص سلوک اس وجہ سے بھی ہوا۔

آج ہمارا ہر کارکن یہ قربانی اس لئے دیتا ہے اور اسے اس جذبے کے تحت یہ قربانی دینی چاہئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مہمانوں کی خدمت کر رہا ہے گو کہ یہ بھوک کی قربانی اور اپنا کھانا مہمان کو کھلانے کی قربانی حتی کہ بچوں کو بھوکا سلا دینے کی قربانی بہت بڑی قربانی ہے اور آجکل تو یہ نہیں دینی پڑتی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔ہم نے تو صرف اتنی خدمت کرنی ہے کہ لنگر سے کھانا لے کر مہمان کے سامنے پیش کر دینا ہے اور مہمان سے خوش خلقی سے پیش آنا ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے کہ اس نے جلسے پر آنے والے، دین کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی خدمت کی۔اور اگر صحیح طور پر مہمان نوازی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

ایک موقع پر بعض مہمانوں سے غیر معمولی سلوک کیا گیا اور بعضوں کو نظر انداز کیا گیا۔یہ سب کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جو بھی انتظام تھا، ضیافت کے کارکن تھے انہوں نے کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رات کو خبر دی کہ رات ریا کیا گیا ہے، بناوٹ کی گئی ہے اور صحیح طرح مہمانوں کی خدمت نہیں کی گئی۔بعض مسکین کھانے سے محروم رہے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات پر بڑے ناراض ہوئے اور پھر انتظام اپنے ہاتھ میں لیا۔ بلکہ یہ بھی روایت میں ہے کہ ان کارکنوں کو چھ مہینے کے لئے قادیان سے ہی نکال دیا۔(تذکرۃ صفحہ 689، ایڈیشن چہارم 2004ء) پس جب خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہم پیش کرتے ہیں تو پھر بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔ ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آنا یہ ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ فلاں امیر ہے یا فلاں خاص مہمان ہے اس کو فلاں جگہ کھانا کھلانا ہے اور فلاں کو نہیں۔ جہاں بھی کھانے کا انتظام ہے وہ کھلائیں۔لیکن عمومی طور پر احمدیوں کو تو ایک جگہ ہی کھانا کھانا چاہئے۔بعض علیحدہ جگہیں خاص مہمانوں کے لئے بنائی گئی ہیں اور وہ غیر از جماعت یا غیر مسلموں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں صرف انہی کو لے جانا چاہئے۔اس بات کا بھی انتظامیہ کو خیال رکھنا چاہئے۔ میرے علم میں ہے کہ بعض کارکنان اپنے واقف کاروں کو اس جگہ پر کھانا کھلانے کے لئے لے جاتے ہیں جو صرف مہمانوں کی جگہ ہے۔اس لئے عام طور پر چاہے وہ احمدی عہدیدار ہے یا کوئی بھی ہے اس کو عام مہمانوں کی جگہ جا کر ہی کھانا کھانا چاہئے۔

پھر ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریا سے خالی ہوں اور خالصۃً لِلّٰہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت مہمانوں کی بعض دنوں میں اتنی کثرت ہو جاتی تھی کہ رہنے کے لئے انتظام بھی مشکل لگتا تھا کیونکہ قادیان چھوٹی سی جگہ تھی۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق کہ پریشان نہیں ہونا اور تھکنا نہیں، بے تکلفی کے ماحول میں جو بھی سہولت مہمانوں کے لئے میسر ہو سکتی تھی فرمایا کرتے تھے۔بعض دفعہ ایسے موقعے بھی آئے کہ سردیوں میں مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے اپنے اور اپنے بچوں کے گرم بستر آپ نے مہمانوں کو مہیا کر دیئے۔(ماخوذ از سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم صفحہ 91-92 روایت نمبر 1118) ایک دفعہ اتنے مہمان آ گئے کہ حضرت امّاں جان حضرت اُمّ المومنین بڑی پریشان تھیں کہ مہمان ٹھہریں گے کہاں اور کس طرح ان کا انتظام ہوگا؟ اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ایک کہانی سنائی کہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔رات اندھیری تھی۔قریب کوئی بستی نہیں تھی، کوئی جگہ نہیں تھی، کوئی شہر نہیں تھا جہاں جا کے وہ آرام کر سکے تو وہ بیچارہ ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے لئے لیٹ گیا۔اس درخت کے اوپر پرندوں کا ایک گھونسلا تھا جو نر اور مادہ تھے۔ان پرندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ شخص جو آج ہمارے درخت کے نیچے لیٹا ہے یہ آج ہمارا مہمان ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔اب مہمان نوازی کس طرح کی، انہوں نے فیصلہ کیا، پہلی بات تو یہ سوچی کہ رات ٹھنڈی ہے، ہمارے مہمان کو سردی لگے گی تو اسے آگ سینکنے کے لئے کوئی چیز مہیا کی جائے۔ پھر یہ سوچا کہ ہمارے پاس اور تو کچھ ہے نہیں۔ اپنا گھونسلا توڑ کر نیچے پھینک دیتے ہیں جس کے گھاس پھوس اور لکڑیوں سے مہمان جو ہے آگ جلا کر کچھ آگ سینک لے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا گھونسلا پھینکا اور اس شخص نے اسے جلایا اور آگ سینکنے لگا۔ پھر پرندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اور تو ہمارے پاس مہمان کو کھلانے کے لئے کچھ ہے نہیں، ہم خود ہی آگ میں گر جاتے ہیں اور جب آگ میں بُھن جائیں گے تو یہ مہمان ہمیں کھا لے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان کی خوراک کا انتظام کر دیا۔(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 130-131) تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کہانی سنانے کا مقصد تھا کہ مہمان کے آنے پر پریشان ہونے کی بجائے جس حد تک انسان کے بس میں ہو قربانی دے کر بھی اس کی مہمان نوازی کرنی چاہئے۔

پس یہ ہم سب کے لئے سبق ہے۔خاص طور پر وہ جو اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کرتے ہیں کہ اپنے ذمہ ڈیوٹیوں کے حق ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

ڈیوٹیوں میں بہت ساری ڈیوٹیاں ہیں۔مختلف شعبے ہیں۔مثلاً کار پارکنگ کا بھی ایک شعبہ ہے۔یہ بھی بہت اہم شعبہ ہے۔بعض دفعہ مہمان یہاں غلط رویّے بھی دکھا جاتے ہیں اور کارکن کی ہدایت کے مطابق پارکنگ نہ کرنے پر اصرار کرتے ہیں، اپنی مرضی سے پارکنگ کرنا چاہتے ہیں۔ایسی صورت میں کارکن کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اسے نرمی سے سمجھائے اور پھر اپنے بالا افسر کو اطلاع کرے۔گزشتہ سال بھی ایسی شکایتیں آئی تھیں کہ کار پر آنے والی بعض خواتین یا چند عورتوں نے کہا کہ ہم کار آگے لے کر جائیں گے۔وہاں ڈیوٹی والے سے تلخ کلامی ہو گئی۔ بیشک اپنے فرائض کو ادا کرنا ہر کارکن کا فرض ہے اور آجکل کے حالات میں تو بہت زیادہ احتیاط بھی کرنے کی ضرورت ہے خاص طور پر پارکنگ میں بھی۔لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ میں نے کہا اخلاق کا مظاہرہ بھی ہونا چاہئے۔اگر تو کوئی صحیح مطالبہ ہے، کسی کا کوئی بیمار ہے یا کوئی اور وجہ ہے تو اسے آرام سے سمجھائیں اور بتائیں کہ مَیں اپنے بالا افسر کو بلاتا ہوں تو وہ آپ کے لئے کوئی سہولت مہیا کر دیتا ہے۔لیکن اتنے عرصے میں آرام سے یہ درخواست بھی کر دیں کہ آپ ایک طرف کھڑے ہو جائیں۔اور مہمانوں کو اس سے تعاون بھی کرنا چاہئے تاکہ باقی ٹریفک متأثر نہ ہو۔کیونکہ بعض دفعہ اس بحث میں اور جھگڑوں میں کاروں کی لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں اور دوسرے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔اور پھر جلسے کی کارروائی شروع ہونے کے بعد لوگ جب جلسہ گاہ میں آتے ہیں تو پھر اس سے بیٹھے ہوئے لوگ ڈسٹرب ہوتے ہیں۔

ہر مسئلہ جو گزشتہ جلسوں میں سامنے آیا ہو انتظامیہ کو چاہئے کہ اس کے حل اور ممکنہ پہلوؤں کا جائزہ لیں اور ہر شعبہ جس کے سامنے یہ مسئلہ ہو اس کو بھی جائزہ لینا چاہئے اور پھر افسر جلسہ سالانہ کو بتانا چاہئے کہ کس طرح اس کا حل ہو سکتا ہے تاکہ اس دفعہ کم سے کم مسائل پیدا ہوں۔ چھوٹے موٹے مسائل تو پیدا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہوتے ہیں لیکن کوشش یہ کرنی چاہئے کم سے کم مسائل پیدا ہوں۔

سکیننگ اور چیکنگ کے لئے بھی تمام احتیاطوں کے ساتھ ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ لمبا عرصہ لوگوں کو انتظار بھی نہ کرنا پڑے اور کسی طرح ان کو تکلیف بھی نہ ہو۔ جو داخلی گیٹ اور جلسہ گاہ کی انٹرنس (entrance) ہے اس میں بار بار یہ اعلان بھی ہوتے رہیں کہ آنے والے اپنے کارڈ بھی سامنے رکھیں اور لائنوں کو بھی قائم رکھیں تا کہ جلد اور تیزی سے لوگ گزر سکیں۔

اس طرح غسل خانوں کی صفائی والے کارکن ہیں، دونوں جگہوں میں مردوں میں بھی عورتوں میں بھی، بعض دفعہ پریشان ہوتے ہیں کہ لوگ بڑا گند ڈال جاتے ہیں۔ اگر معاونین بار بار اعلان کر کے توجہ دلاتے رہیں کہ صفائی کی طرف بھی توجہ دیں کہ پاکیزگی اور نظافت بھی ایمان کا حصہ ہے تو اس لئے اگر مہمان اپنے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور غسل خانوں کو بھی صاف کر دیا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ عموماً لوگ تعاون کرتے ہیں۔ یہی پچھلے سال بھی رپورٹیں آتی رہی تھیں۔ لیکن اگر کوئی تعاون نہ بھی کرے تو کارکن خود صفائی کر دیں یہی ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کی طرف سے کسی طرح بھی بدخُلقی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے اور کبھی بھی انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

اسی طرح جلسہ گاہ کی عمومی صفائی کارکنوں کا کام ہے کہ اگر کوئی گند جلسے کے علاقے میں دیکھیں، عورتوں کی طرف بھی، مَردوں کی طرف بھی، بچے بعض دفعہ گلاس، ریپر (wraper) وغیرہ پھینک دیتے ہیں ڈبے، وغیرہ پھینک دیتے ہیں بلکہ بعض دفعہ بڑے بھی ایسے ہوتے ہیں جو بے احتیاطی کرتے ہیں تو اگر کارکن بھی اس کی صفائی ساتھ ساتھ کرتے رہیں تو وائنڈ اَپ کرنے والے کارکنوں کو آسانی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں سے صرف مارکیاں اٹھانا اور باقی جو بڑا بڑا سامان ہے وہ اٹھانا ہی کام نہیں ہوتا بلکہ وہاں سے ہر طرح کے گند کو اٹھانا بھی، ہر کاغذ کو اٹھانا بھی ضروری ہوتا ہے تب کونسل کلیرنس دیتی ہے۔ بہرحال اس طرف بھی مہمانوں کو آرام سے بار بار توجہ دلاتے رہنا چاہئے کہ ٹن، ڈبے وغیرہ اِدھر اُدھر ڈالنے کے بجائے ڈسٹ بن میں پھینکیں۔

جلسہ کا شعبہ تربیت کا شعبہ اس لحاظ سے بھی فعّال ہونا چاہئے کہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جو لوگ آتے ہیں ان کو جلسے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ بیشک کارکن جب اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ بے نفس ہو کر کام کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً کارکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اس جذبے سے کام کرتے ہیں لیکن بعض غلط رویہ بھی دکھا جاتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے جو مَیں نے پہلے بھی بیان کی کہ ہر حالت میں خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔

اسی طرح ہر کارکن کو عموماً ہر وقت ہوشیار بھی رہنا چاہئے۔ سیکیورٹی صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے بلکہ ہر شعبے کا ہر کارکن اپنے اپنے ماحول میں نظر رکھنے والا ہونا چاہئے۔

کارکنوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد صرف وائنڈ اَپ کے کارکن ہی وہاں موجود نہ ہوں بلکہ ہر کارکن کو اس وقت تک جلسہ گاہ میں رہنا چاہئے، جس کی بھی وہاں ڈیوٹی ہے، جب تک کہ کوئی بھی مہمان وہاں موجود ہے یا جب تک ان کے متعلقہ افسر اُن کو رخصت نہیں دے دیتے کہ اب آپ فارغ ہیں چلے جائیں۔

سب سے بڑھ کر کارکنوں کو بھی اور عمومی طور پر تمام افراد جماعت کو بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام کارکن جو اس وقت وہاں جلسہ گاہ میں کام کر رہے ہیں ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ بعض دفعہ بڑے بڑے بھاری بھاری کام کرنے پڑتے ہیں اور بعض دفعہ چوٹ وغیرہ لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر ایک کو محفوظ بھی رکھے۔

اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب بھی فرمائے۔ کسی بھی مخالف اور بدفطرت کے شر سے اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر طرح محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر کارکن کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت سرانجام دیتے رہیں اور خوش خُلقی سے خدمت سرانجام دیتے رہیں۔

کارکنان جو خدمت کے اعلیٰ معیار حاصل کئے ہوئے ہیں، جن معیاروں پر وہ پہنچے ہوئے ہیں اس سے بلند معیار ہر دفعہ پیش کرنے والے ہوں اور اس دفعہ بھی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں۔ اس میں کبھی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ ہمارا ہر قدم جو ہے آگے بڑھنے والا ہونا چاہئے اور جب ایسی خدمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ پھر پیار کی نظر بھی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

☆......☆......☆

آسمانی بادشاہت کے موسیقار

(حضرت مُصلح موعودؓ کی تحریر سے متاثر ہوکر)

ہم خلافت کے امیں ہیں ، صاحبِ اسرار ہم
دعوتِ حق کے لئے ، شام و سحر تیار ہم
لے کے نکلے ہیں دُعا کا ہاتھ میں ہتھیار ہم

ہم سپاہی ہیں خدا کے ،خادم و انصار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

ہر طرف آواز دینا ہی ہمارا کام ہے
خدمتِ دیں میں ،دلوں کا چین ہے آرام ہے
بس اسی باعث مُسلسل طعنہ و دُشنام ہے

حرفِ حق کہتے ہیں ، پر کرتے نہیں تکرار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

نوبتِ حق کو بجانے کی ہمیں تلقین ہے
مُصطفٰیؐ کے دین کی پیشِ نظر تمکین ہے
مرد و زن کو رات دن ،اس کام میں تسکین ہے

امن کے داعی ہیں عرؔشی ، جنگ سے بیزار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

بھر کے دل کا خون یہ قرنا بجائیں گے سدا
عرش کے پائے پکڑ کر گڑگڑائیں گے سدا
زخم تو کھائیں گے لیکن مسکرائیں گے سدا

نفرتوں کی دھوپ میں ہیں،سایۂ اشجار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

ہم اکٹھے ہیں خدا کے فضل سے اِک ہاتھ پر
اِک اشارے پر خلافت کے جُھکا دیتے ہیں سر
احمدیت پر فدا ہے،جان و وقت و مال و زر

عہدِ بیعت پر ہیں نازاں، صاحبِ پندار ہم
آسمانی بادشاہت کے ہیں موسیقار ہم

(ارشاد عرؔشی ملک)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2016ء
……………………از صفحہ نمبر 20

خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس یہاں رونق افروز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یوکے کا جلسہ سالانہ ایک مرکزی جلسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ گزشتہ گیارہ سالوں کی طرح امسال بھی اس بابرکت جلسہ کا انعقاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے 208/ایکڑ رقبہ پر محیط انگلستان کی کاؤنٹی 'Hampshire' کے قصبہ آلٹن کے علاقہ میں واقع 'Oakland Farm' پر ہوا۔ اس جگہ کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء میں ''حدیقۃ المہدی'' عطا فرمایا تھا۔ اور 2006ء سے حدیقۃ المہدی میں جلسہ سالانہ منعقد کیا جارہا ہے۔

اس جلسہ میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی و دیگر مہمانان شرکت کرتے ہیں۔ اس وسیع رقبہ کا 95 فیصدی حصہ کھلے میدان کی صورت میں ہے۔ انگلستان کے موسم کے پیشِ نظر یہاں پر اتنے بڑے جلسے کے انتظامات کرنا گویا چالیس ہزار کے قریب افراد کے لئے ایک عارضی شہر کو بسانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں احمدی رضا کاران جلسہ کے مقررہ دنوں سے بہت پہلے کام شروع کرتے ہیں اور موسم کی شدّت کے باوجود دن رات ایک کر کے اس عارضی شہر کے قیام کے انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ جلسہ گاہ میں شاملینِ جلسہ کے لیے مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ، خیمہ جات طعام، مختلف دفاتر اور یہاں رات بسر کرنے والوں کے لیے رہائشی خیمہ جات قائم کیے جاتے ہیں۔ مزید برآں مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دینے والے رضا کاران اپنے اپنے شعبہ کے لحاظ سے جلسہ سے پہلے سے لے کر جلسہ کے اختتام کے بعد تک مصروفِ کار دکھائی دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 5/اگست 2016ء میں فرمایا تھا جلسہ کی تیاری کے آغاز سے لے کر وائنڈ اپ کرتے ہوئے اس جگہ کو اپنی پہلی حالت میں واپس لے جانے کا یہ تمام تر عمل 28/روز کے اندر اندر مکمل کرنا ہوتا ہے۔

اس احاطہ پر موجود sheds میں تین سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور دعا کی بدولت ایک مستقل کچن کے علاوہ لبنان سے خرید کردہ ایک روٹی پلانٹ نصب کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے ایام میں یہاں مہمانوں کے لئے معیاری اور لذیذ کھانا تیار کرنے کا کام بخوبی سرانجام دیا جارہا ہے۔ امسال حضورِ انور کی رہنمائی کے باعث جہاں اس شعبہ میں وسعت پیدا ہوئی وہاں روٹی کے معیار اور کھانا پکانے کے لحاظ سے بہت بہتری دیکھنے میں آئی۔ اس کچن میں سینکڑوں رضا کاران روزانہ پینتیس سے چالیس ہزار افراد کا کھانا دو وقت تیار کرتے رہے جبکہ جلسہ گاہ میں قیام پذیر احباب و رضا کاران کے لئے ناشتہ کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔ لبنان سے منگوائے گئے اس روٹی پلانٹ پر یومیہ ایک لاکھ سے زائد روٹی تیار کی جاتی رہی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

امسال اس جلسہ سالانہ کے لیے جمع ہونے والے 38 ہزار 300 سے زائد عشاقان خلافت احمدیہ کا تعلق دنیا کے 107/ممالک سے تھا۔ اطرافِ عالم سے اکٹھے ہونے والے احمدیوں میں مختلف قومیتوں، رنگ ونسل، عمر اور طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ یہاں پہنچنے والے احمدیوں نے جن میں عمر رسیدہ بزرگ، نوجوان، خواتین حتیٰ کہ معذور اور شیر خوار بچے بھی شامل تھے اور یہ لوگ سفر کی مشکلات برداشت کر کے یہاں پہنچے تھے، اپنی آنکھوں کو اپنے پیارے امام کے دیدار سے ٹھنڈا کیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، زیارت، ملاقات، خطابات اور نظرِ کرم سے خوب خوب حصہ پایا۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے منتظمین کو مسلسل رہنمائی سے نوازتے ہیں تاکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی بہترین انتظامات کے تحت خدمت کی جاسکے۔

خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کو زرّیں ہدایات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ سے ایک ہفتہ قبل خطبہ جمعہ 5/اگست 2016ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی مہمانوازی کے معیار کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے میزبانوں اور جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور رضا کاران کو نہایت اہم تاکیدی نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بے لوث اور بے غرض اور بغیر تھکے اور بغیر ماتھے پر بل لائے ان مہمانوں کی خدمت کررہے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے کہ ان مہمانوں کی خدمت کریں اور جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں۔......خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہم پیش کرتے ہیں تو پھر بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔ ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آنا یہ ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریا سے خالی ہوں اور خالصۃً لِلّٰہ ہوں۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی شمارہ کے صفحہ 5 تا 9 کی زینت ہے۔)

....

معائنہ انتظامات

اس جلسہ کے انتظامات کے لئے پلاننگ وغیرہ کے کام سالِ گزشتہ میں منعقد ہونے والے جلسہ کے کچھ دیر بعد ہی شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ کچھ شعبہ جات سارا سال کام کرتے ہیں۔ کچھ شعبہ جات اس جلسہ کے آغاز سے چند ماہ قبل اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں، جبکہ وقارِ عمل کے ذریعے سے جلسہ گاہ میں مارکیوں کو لگانے، سڑکیں بنانے وغیرہ کا کام چند ہفتے قبل شروع ہوجاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسبِ روایت جلسہ سالانہ سے کچھ روز قبل جلسہ کی تیاریوں کا معائنہ کرنے کے بعد ڈیوٹیوں کا باقاعدہ افتتاح فرماتے ہیں۔ امسال مؤرخہ 07/اگست بروز اتوار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرما کر باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ امسال جلسہ سالانہ کے تحت 102 نظامتیں، جلسہ گاہ کے تحت 51 نظامتیں اور خدمتِ خلق کے تحت 51 نظامتیں کُل ملاکر 204 نظامتیں قائم کی گئی تھیں۔ لجنہ کی جانب قائم کردہ نظامتیں اس کے علاوہ ہیں۔

مسجد فضل لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 07/اگست 2016ء کو معائنہ انتظامات کے لئے 3 بج کر 15 منٹ پر اپنی رہائشگاہ واقع مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے جہاں ایک کثیر تعداد افراد جماعت کی اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے منتظر تھی۔ باہر رونق افروز ہونے کے بعد ضیافت کی ٹیم کے پاس تشریف لے گئے اور شرف مصافحہ بخشا۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الفتوح مورڈن تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الفتوح

تقریباً 3 بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الفتوح رونق افروز ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کی پارکنگ میں عارضی طور پر portable cabins اور مارکیوں میں قائم کئے گئے دفاترہائے جلسہ سالانہ و جلسہ گاہ کا معائنہ فرماتے ہوئے شعبہ ''حاضری ونگرانی'' کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ مکرم اسحاق ناصر صاحب (ناظم شعبہ) نے حضور انور کو اپنے شعبہ سے متعلق رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں حضور انور Car Passes کی مارکی اور رہائشی مارکی میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر حضورِ انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آئندہ آنے والے دنوں میں مہمانوں کی سہولت کے لئے موسم کی شدّت کے پیشِ نظر رات کو heating کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ 'heating کی ضرورت نہیں پڑنی، کولنگ کی ضرورت پڑنی ہے۔' چنانچہ حضورِ انور کے ارشاد کے عین مطابق موسم گرم رہا اور heating کی ضرورت بالکل نہ محسوس ہوئی۔

بعد ازاں حضورِ انور ڈائننگ مارکی میں تشریف لے گئے اور مرزا قمر احمد صاحب (ناظم شعبہ) سے رپورٹ لینے کے بعد طاہر ہال میں لجنہ کی رہائشگاہ کا معائنہ فرمایا اور پھر شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ انگلستان کے زیرِ انتظام کام کرنے والی 'اسلامک بُک شاپ' میں رونق افروز ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف کتب کے کور ڈیزائن اور ان کی پیکنگ وغیرہ کے بارہ میں اظہارِ خیال فرمایا۔ اور کتاب World Crisis and the Pathway to Peace کے نئے سرِ ورق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: 'یہ Crisis آگ ہے اور نیچے امن ہے۔'

بعد ازاں حضورِ انور بُک شاپ کی پچھلی جانب کنٹینر (container) میں قائم کیے جانے والی نئے کچن میں تشریف لے گئے۔ اس کچن کو سرِ دست ایڈیشنل وکالت تبشیر کے تحت ٹھہرائے گئے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرنے کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ یہاں حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں تازہ پکنے والا زردہ پیش کیا گیا جسے حضورِ انور نے پسند فرمایا۔ حضورِ انور نے یہاں پر موجود رضا کاران کو شرفِ مصافحہ بخشا اور ڈیوٹی پر موجود ایک چھوٹے بچے کی ازراہِ شفقت حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس کے بعد حضورِ انور شعبہ برتن دھلائی (pot washing) میں تشریف لائے۔ یہاں پر کچھ افریقن دوستوں نے ایک کیک تیار کر رکھا تھا جسے حضورِ انور نے ازراہِ شفقت کاٹا۔ اور پھر اس بلاک کی اوپر والی منزل پر موجود کچن مسجد بیت الفتوح میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر حضورِ انور نے تیار کیے جانے والے آلو گوشت اور دال کے سالن کو چکھا اور ہدایات دیں۔ ازاں بعد حضورِ انور کچن سے ملحقہ رہائشگاہ میں تشریف لے گئے اور اس کا معائنہ فرما کر 4 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الفتوح سے اڑتیس میل دور جامعہ احمدیہ یوکے کی عمارت میں قائم کی جانے والی رہائش گاہ ریزروَن کے معائنہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

جامعہ احمدیہ انگلستان

حضورِ انور قریباً ایک گھنٹہ کا سفر طے کر کے قریباً پانچ بجے انگلستان کی کاؤنٹی ہمپشائر میں موجود قصبہ Haslemere میں واقع جامعہ احمدیہ پہنچے۔

مکرم حافظ اعجاز احمد طاہر صاحب (ناظم ریزروَن) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کے گارڈن میں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کی رہائش کے لئے نصب کی جانے والی مارکیز کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور جامعہ کی عمارت کے مسقّف حصہ میں تشریف لے گئے جہاں عرب ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں نے انتہائی عقیدت کے ساتھ قصائد پیش کر کے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضورِ انور نے اس رہائشگاہ میں انتظامات کا نہایت باریکی سے جائزہ لیا اور ناظم صاحب سے مختلف انتظامی امور کی بابت رپورٹ لی۔ بعد ازاں حضورِ انور جامعہ کے کچن میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے از راہ شفقت کیک کاٹا۔ ایک طالب علم نے خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے کیک بنایا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت کیک کاٹ کر اس میں سے کچھ حصہ چکھا اور اس خوش نصیب طالبعلم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

امسال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ سے سرشار امریکہ اور کینیڈا سے مربیان وطلباء جامعہ احمدیہ یہاں پہنچ کر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت ان کے بارہ میں رپورٹ بھی لی۔ نیز اس معائنہ کے دوران وہاں پر موجود بعض مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والوں کو شرفِ مصافحہ بھی بخشا۔

حضورِ انور قریباً بیس منٹ جامعہ احمدیہ یوکے میں قیام فرمانے کے بعد جلسہ گاہ 'حدیقۃ المہدی' کے لئے روانہ ہوئے۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ سے قریباً تیرہ میل کے فاصلہ پر قصبہ آلٹن کی گرین سٹریٹ

پر واقع جلسہ گاہ 'حدیقۃ المہدی' شام چھ بجے کے قریب ورود فرما ہوئے۔ یہاں پر حضور انور نے موجود دفاتر کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ سٹورز، سپلائی، ہیلتھ اینڈ سیفٹی، پاٹ واشنگ، روٹی پلانٹ، لنگر خانہ (کچن)، الیکٹریکل کی ٹیم، ٹرانسپورٹ، ریسیپشن، پرائیویٹ خیمہ جات، سائٹس کی ٹیموں (جو جلسہ گاہ کی مارکیاں لگانے کا کام کرتے ہیں)، رجسٹریشن، سکیننگ، مخزن تصاویر، ریویو آف ریلیجنز، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر کی نمائش، پریس اینڈ میڈیا آفس، خدمتِ خلق، رابطہ، طبی امداد، کارکنان سے ملنے، ان کے شعبہ جات کا جائزہ لینے اور ہدایات سے نوازنے کے بعد جلسہ گاہ کی مین مارکی کے اندر ڈیوٹیوں کی باقاعدہ افتتاحی تقریب کے لئے تیار کیے جانے والے اسٹیج پر حضور انور سات بجے کے قریب رونق افروز ہوئے جہاں محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت احمدیہ انگلستان)، محترم ناصر خان صاحب (افسر جلسہ سالانہ برطانیہ) اور محترم عطاء المجیب راشد صاحب (افسر جلسہ گاہ) نے حضور انور کے عقب میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلربا شخصیت کا ایک پہلو حضور انور کی شفقتوں اور محبتوں کا ایک بے بہا خزانہ ہے جو پیارے آقا اپنے غلاموں پر بے دریغ لٹاتے نظر آتے ہیں۔ اس معائنہ کے دوران جگہ جگہ ایسا دیکھنے کو ملا کہ پیارے حضور ڈیوٹیوں پر متعین رضا کاران سے ہلکے پھلکے انداز میں بات چیت کرتے، ان میں مسکراہٹیں اور برکات بکھیرتے، ان کو ہدایات دیتے اور نہایت پُرشفقت انداز میں ان کی دلداری اور حوصلہ افزائی فرماتے کہ کئی دنوں سے اَن تھک کام کرنے والے رضا کاران و کارکنان اپنے پیارے امام کی موجودگی اور ان کے قرب کی برکت سے خوشیوں اور مسرّت سے بھر جاتے اور تازہ دم ہو جاتے اور آئندہ آنے والے دنوں میں مزید محنت، جانفشانی اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے مستعد ہو جاتے۔

ڈیوٹیوں کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت مکرم حافظ طیب احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ انگلستان کو حاصل ہوئی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ الحشر کی آیات 10 تا 11 کا انگریزی ترجمہ عزیزم ذیشان احمد خالد صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں موجود کارکنان سے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ جمعہ کو مَیں نے کارکنان کو اس طرف توجہ دلا دی تھی کہ جو بھی کام ہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے کرتے ہیں۔ اس لئے اس مقصد کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کاموں کے ساتھ ساتھ ہمارے اخلاق بھی اچھے ہونے چاہئیں اور ہمیشہ ہمیں مسکراتے چہروں کے ساتھ خدمت کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انتظامات ابھی مَیں دیکھ کر آیا ہوں اللہ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت انتظامات میں بہتری ہے بلکہ جو زیادہ گہرائی سے دیکھنے والا نہ ہو، نیا آنے والا ہو وہ تو یہی کہے گا کہ انتظامات میں کوئی کمی ہے ہی نہیں۔ لیکن بہرحال انسانی کام ہیں اور انتظامی کاموں میں کمیاں رہ جاتی ہیں اور بہتری کی گنجائش ہمیشہ ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال جس طرح

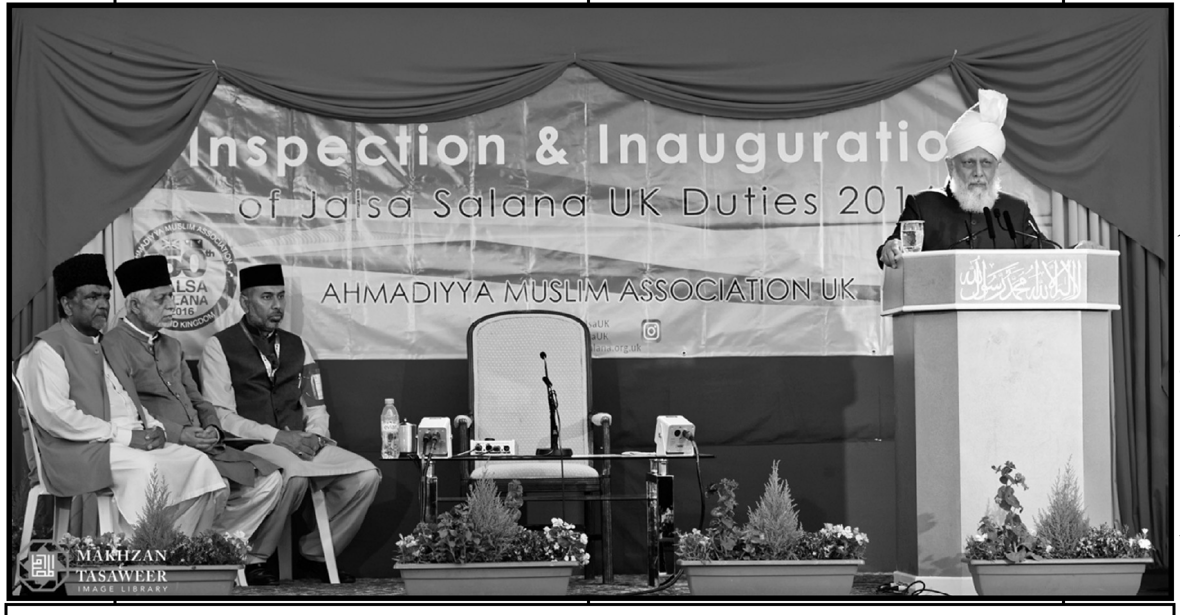

جلسہ سالانہ یوکے 2016ء کی ڈیوٹیز کی افتتاحی تقریب کا ایک منظر

ہم اپنے کاموں میں، انتظامات میں سہولتیں اور بہتریاں پیدا کرتے چلے جارہے ہیں اسی طرح ہمیں اپنے اخلاق کے معیاروں کو بھی بلند کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ عموماً تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کارکن بڑی خوشدلی سے کام کرتے ہیں۔ اور لوگ آپ کے کاموں سے بڑے متأثر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ ایک آدھ کی غلطی پوری ٹیم پر داغ یا دھبہ لگا دینے والی ہوتی ہے۔ اس لئے ہر

جلسہ سالانہ یوکے 2016ء کی ڈیوٹیز کی افتتاحی تقریب کا ایک منظر

معاون، ہر کارکن، نائب بھی، افسر بھی اس بات کا خیال رکھنے والے ہونے چاہئیں کہ کہیں بھی کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی مہمان کے لئے تکلیف کا باعث بنے۔ یا کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے انتظامی خرابی نظر آئے چاہے چند منٹ کے لئے ہو۔ پس جہاں تک یہ بات کرنے کا سوال ہے کہ آپ کو بتایا جائے کہ کس طرح ڈیوٹیاں دینی ہیں، کس طرح کھانا کھلانا ہے، کس طرح سیکیورٹی کرنی ہے، کس طرح صفائی کا انتظام کرنا ہے، کس طرح آپ نے اب تک جو کام کیا ہے اس میں مزید بہتری پیدا کرنی ہے، پھر وائنڈ اَپ میں کیا کرنا ہے، یہ چیزیں تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح آپ کے علم میں آچکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے 99 فیصد مَیں سمجھتا ہوں لوگ، کارکن اپنے کام کو احسن رنگ میں کرنے والے ہیں۔ اس لئے جہاں تک کام کی مہارت کا سوال ہے، وہ تو اکثر کارکنوں میں اب پیدا ہو چکی ہے۔ بعض دفعہ بعضوں کے مزاج میں ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے اس شعبہ میں کام پہ حرف آجاتا ہے۔ پس ہر شخص کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ اور خوش اخلاقی کے ساتھ یہ خدمت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سیکیورٹی کے لئے مَیں نے خطبہ میں بھی کہا تھا سیکیورٹی کی ٹیم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے ماہرانہ طرز پر اس دفعہ بھی اپنے سارے انتظامات کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہر کارکن کا بھی فرض ہے کہ اپنے اپنے شعبہ میں ہر طرف نظر رکھے۔ اور کسی بھی معمولی چیز سے صَرفِ نظر نہ کرے۔ آجکل اگر صرفِ نظر کی جائے تو چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی بڑے نقصان کا باعث بن جاتی ہے۔ اور دنیا میں جو بعض انسانیت کے نام پر بٹہ لگانے والے لوگ، وہ لوگ جو اسلام کے نام پر ظلم کر رہے ہیں، وہ لوگ جو انسانی جانوں کو ضائع کر رہے ہیں، وہ چھوٹی چھوٹی کمیوں کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جہاں کمی نظر آئے، وہاں سے نقصان پہنچایا جائے۔ اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس لحاظ سے بھی ہوشیار ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہر لحاظ سے یہ جلسہ بھی بابرکت ہو اور آپ لوگ احسن رنگ میں اپنی اپنی خدمات سرانجام دینے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیشہ اس یاددہانی کی بھی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ بہت سارے کارکن ایسے ہیں جو نمازوں کے اوقات میں باجماعت نماز ادا نہیں کر سکتے۔ پھر اپنے اپنے شعبہ میں افسران کو اس بات پر عمل کروانا چاہئے کہ ان کے شعبہ میں جہاں جہاں ان کے دفاتر ہیں یا اس سے قریب جو بھی کارکن ہیں جب فارغ ہوں تو باجماعت نماز ادا کریں۔ کیونکہ ہمارے کام بغیر دعاؤں کے نہیں ہو سکتے۔ اور اس بات کی طرف ہمیں، ہر ایک کو ہر وقت، توجہ دینی چاہئے۔ اور یہی ہماری کامیابی اور ترقی کا راز ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اس کے حضور جھکنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

....

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ ایم ٹی اے آپریشنز کے لئے قائم کئے گئے احاطہ میں رونق افروز ہوئے جہاں، لیڈیز پروڈکشن ٹیم، جنرل آفس اور سٹورز کو ملاحظہ فرماتے ہوئے 'ایم ٹی اے افریقہ' کے سٹوڈیو/ پروڈکشن آفس میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور کو افریقہ میں مختلف چینلز پر جلسہ کی نشریات نشر کرنے والے چینلز کے بارہ میں بریفنگ دی گئی۔ اس کے بعد حضور انور شعبہ پروگرامنگ کے دفتر میں رونق افروز ہوئے اور پھر دفتر کے باہر موجود جلسہ سالانہ کی نشریات کے لئے کام کرنے والی پروڈیوسرز و پریزینٹرز پر مشتمل ٹیم کو شرف ملاقات بخشا۔ حضور انور نے اس کے بعد جلسہ سالانہ کی نشریات کے لئے تیار کیے جانے والے پروگرامز میں سے کچھ حصے ملاحظہ فرمائے۔ بعد ازاں ہیلتھ اینڈ سیفٹی اور ہیومن ریسورسز کی ٹیم کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کی آئی ٹی کی ٹیم کو شرفِ ملاقات بخشنے کے بعد جلسہ کی لائیو نشریات کے لئے عارضی طور پر تیار کیے جانے والے اسٹوڈیوز کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور لجنہ کی مارکی میں ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمانے بھی تشریف لے گئے۔

عشائیہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کے بعد سات بج کر پچاس منٹ پر دوبارہ مین مارکی میں منعقد کی جانے والی تقریب عشائیہ میں رونق افروز ہوئے جس میں تمام حاضر کارکنان اور مہمانان شامل ہوئے۔ اس تقریب کے کچھ دیر کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور کچھ دیر بعد قافلہ لندن واپسی کے لئے واپس روانہ ہو گیا۔

....

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں مردوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں نے دینی جذبہ سے سرشار اور جماعتی روایات کے عین مطابق اپنے پیارے امام کی ہدایات پر کماحقہٗ عمل کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور اپنوں اور غیروں پر اس میزبانی کے نہایت خوبصورت اور گہرے اثرات قائم کئے۔

سولہواں انٹرنیشنل تبلیغی و تربیتی سیمینار

جماعتِ احمدیہ برطانیہ گزشتہ کئی سال سے اس جلسے

کے دنوں میں جلسہ کے پروگرامز سے ہٹ کر بھی تبلیغی و تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ ان میں سے ایک پروگرام 'انٹرنیشنل تبلیغی وتربیتی سیمینار' ہے۔اس سیمینار میں مختلف ممالک سے آنے والے افراد تبلیغ وتربیت سے متعلق اپنے تجربات سے ایک دوسرے کوآگاہ کرتے ہیں۔امسال منعقد ہونے والا سولھواں تبلیغی و تربیتی سیمینار 11/ اگست 2016ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف ممالک سے 114 نمائندگان نے شمولیت کی۔ اس پروگرام میں یوکے کی جانب سے تربیتی جبکہ یوکے کے علاوہ جرمنی، کینیڈا اور امریکہ کی جانب سے تبلیغی پریزنٹیشنز دی گئیں۔

جلسہ سالانہ سے قبل پریس میں تشہیر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برطانیہ میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ مرکزی اور بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے کی وسعت اَب اتنی ہوچکی ہے کہ میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی تشہیر اس کے انعقاد سے قبل ہی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔امسال بھی ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور Online پلیٹ فارم پر جلسہ سالانہ کے بارہ میں آگاہ کیا گیا۔ مثلاً The Huffington Post پر ایک آرٹیکل بعنوان Freedom Of Speech Should Be A Tool For Peace Not Destruction شائع ہوا۔ اس آرٹیکل میں میڈیا کے کردار کے بارہ میں بتایا گیا کہ آجکل میڈیا اسلام کو بدنام کرنے کے لئے مبالغہ آرائی سے کام لے رہا ہے اور اسلام کی اصل پُرامن تصویر پیش نہیں کر رہا۔ اس آرٹیکل کے آخر پر بتایا گیا کہ 12 تا 14 اگست 30 ہزار مسلمان امن پھیلانے کے لئے اکٹھے ہورہے ہیں۔ اسی طرح انٹرنیٹ پر Asian Voice کی ویب سائٹ پر بھی ایک آرٹیکل بعنوان 30,000 Muslims from 100 countries to pledge allegiance to the Caliph of Peace شائع ہوا۔اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اخبارات ورسائل و ویب سائٹس پر اس جلسہ کی تشہیر کی گئی۔

خطبہ جمعہ

12/ اگست بروز جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ نے حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ پر آنے والوں مہمانوں کی خدمت کیلئے برطانیہ کے طول عرض سے بوڑھے نوجوان بچے عورتیں اپنے آپ کو خدمت کے لئے رضا کارانہ طور پر پیش کرتے ہیں، اور جوں جوں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، جلسہ کے انتظامات بڑھ رہے ہیں، خدمت گاروں کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقت کے اور خوشی سے بچے بھی نوجوان بھی مرد بھی عورتیں بھی اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کرتے ہیں۔ اکثریت نوجوانوں اور بچوں کی بھی یہ خدمت سرانجام دے کر سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بعض دفعہ بعض لوگوں کا جذبہ خدمت بیشک بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن مزاج ہر ایک کا مختلف ہوتا ہے، بعض عدم حوصلہ کا شکار ہوتے ہیں، بعض عدم علم کی وجہ سے ایسی باتیں کر جاتے ہیں یا ایسی باتیں ان سے سرزد ہوجاتی ہیں جو مہمانوں کیلئے تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں اور یاددہانی کروانے سے رضاکارانہ طور پر کام کرنے والے کارکن ہوشیار بھی ہو جاتے ہیں اور زیادہ توجہ سے اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو اس معاملے میں معمولی سا بھی تحفظ نہیں ہے کہ کارکن خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عموماً کام نہیں کرتے۔ یقیناً سب کارکن خدمت کے جذبے سے کام کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہمارا ہر کارکن قربانی اس لئے دیتا ہے اور اس جذبے کے تحت اسے قربانی دینی چاہئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مہمانوں کی خدمت کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص کر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے، ہم نے تو صرف اتنی خدمت کرنی ہے کہ

جلسہ سالانہ یوکے 2016ء کی ڈیوٹیز کی افتتاحی تقریب کے بعد عشائیہ کا ایک منظر

کھانا لنگر سے مہمان کے سامنے پیش کرنا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بعض دنوں میں مہمانوں کی اتنی کثرت ہوجاتی تھی کہ ان کے رہنے کیلئے انتظام بھی مشکل لگتا تھا کیونکہ قادیان چھوٹی سی جگہ تھی، لیکن حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق کہ پریشان نہیں ہونا اور تھکنا نہیں، بے تکلفی کے ماحول میں جو بھی سہولت مہمانوں کیلئے میسر ہوسکتی تھی، مہیا فرمایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی آئے کہ سردیوں میں مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے اپنے اور اپنے بچوں کے گرم بستر مہمانوں کو مہیا کر دیئے۔ ایک دفعہ اتنے مہمان آگئے کہ حضرت امّاں جانؓ پریشان ہوگئیں کہ اتنے مہمان ٹھہریں گے کہاں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے بڑھ کر کارکنوں کو بھی اور عمومی طور پر افراد جماعت کو بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تمام کارکن جو اس وقت جلسہ گاہ میں کام کر رہے ہیں ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے، بعض دفعہ بڑے بھاری بھاری کام کرنے پڑتے ہیں اور بعضوں کو بعض دفعہ چوٹ لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر ایک کو محفوظ بھی رکھے، اللہ تعالیٰ جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب بھی فرمائے، کسی بھی مخالف اور بدفطرت کے شر سے اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر طرح محفوظ رکھے۔

(خطبہ کا مکمل متن آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ)

اسی روز سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی اور پھر باقاعدہ طور پر افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جلسہ کے ایام میں حضور ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب کے علاوہ ہفتہ کے روز قبل دوپہر مستورات سے براہ راست خطاب فرمایا اور پھر بعد دوپہر کے اجلاس میں جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی اور دوران سال اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال وبرکات کے ذکر پر مشتمل ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ اسی طرح اتوار کے روز حضور ایدہ اللہ نے ایک ولولہ انگیز اختتامی خطاب فرمایا۔

❁ اتوار کے روز عالمی بیعت کی تقریب ہوئی جب تمام حاضرین نے اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی اور اپنے پیارے امام کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرائے۔ آخر پر سجدۂ شکر ادا کیا گیا۔ امسال پانچ لاکھ 84 ہزار 383 نئے افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ

❁ جلسہ کے دیگر پروگراموں میں سات علمائے سلسلہ نے مختلف موضوعات پر نہایت پُر مغز علمی وتربیتی تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں چار تقاریر اردو جبکہ تین تقاریر انگریزی میں تھیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں ترجمہ اردو کے علاوہ دنیا کی دس مختلف زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، ٹرکش، رشین، سپینش، بوسنین اور انڈونیشین وملایا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

❁ جلسہ سالانہ یوکے کے ایام میں ایک ریڈیو جلسہ ایف ایم (87.7) بھی جلسہ کی تمام کارروائی نشر کرتا رہا۔ اور موسم اور ٹریفک وغیرہ کے متعلق تازہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس ریڈیو کی نشریات کا دائرہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا چنانچہ راستہ میں آنے والے احباب کے علاوہ ڈیوٹی پر موجود خدام نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

❁ جلسہ کے تینوں دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی بدولت موسم سازگار اور خوشگوار رہا اور جلسہ کے انتظامات میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی دقّت پیش نہ آئی۔

❁ جہاں تک جلسہ سالانہ میں خدمات بجالانے والے مختلف شعبہ جات کا تعلق ہے تو امسال اندازاً چھ ہزار رضاکاران مردوں، خواتین، بچوں اور بچیوں نے ڈیوٹیاں دیں۔ تمام شعبہ جات نے اپنے فرائض کو نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ خدا کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے ہر لحاظ سے بہتر رہے۔

❁ ہفتہ کے روز شام کو نمازِ مغرب وعشاء کے بعد مختلف ممالک سے تشریف لانے والے خصوصی مندوبین کے اعزاز میں ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کے زیرِ اہتمام ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی۔

❁ اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مختلف عمائدین اور سرکردہ سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی اور جلسہ کے پلیٹ فارم سے جماعت کی امن پسندی، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔ ایک چیز جس کا تقریباً ہر ایک مہمان نے کسی نہ کسی مرحلے پر ذکر کیا وہ یہ تھی کہ اس مقام پر نوّے سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں اور ہر کام بہت منظّم، پُرامن اور ہم آہنگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ یہاں پولیس کے کچھ کارندے بھی موجود ہیں لیکن انہیں نظم وضبط سے متعلق کوئی شکایت نہیں ملی اور ان کے چہرے بھی بہت مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔

❁ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات کے ساتھ ساتھ جلسہ کے دیگر پروگراموں کو خوبصورتی کے ساتھ کور کیا اور جلسہ کی مناسبت سے کئی خصوصی پروگرامز ٹیلی کاسٹ کئے جو جلسہ سے قبل ہی شروع ہوگئے تھے اور تا اختتام جلسہ جاری رہے۔ ایم ٹی اے کی ان نشریات اور اس کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کُل دنیا کے احمدی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوکر اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

امسال جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے کے زیرِ اہتمام تین عارضی سٹوڈیوز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جن میں ایم ٹی اے (الاولیٰ)، ایم ٹی اے 3 (العربیہ) اور ایک سٹوڈیو ایم ٹی اے افریقہ کی نشریات دکھانے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ ایم ٹی اے نے امسال بھی پچھلے سالوں کی طرح علیحدہ علیحدہ چینلز پر جلسہ کے لائیو اور ریکارڈڈ پروگرامز کو نشر کیا اور اس موقع کی مناسبت سے متعدد زبانوں میں پروگرامز پیش کئے گئے۔

❁ جلسہ کے موقع پر خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ اس نمائش کو کثیر تعداد میں احباب نے دیکھا اور خوب سراہا۔

❁ اس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، پریس اینڈ میڈیا آفس، شعبہ ہومیوپیتھی اور آڈیو ویڈیو کیسٹس وغیرہ کی جانب سے نمائش وسٹالز بھی لگائے گئے۔ اسی طرح چیریٹی ادارہ ہیومینٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنی کارکردگی اور رپورٹس پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔

❁ ریویو آف ریلیجنز کی مارکی میں Shroud of Turin پر تحقیقی کام کرنے والی سائنسدانوں کی ٹیم کے ممبر، پروفیشنل فوٹوگرافر Barrie Schwortz تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہ اپنے ہمراہ کفنِ مسیح کا replica بھی لائے تھے۔ انہوں نے کفنِ مسیح کے حوالہ سے بہت دلچسپ امور بیان کیے۔ یہ نمائش حاضرینِ جلسہ کے لئے بہت دلچسپی کا باعث بنی۔ (تفصیل آئندہ کسی رپورٹ میں ملاحظہ فرماویں)۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں نیز دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدیوں کو جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد پر مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہے نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ عالمگیر کو اس جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرماتا چلا جائے اور جماعتِ احمدیہ مسلمہ پر طلوع ہونے والا ہر دن ہمیں عالمگیر غلبۂ اسلام کے قریب تر لے جانے والا ہو۔ آمین

(جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی۔ انشاءاللہ۔)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

﴿ناروے﴾

جماعت احمدیہ ناروے کے زیر اہتمام پہلی امن کانفرنس کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ناروے کو 19 اپریل 2016ء بروز منگل پہلی امن کانفرنس مسرور ہال، مسجد بیت النصر اوسلو میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

دنیا کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 200 سے زائد احباب و خواتین نے اس کانفرنس میں شرکت کی جن میں اکثریت سیاستدانوں کی تھی۔

مکرم ہارون احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق کانفرنس کی صدارت مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے نے کی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم نور احمد بولستاد صاحب نے سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر جماعت ناروے نے مہمانوں سے خطاب کیا۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا مقصد بیان کیا اور آپ علیہ السلام کے بعد تا قیامت جاری نظامِ خلافت کا تعارف پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے موجودہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا میں امن کے قیام کی انتہائی کوششوں میں مصروف ہیں۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد حضور انور کے مختلف دورہ جات اور خطابات پر مشتمل ایک مختصر تعارفی ویڈیو دکھائی گئی۔ بعد ازاں مہمانوں کی تقاریر کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلی تقریر ناروے کی سٹیٹ سیکرٹری Ms. Ingvild Stubb نے کی۔ ناروے کی وزیر اعظم نے ان کو اپنے محبت بھرے پیغام کے ساتھ بھیجا تھا۔ انہوں نے کہا کہ شکر ہے کہ امن کے لئے کسی نے یہ قدم بڑھایا ہے۔ یہ وقت ڈرنے کا نہیں ہے بلکہ اکٹھے کھڑے ہونے کا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مذہبی اقلیتوں کی مشکلات کو عالمی سطح پر اٹھاتی رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا دنیا میں ایک بہت اہم کردار ہے۔ آخر پر انہوں نے وزیر اعظم کی طرف سے امن کانفرنس منعقد کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

دوسرا خطاب Mr. Peder Weidemann Eigset پولیٹیکل ایڈوائزر نے کیا۔ ناروے کے وزیر خارجہ نے ملک میں نہ ہونے کے باعث ان کو اپنے پیغام کے ساتھ بھیجا۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر خارجہ نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور اوسلو میں امن کانفرنس منعقد کرنے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ بعد ازاں انہوں نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کی مشکلات کے حل کے لئے اقوام متحدہ میں آواز اٹھاتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی اٹھاتے رہیں گے اور انہوں نے جماعت سے ملنے والی معلومات کا شکریہ ادا کیا۔

تیسرا خطاب Mr. Raymond Johansen (Chief Executive of Oslo) نے کیا۔ انہوں

نے کہا کہ امن کانفرنس کی کوشش جو آپ نے کی ہے نہایت عمدہ ہے۔ ایسی کانفرنسز کی انتہائی ضرورت ہے اور یہ بہت اعلیٰ اخلاق ہیں کہ آپ نے اوسلو میں امن کانفرنس کا انعقاد کر کے امن کی کوششوں کے لئے پہل کی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اکٹھے ہو کر امن کے قیام کے لئے کوششیں کریں اور اس راہ میں تمام مشکلات کا مقابلہ کریں۔ آخر پر انہوں نے مسجد کی خوبصورتی کی تعریف کی اور خوشی کا اظہار کیا۔

چوتھا خطاب Mr. Trygve Slagsvold Vedum (Leader Center Party) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں آکر بہت اچھا لگا۔ انہوں نے دوبارہ مسجد آنے کی خواہش کا اظہار کیا اور امن کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

پانچواں خطاب Mr. Jan BØhler (Member of Parliament) نے کیا۔ انہوں نے یورپ میں آجکل کے بڑھتے خوف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ سب کے ساتھ اچھا تعلق ہو تا کہ ہم ایک دوسرے پر اعتماد کر سکیں۔ امن کے لئے اعتماد ہونا بہت اہم ہوتا ہے۔ ہمیں شدّت پسندی کے خلاف اکٹھے ہو کر کام کرنا پڑے گا۔

چھٹا خطاب Mr. Kristin Vinje (Member of Parliament) نے کیا۔ انہوں نے دعوت کا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انہیں کئی مرتبہ یہاں آنے کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امن کے قیام کے لئے بہت ضروری ہے کہ مذہبی آزادی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جائے۔

ساتواں خطاب Mr. Billy Taranger جنرل سیکرٹری کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی نے اپنے خطاب میں کہا کہ انہیں لندن پیس کانفرنس میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں بڑی محنت کے ساتھ امن کے قیام کی کوشش کر رہی ہے۔ خطاب کے آخر پر انہوں نے پیس کانفرنس لندن کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب میں سے ایک اقتباس نارویجن میں ترجمہ کر کے سنایا۔

آٹھواں خطاب مکرم گلفام ملک صاحب ممبر صوبائی اسمبلی ہیمبرگ نے کیا جو کہ جرمنی سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنا خطاب جرمن زبان میں کیا اور بعد ازاں انگریزی میں اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ Dialogue دنیا میں امن کے لئے بہت ضروری ہے۔ ہم سب کو امن کے لئے زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ وطن سے محبت کرنا دین کا حصہ ہے اور یہ بات نئے آنے والے مہاجرین کو سمجھانا بہت ضروری ہے۔

نواں خطاب Mr. Hans Sverre Sjovold (Police Chief of Oslo) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے مسجد آنے کا پہلے بھی موقع مل چکا ہے اور ہمیشہ یہاں پر اعلیٰ مہمان نوازی، بہت عمدہ کھانا اور ہمیشہ پُر امن ماحول پایا ہے۔

دسواں خطاب Mr. Bard Vegar Solhjell (Member of Parliament) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک بے چین وقت میں ہیں۔ جس مشکل کا سامنا ہم آج کر رہے ہیں اسی مشکل کو لوگوں نے کئی سو سال سے برداشت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے وہ میٹنگ جو لاہور میں دو مساجد پر حملوں کے بعد مسجد نور اوسلو میں ہوئی تھی یاد ہے۔ انہوں نے مختلف تنظیموں کے لوگوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے کا اور ملانے کا بہت شکریہ ادا کیا۔

گیارہواں خطاب Mr. Kjell Magne Bondevik لیڈر اوسلو پیس سینٹر اور سابق وزیر اعظم ناروے نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ پوری دنیا میں امن کے قیام کی کوشش کے لئے مشہور ہے۔ مذہب کو بدنام کرنے کے لئے شدّت پسندی کو مذہب کے ساتھ جوڑا جاتا ہے جب کہ کسی بھی مذہب کی تعلیم کا شدت پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ عیسائی اور مسلمان کئی مرتبہ اکٹھے کھڑے ہوئے ہیں اور آج بھی اسی چیز کی ضرورت ہے کہ ہم سب اکٹھے ہو جائیں۔ ہمیں مختلف چیزوں کی برداشت اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی اور دوسروں کی پاکیزہ چیزوں کی عزت کرنی ہوگی۔ قرآن شریف اور کتاب مقدس دونوں ہی امن کی تعلیم دیتی ہیں۔ مذہب تبدیل کرنے کے حق کو کئی ممالک میں برداشت نہیں کیا جاتا۔ ہم اوسلو پیس سینٹر والے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور لگے رہیں گے تا کہ آپ کو یہ حق اور عزت ملے۔ آخر پر انہوں نے جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا اور کہا کہ آپ لوگ دنیا میں امن کے قیام کے لئے جو کام کر رہے ہیں وہ قابل تحسین ہے اور آج اوسلو میں امن کانفرنس جو منعقد کی ہے اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بارہواں خطاب Ms. Marianne Borgen (Mayor of Oslo) کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ امن کا مطلب دوستانہ تعلقات ہوتا ہے۔ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج کل کے زمانہ میں کئی لوگ اسلام پر انگلی اٹھاتے ہیں۔ ہمیں اکٹھے اس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مذہب میں کوئی غلطی نہیں غلطی تو ہماری نظر میں ہے۔ ہماری روایات ایک جیسی ہیں بہ نسبت اختلافات کے۔

کانفرنس کا اختتامی خطاب مہمان خصوصی مکرم سَر ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے کیا۔ انہوں نے تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن کریم سے امن کی تعلیم پیش کی اور بتایا کہ حقیقی امن صرف خالق حقیقی کو پہچان کر مل سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسلام کا ایک بنیادی رکن انصاف ہے۔ اور آج کل انصاف کا بہت فقدان ہے۔ اس کے بعد آپ نے امن کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباس پیش کئے۔ بعد ازاں بتایا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں امن اور انصاف کے اعلیٰ میعار کے کئی واقعات ملتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد بغیر کسی فرق کے تمام لوگوں کو ایک کر دیا۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان صحابہ کو بھیجا تا کہ وہ عیسائیوں کی عبادتگاہوں کو ٹھیک کرنے میں مدد کریں۔ آپ نے بتایا کہ امن کے لئے عاجزی نہایت ضروری ہے۔ انسانیت کے لئے عزت بہت ضروری ہے۔ انسانی حقوق اور خاص طور پر عورتوں کے حقوق کی ادائیگی لازمی ہیں۔ اور انصاف اور ہمدردی بہت ضروری ہے۔ وطن سے محبت اور وفاداری کا سلوک ہونا چاہیے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب برموقع امن کانفرنس لندن 2016ء سے چند اقتباسات پیش کئے اور حضور انور کے مختلف مواقع پر ہونے والے خطابات کے بعد لوگوں کے تأثرات بتائے۔ آخر پر انہوں نے سب کو اسلام احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی مدد اور تعاون کے لئے دعوت دی اور کہا کہ آج ہم سب کو اکٹھے ہو کر اپنی اگلی نسلوں کے لئے محنت کرنی ہوگی۔

خطاب کے بعد مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے نے تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم سَر ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ طعام کے بعد مہمانوں کو مسجد اور مسجد میں نمائش دکھائی گئی۔ نمائش دیکھ کر مہمانوں نے بہت تعریفی کلمات کہے اور خوشی کا اظہار کیا۔

☆......☆......☆

﴿برکینا فاسو (مغربی افریقہ)﴾

برکینا فاسو کے ریجن بوبوجلاسو میں مسجد مسرور کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو ریجن بوبوجلاسو کے گاؤں (Maouana) ''ماوانا'' میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ گاؤں بوبوجلاسو سے 170 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ 2011ء میں مکرم ناصر اقبال صاحب مبلغ سلسلہ نے اس گاؤں میں تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کا پودا لگا۔ گاؤں والوں نے احمدیوں کو یہ کہہ کر مسجد سے بے دخل کر دیا کہ بیشک تم نے مسجد بنانے میں حصہ ڈالا تھا۔ مگر چونکہ اب تم کافر ہو گئے ہو اس لئے تمہارا اس مسجد سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر انہوں نے کھلی جگہ پر نماز ادا کرنا شروع کر دی۔

مارچ 2016ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے ان مخلصین کے لئے ایک مسجد بنانے کا فیصلہ کیا اور اسی ماہ کام شروع ہو گیا۔ مکرم حافظ منظور احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ برکینا فاسو کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ یوکے کے زیر اہتمام
چیریٹی واک فور پیس 2016ء (Charity Walk for Peace) کا کامیاب انعقاد۔
اڑہائی ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

مجلس انصار اللہ برطانیہ کی سالانہ چیریٹی واک برائے امن (Charity Walk for Peace) نہایت کامیابی کے ساتھ 29 مئی 2016ء کو ایسٹ لندن کی نیوہیم کونسل میں منعقد ہوئی۔ امسال اس اہم پروگرام کی کمیٹی کے صدر مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب نائب صدر اول کو مقرر کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی کے دس شعبے تھے اور اسی قسم کی کمیٹیاں ریجنل سطح پر بھی قائم کی گئی تھیں۔ اس طرح مجموعی طور پر اس واک کو کامیاب بنانے کے لئے قریباً پانچ صد انصار نے حصہ لیا۔

امسال کی واک کا رُوٹ نیوہیم کونسل کی بلڈنگ سے متصل پُرفضا مقام پر دریا کے کنارے مقرر کیا گیا تھا۔ چونکہ اب یہ چیریٹی واک فور پیس کے نام سے ایک ''رجسٹرڈ چیریٹی'' کے طور پر واک منعقد کر رہی ہے اس لئے امسال مجلس انصار اللہ یوکے نے کوشش کی تھی کہ اس واک میں زیادہ سے زیادہ دوسری چیریٹیز اور غیر از جماعت افراد اب بھی شامل ہوں۔ اس حوالہ سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک خصوصی پروموشنل پمفلٹ شائع کیا گیا تھا جس کی ڈیزائننگ میں یہ خیال رکھا گیا تھا کہ وہ غیروں اور خصوصاً یوکے میں قائم دیگر چھوٹی چیریٹیز کی توجہ کا مرکز بنے۔ دو لاکھ کی تعداد میں یہ پمفلٹ شائع کرنے کے بعد یوکے بھر میں انصار کے ذریعہ تقسیم کیا گیا۔

اس کے علاوہ مقامی طور پر چیریٹی واک ڈنر کا انتظام کیا گیا جس میں لوکل ممبران پارلیمنٹ، میئرز، کونسلرز اور 42 لوکل چیریٹیز کو دعوت دی گئی۔ اس پروگرام میں 195 مہمان شامل ہوئے جن میں 42 چیریٹیز کے نمائندگان شامل تھے۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے نے کی جبکہ اس اہم پروگرام کو کامیاب کرنے میں ایسٹ ریجن کے ناظمِ اعلیٰ مکرم مبشر صدیقی صاحب اور ان کی ٹیم نے خاص تعاون کیا۔

امسال واک کی پرموشن کے لئے مقامی اخبارات میں اشتہارات بھی شائع کروائے گئے۔ ان اخبارات میں ''نیوہیم ریکارڈز''، ''گارڈین''، ''نیشن'' اور ''جنگ'' وغیرہ شامل تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بہت سی چیریٹیز نے اپنی ویب سائٹ پر بھی اس واک کی پروموشن کی۔ اس کے علاوہ فیس بک اور ٹویٹر کا بھی استعمال کیا گیا۔

گزشتہ سالوں کی وصولی کو دیکھتے ہوئے امسال پانچ لاکھ پاؤنڈ کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے چند نئے طریقے بھی استعمال کئے گئے جن میں سب سے مقبول میچ فنڈنگ ہے۔ اسی وجہ سے یوکے کی کم وبیش چیریٹیز نے حصہ لیا اور اپنے ذرائع سے ہمارے کولیکشن فارم پر نہ صرف فنڈز اکٹھے کئے بلکہ چیریٹی واک میں بھرپور طریقے سے شرکت کی اور اپنی چیریٹیز کے اسٹالز بھی لگائے۔

لوکل فنڈز کولیکشن کے لئے پچھلے سالوں میں اس مد میں نمایاں رقوم جمع کرنے والوں کے لئے ایک ڈنر کا انتظام کیا جس میں ملک بھر سے ایسے افراد کو مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر ان کو اس چیریٹی واک کی اہمیت اور فنڈز کولیکشن کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے علاوہ صدر مجلس انصار اللہ کی طرف سے تمام انصار کو خط لکھا گیا جس میں کولیکشن فارم کے علاوہ چیریٹی واک کے لیف لیٹس بھی بھجوائے گئے تا کہ انصار اپنے ہمسایوں سے رابطہ کر کے فنڈز اکٹھے کر سکیں۔ اس کے علاوہ فنڈز کولیکشن بذریعہ ٹیکسٹ میسجینگ اور Just Giving Account کے ذرائع کو بھی استعمال کیا گیا۔

چیریٹی واک والے دن بھی شعبہ مال نے سٹال لگایا ہوا تھا جس پر واک میں شامل ہونے والے بہت سے احباب نے فنڈز جمع کروائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقع پر 2 لاکھ پاؤنڈز کی collection ہوئی۔

امسال کی واک چونکہ پبلک مقام پر منعقد ہو رہی تھی اس لئے انصار اور غیر از جماعت مہمانوں کی حاضری کو بڑھانے کے لئے ایک علیحدہ نظامت بنائی گئی تھی ۔ اس نظامت کے ممبران نے تمام انصار سے ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ کیا۔ اسی طرح انصار کی سہولت کے لئے تمام ریجنز سے ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا۔ ان تمام کوششوں کے وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 2583/افراد نے اس واک میں شرکت کی۔ نیز 500 سے زائد مقامی کمیونٹی اور چیریٹیز کے نمائندگان بھی شامل ہوئے جو ایک ریکارڈ ہے۔

واک کے مقام پر مختلف سٹالز لگائے گئے تھے جن میں سٹالز برائے رجسٹریشن، استقبالیہ، فرسٹ ایڈ، فنڈز کولیکشن، ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے علاوہ مختلف چیریٹیز کے سٹالز شامل تھے۔

رجسٹریشن کا آغاز 29 مئی 2016ء کی صبح 8 بجے کیا گیا۔ Online رجسٹریشن کروانے والوں کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ نیز ٹرانسپورٹ کوچز کے اندر بھی رجسٹریشن کروانے کا اہتمام کیا گیا تھا تا کہ رجسٹریشن کاؤنٹرز پر رَش نہ ہو۔

تقریباً 11 بجے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد نیوہیم کے میئر سر رابن ویلز اور ایسٹ ہیم رُکن پارلیمنٹ سٹیفن ٹیمز نے خطاب کیا، آخر پر مکرم امیر صاحب نے چیریٹی واک برائے امن کا تعارف کروایا اور دعا کے ساتھ واک کا آغاز کروایا۔ افتتاحی تقریب میں بہت سے میئرز، ممبران پرلمینٹ اور کونسلرز نے بھی شرکت کی۔

امن کے حوالہ سے منعقد ہونے والی اِس چیریٹی واک کے آغاز کے لئے تمام مہمانان (بلاتفریق مذہب، قوم، رنگ و نسل) سٹارٹنگ لائن پر آئے۔ اسی طرح واک کے اختتام پر بھی تمام شاملین کو میڈلز دینے کے لئے بھی یہ تمام مہمان موجود رہے اور اپنے ہاتھوں سے لوگوں کو میڈلز پہنائے۔

امسال اہم بات یہ بھی تھی کہ میچ فنڈنگ سکیم کی وجہ سے بہت سی چھوٹی مقامی چیریٹیز کو شامل ہونے کا موقع ملا۔ ان چیریٹیز نے فنڈز بھی اکٹھے کیے اور اپنی چیریٹیز کے سٹالز بھی لگائے جس پر لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس سال مجموعی طور پر 47 چیریٹیز شامل ہوئیں جن میں Food Bank, Fair Share, Diabetes UK, Rainbow Trust, War Child اور Action for Children وغیرہ شامل تھیں۔

اس موقع پر کھانے کی تیاری کے لئے قیادت ایثار کی ضیافت ٹیم ایک دن پہلے ہی ایسٹ لندن میں اپنے تمام سامان کے ساتھ ایسٹ لندن شفٹ ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واک میں شریک تمام احباب کو بروقت کھانا مہیا کیا گیا۔ کھانا پیش کرنے کے لئے مسجد فضل لندن کے ریجن سے 73 انصار نے مسلسل سات گھنٹے کام کیا۔ اس دوران ڈائننگ ہال کی سیٹنگ سے لے کر اس کی صفائی تک بہت مستعدی سے اپنا فرض ادا کیا۔ نیز تمام معزز مہمانوں کے لئے بھی کھانے کا علیحدہ انتظام تھا۔ نیز واک کے شرکاء کے لئے ہر میل کے فاصلہ پر ریفریشمنٹس کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

واک کے اختتام پر ہال میں ایک پُروقار تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ اس تقریب میں بھی مہمانوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مساعی کرنے والے تمام افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اموال واولاد کندن بنانے کا ذریعہ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ (الانفال:29) تمہارے اموال اور اولاد کندن بنانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو مال اور اولاد سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور وہ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں جو اُن کے ذریعہ حاصل ہو سکتے ہیں۔ خیالی ایمان صرف ایک خیالی پلاؤ ہے جب تک کہ وہ عمل کی کسوٹی پر پرکھا نہ جاوے۔

مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کے بے بہا فضل ہیں جو اَور ہزاروں نیکیوں کا موجب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مخلوق کی بہتری کے علاوہ خود انسان میں سخاوت اور شجاعت اور پھر انشراح صدر کی قوت پیدا ہوتی ہے۔

اولاد کی وجہ سے انسان میں چھوٹوں سے محبت و پیار، برداشت، استقلال، محنت ایک دوسرے کی مدد ہمدردی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ پس وہ لوگ جن کو خدا نے یہ نعمتیں دیں ہیں اور وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے سخت بدقسمت اور محروم ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔''............................ (ارشادات نور۔ جلد اوّل صفحہ 67)

جماعت احمدیہ اٹلی کے دسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد
حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ اٹلی کو 22، 23 اور 24 اپریل 2016ء کو اپنا دسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

22 اپریل کو دن کے ڈیڑھ بجے نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مقامی طور پر جمعہ کا خطبہ مکرم طاہر ندیم صاحب نمائندہ خصوصی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیا۔ نماز جمعہ وعصر کے بعد M.T.A کے ذریعہ براہِ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنا گیا۔

سہ پہر کو پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم عبدالفاطر ملک صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے اٹلی کا پرچم جبکہ مکرم طاہر ندیم صاحب نے لوائے احمدیت فضا میں بلند کیا اور دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مکرم عبدالفاطر ملک صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ اٹلی کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد آپ نے افتتاحی تقریر کی اور دعا کروائی جس کے بعد کچھ ترانے پیش کئے گئے۔

شام کو مکرم طاہر ندیم صاحب کے ساتھ ایک سوال و جواب کی نشست کا انتظام کیا گیا جس میں دوستوں نے بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

23 اپریل بروز ہفتہ دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا، نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم رانا نصیر احمد صاحب نیشنل صدر مجلس انصاراللہ اٹلی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد حسین صاحب صدر جماعت ناپولی نے ''تعلق باللہ'' کے موضوع پر عربی زبان میں تقریر کی۔ تقریر کے بعد غانین دوستوں نے اپنے مخصوص انداز میں ترانہ پیش کیا۔ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم شاہد خلیل صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نے ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دنیا کے امن کے راہبر'' کے عنوان پر کی۔

تیسرا اجلاس مکرم عطاء الواسع طارق صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ اٹلی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم رانا نصیر احمد صاحب نیشنل صدر مجلس انصاراللہ اٹلی نے ''خلافت احمدیت کے قبولیت دعا کے ایمان فروز واقعات'' کے عنوان پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد اردو ترانے پیش کئے گئے۔ اجلاس کی دوسری تقریر ''خدا کی راہ میں قربانی اسلام کی زندگی کا راز'' مکرم عطاء الواسع طارق صاحب مربی سلسلہ نے کی۔

پہلے دن کی طرح دوسرے دن بھی ایک مجلس سوال وجواب کا انتظام کیا گیا تھا جس میں سوال کرنے کی ترجیح عرب دوستوں کو دی گئی تھی۔

24 اپریل بروز اتوار حسب معمول دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا، نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم طاہر ندیم صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد کچھ نومبائعین نے اپنے قبولیت ایمان کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ پھر دوران سال تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طالب علموں میں اسناد اور شیلڈز تقسیم کی گئیں۔ اس کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب نے مختلف پیغام پڑھ کر سنائے جن میں سب سے اہم پیغام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تھا جو کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ کے موقع پر از راہ شفقت احباب جماعت اٹلی کے نام بھجوایا تھا۔

اس کے علاوہ Claudio Pezzoli جو کہ مقامی میونسپلٹی کے میئر ہیں اور پرچم کشائی کی تقریب میں شامل بھی ہوئے تھے۔ ان کا نیک خواہشات کا پیغام تھا۔ اسی طرح Trieste مسجد کے امام Imam Nader Akkad صاحب اور روم میں قائم تنظیم Religions For Peace کے نمائندہ Luigi De Salvia صاحب۔ نیز کفن مسیح کی نمائش کے اعزازی صدر Mons Giuseppe Ghiberti صاحب اور Mons Zuppi صاحب جو کہ بلونیہ کے آرچ بشپ ہیں۔ ان تمام دوستوں نے جلسہ سالانہ کی مبارکباد کے پیغامات بھجوائے تھے۔ اس کے علاوہ مقامی پولیس چیف کی طرف سے بھی پیغام آیا۔

مکرم طاہر ندیم صاحب نے شکر نعمت کے موضوع پر اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ جس کے بعد مختلف ترانے پڑھے گئے۔

....

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ذیل میں جلسہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کے خصوصی پیغام کا متن درج کیا جاتا ہے:

''پیارے احباب جماعت احمدیہ اٹلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ احباب جماعت احمدیہ اٹلی کو امسال ایک بار پھر اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والے احباب جماعت کو اپنے فضل اور رحم کا وارث بنائے اور جلسہ کی برکات سے بھرپور روحانی استفادہ کی توفیق بخشے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت یہ بیان فرمائی ہے کہ ''ان کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو'' (تذکرۃ الشہادتین)۔ اس جلسہ کے موقع پر میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرو اور تقویٰ سے کام لو۔ اپنا نیک نمونہ دکھاؤ اور نیک نمونہ کے ذریعہ لوگوں کے دل اسلام احمدیت کے لئے جیتو۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے نمازوں پر قائم ہو جاؤ۔ میں نے اپنے کل کے خطبہ میں عبادت کی اہمیت اور نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو بسر کرنے کی کوشش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بن سکیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپس میں پیار ومحبت سے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کے ذریعہ سے آپ کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ پس آپ اس وحدت کو قائم رکھیں اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ یہی وحدت ہے جس کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ سے سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ ...... ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 266 تا 267)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان نصائح پر عمل کرتے ہوئے اپنا حقیقی عبد بننے، مخلوق خدا کا ہمدرد بننے اور آپس میں بھائی بھائی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(مرزا مسرور احمد)

21-4-16 خلیفۃ المسیح الخامس

....

سیشن مستورات

امسال بھی مستورات کا جلسہ سالانہ میں الگ سیشن منعقد ہوا۔ 23 اپریل 2016ء بروز ہفتہ صبح 10:30 بجے تلاوت قرآن کریم سے سیشن کا آغاز کیا گیا۔ تلاوت کے اردو واٹالین ترجمہ اور نظم کے بعد مکرمہ ثمینہ ملک صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ اٹلی نے حقوق العباد کے موضوع پر سیر حاصل تقریر کی۔ پھر عرب خواتین نے عربی قصیدہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترمہ مائرہ اقبال صاحبہ نے انگلش زبان میں دعا کی اہمیت، اس کا فلسفہ اور برکات کے موضوع پر تقریر کی جس کا اردو ترجمہ محترمہ زاہدہ شبیر صاحبہ نے پیش کیا۔ ایک اردو نظم کے بعد عربی زبان کی تقریر عرب بہن محترمہ فاطمہ صاحبہ نے اسلام میں عورت کا مقام کے موضوع پر کی۔ اور محترمہ خدیجہ رادیل صاحبہ نائب صدر لجنہ عرب ڈیسک نے اٹالین زبان میں اس تقریر کا ترجمہ پیش کیا۔ آخر میں مستورات کے ایک گروپ نے جس میں بنگلہ، گھانین اور عربی جاننے والی ممبرات شامل تھیں مل کر مختلف نظمیں اور ترانے پڑھے۔

الحمدللہ جلسہ سالانہ کے سارے پروگرام کا اٹالین، عربی اور انگلش میں رواں ترجمہ کیا جاتا رہا۔ نیز سارے جلسہ کی لائیو streaming ہوتی رہی۔ یوں یہ جلسہ سالانہ دنیا بھر میں سنا اور دیکھا جاتا رہا اور دنیا کے مختلف ممالک سے محبت بھرے پیغامات بھی ملتے رہے۔

☆......☆......☆

تختِ روحانی کا وارِث

جس کو پہنائی خدا نے ہے خلافت کی رِدا
ہے زمیں پر اک چنیدہ بس وہی مردِ خدا
تختِ روحانی کا وارث ہے فقط مسرور اب
جو دلوں کی سلطنت کا آجکل ہے بادشاہ
ہے فقط وہ واجبِ طاعت امامِ وقت ایک
جس کے حق میں اِنِّــــی مَــعَکْ کا نوشتہ ہے لکھا
یوں تو دعویدار ایرے غیرے پھرتے ہیں مگر
کوئی بھی رکھتا نہیں تائیدِ حق اُس کے سوا
ہم رہیں اِس نعمتِ عظمیٰ کے وارث تا ابد
قومِ احمد کو یونہی ملتا رہے اِک رہنما
منزلِ آخر کو پالے گی یقیناً لاجَرم
کشتیِ اسلام کا ہے مردِ فارس ناخدا
اپنی نسلیں بھی ہمیشہ ہوں خلافت کی غلام
وہ بھی دہراتی رہیں ہر دَور میں عہدِ وفا
ہو ظفؔر کا نام بھی شامل اُنہی ابرار میں
آسماں پر جو لکھے جاتے ہیں مردِ باوفا

(مبارک احمد ظفؔر)

مجلس صحت جماعت احمدیہ برطانیہ کے تحت
آٹھویں انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ 2016ء کا انعقاد

(رپورٹ: محمود احمد ملک۔ سیکرٹری میڈیا رپورٹس)

جماعت احمدیہ میں صد سالہ خلافت جوبلی کی برکات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ بین الاقوامی سطح پر بعض احمدیہ ٹورنامنٹس کا انعقاد کیا گیا۔ اُسی سال مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے زیر انتظام ’’خلافت جوبلی T/20 کرکٹ سیریز‘‘ بھی منعقد ہوئی جو دراصل دو ٹیموں یعنی ناصر کرکٹ کلب اور طاہر کرکٹ کلب میچز کے مابین کھیلی گئی۔ اس سال جرمنی میں ایک یورپین ٹورنامنٹ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ یہیں سے پیدا ہونے والے ایک خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس صحت برطانیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مئی 2009ء میں پہلا انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کروانے کی توفیق پائی۔

مجلس صحت برطانیہ کے تحت منعقد ہونے والا انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ اس وقت عالمگیر جماعت احمدیہ میں واحد ایسا بین الاقوامی ٹورنامنٹ ہے جسے خواص و عوام میں یکساں پذیرائی حاصل ہوئی اور اس کا انعقاد ایک مستقل فیچر کے طور پر قرار پایا۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ دنیا کے کناروں سے لندن پہنچنے والے احمدی کھلاڑیوں کے علاوہ شائقین کے ذوق نے بھی اس ٹورنامنٹ کے مستقل انعقاد کی راہ ہموار کئے رکھی۔ نیز بلاشبہ اتنے بڑے ٹورنامنٹ کا ہر سال اپنی تمام تر عظیم روایات کے ساتھ خوش اسلوبی سے انعقاد کرتے چلے جانا منتظمین کی محنت شاقہ اور لگن کا آئینہ دار ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 18 تا 22 مئی 2016ء کو نہایت کامیابی سے منعقد ہونے والا یہ آٹھواں ٹورنامنٹ تھا جس کی افتتاحی تقریب 18 مئی کی شام سوا سات بجے طاہر ہال (مسجد بیت الفتوح مورڈن) میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مکرم منصور خالد صاحب نے سورۃ النصر کی تلاوت کی اور آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت برطانیہ نے امسال ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لانے والے کھلاڑیوں اور ٹیموں کے نمائندگان کو خوش آمدید کہا اور اُن ممالک کے نام بیان کئے جن کی نمائندگی اس ٹورنامنٹ میں کی جا رہی تھی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں امید ظاہر کی کہ کھلاڑیوں کے کھیل اور انتظامات کا معیار پہلے سے بہتر دیکھنے میں آئے گا اور اچھے دوستانہ ماحول میں یہ ٹورنامنٹ کھیلا جائے گا۔ آپ نے معیار میں بہتری کے لئے مستقل کوچنگ کی سہولت مہیا کئے جانے کی اہمیت بھی بیان کی اور کہا کہ اس ٹورنامنٹ کے ذریعہ احمدی کھلاڑیوں کے بین الاقوامی روابط میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

اس تقریب کے دوران تمام کھلاڑی نظم و ضبط کے ساتھ سٹیج کے سامنے کھڑے رہے جبکہ منتظمین اور تقریب کے مدعوین سٹیج کے اطراف میں کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ سٹیج کے دائیں اور بائیں اطراف میں گزشتہ ٹورنامنٹس کی تصاویر اور اعداد و شمار کے چارٹس اس تقریب کے حسن کو دوبالا کر رہے تھے۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔

مجلس صحت برطانیہ کا قیام قریباً پندرہ سال قبل عمل میں لایا گیا تھا۔ اس مجلس کے صدر مکرم مرزا عبدالرشید صاحب اور سیکرٹری مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب ہیں۔ اس مجلس کی زیرنگرانی مختلف کھیلوں کے قومی ٹورنامنٹس سارا سال ہی منعقد کئے جاتے ہیں۔ تاہم امسال انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کی کامیابی کے لئے ڈیڑھ صد سے زائد کارکنان نے منتظمین کی رہنمائی میں لمبا عرصہ محنت کی اور واقعتہً یہ ٹورنامنٹ نمایاں طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ امسال 12 ممالک کی 19 ٹیموں نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی جس کے دوران Merton, Wandsworth اور Kingston کی 16 گراؤنڈز میں 44 میچز کھیلے گئے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ تمام میدانوں میں باجماعت نماز بھی ادا کی جاتی رہی۔

مکرم رانا عرفان شہزاد صاحب (ٹورنامنٹ کے Vice Chairman) کے مطابق امسال 12 انٹرنیشنل اور 5 فرسٹ کلاس کرکٹرز نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ مسرور انٹرنیشنل ٹورنامنٹ خدا کے فضل سے Merton Council کے سالانہ میلے کی حیثیت اختیار کر چکا ہے چنانچہ OVEL Cricket Stadium کے (آپریشنز مینیجر) Operations Manager جناب Simon Hard نے بھی اس امر پر دلی خوشی کا اظہار کیا کہ مورڈن میں منعقد ہونے والے اس ٹورنامنٹ کا معیار ہر سال پہلے کی نسبت بہتر ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ دنیا بھر سے آکر ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والی مسلمان ٹیموں کی کارکردگی کے حوالہ سے ضروری معلومات بھی انہیں باقاعدہ طور پر حاصل ہیں۔

امسال بھی ٹورنامنٹ کے بارہ میں مختلف رپورٹس بعض اخبارات میں شائع کی جاتی رہیں۔ ان اخبارات میں Wandsworth "Guardian"، "Cricketer" اور "The Nation Magazine" شامل ہیں۔

طاہر ہال مسجد بیت الفتوح میں منعقد ہونے والی ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب میں مختلف ممالک کی ٹیمیں

نیز ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر متعدد رپورٹس نشر ہونے کے علاوہ سکائی ٹی وی (SKY TV) کے چینل "London Live" میں 19 مئی کو Raynes Park Playing Fields سے قبل از دوپہر 11 سے 1 بجے تک ٹورنامنٹ کی براہ راست جھلکیاں اور انٹرویوز پیش کئے گئے۔

مکرم فہیم احمد بٹ صاحب سیکرٹری ٹورنامنٹ کی طرف سے مہیا کئے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق امسال کے ٹورنامنٹ میں بہترین باؤلر انگلینڈ کے خالد ظفر صاحب رہے جنہوں نے 23.1 اوورز میں 135 رنز دے کر 17 وکٹیں حاصل کیں۔ تاہم کسی ایک میچ میں پانچ سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں بالترتیب فضل احمد ناصر صاحب (انگلینڈ)، ارسلان جاوید صاحب (جرمنی)، دانیال آصف صاحب (امریکہ)، فراز مرزا صاحب (امریکہ)، احمد بھٹی صاحب (امریکہ) اور محی الدین صاحب (آئرلینڈ) شامل ہیں جنہوں نے ہیٹ ٹرک بھی کی۔ جبکہ انگلینڈ کے داؤد احمد صاحب ٹورنامنٹ کے بہترین بلے باز قرار پائے جنہوں نے چھ میچوں میں 385 رنز بنائے۔ اس میں اُن کی سوٹزرلینڈ کے خلاف 133 رنز ناٹ آؤٹ کی اننگ بھی شامل ہے۔ امسال ٹورنامنٹ کی یہ واحد سنچری بھی تھی۔ انہیں ٹورنامنٹ 2016ء کا بہترین کھلاڑی بھی قرار دیا گیا۔ امسال مجموعی طور پر زیادہ سکور کرنے والے دوسرے کھلاڑی رضا رحمٰن صاحب (کینیڈا) تھے جنہوں نے چھ اننگز میں 228 رنز بنائے۔ انہیں فائنل میچ میں 62 رنز بنانے اور چار اوورز میں 20 رنز دے کر ایک کھلاڑی آؤٹ کرنے کی بنیاد پر Man of the Match بھی قرار دیا گیا۔

ٹورنامنٹ جیتنے پر اختتامی تقریب میں کینیڈا کی ٹیم کو مکرم امیر صاحب یوکے نے ٹرافی دی

امسال مجموعی سکور کے حوالہ سے تیسرے نمبر پر عقیل انجم صاحب (کینیڈا) تھے جنہوں نے چھ اننگز کے دوران 201 رنز بنائے۔ نیز ٹورنامنٹ کے بہترین فیلڈر کا اعزاز عمیر الیون کے مدثر ڈوگر صاحب نے حاصل کیا۔

2009ء میں منعقد ہونے والا پہلا انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ جیتنے والی کینیڈا کی ٹیم ٹرافی کی مستحق قرار پائی تھی جبکہ جرمنی کی ٹیم دوسرے اور انگلینڈ بلیو تیسرے نمبر پر رہی تھی۔ 2010ء میں یہ ٹورنامنٹ جرمنی کی ٹیم نے انگلینڈ کی ٹیم کو ہرا کر جیتا تھا۔ 2011ء میں فائنل میچ میں کینیڈا کی ٹیم نے انگلینڈ کی ٹیم کو شکست دی تھی۔ 2012ء میں کینیڈا کی ٹیم نے آسٹریلیا کی ٹیم کو ہرا کر اپنا اعزاز برقرار رکھا تھا۔ 2013ء میں انگلینڈ وائٹ نے امریکہ کو ہرا کر پہلی بار یہ ٹورنامنٹ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا تھا اور 2014ء میں انگلینڈ اور کینیڈا کی ٹیموں کو Joint Winners قرار دیا گیا۔ 2015ء میں انگلینڈ نے جرمنی کو ہرا کر یہ اعزاز مسلسل تیسری مرتبہ حاصل کیا۔

امسال فائنل میچ Abbey Recreation Ground مورڈن میں کینیڈا اور عمیر الیون کے مابین کھیلا گیا جسے کینیڈا کی ٹیم نے جیت کر ٹرافی حاصل کی۔ اس طرح کینیڈا کی ٹیم اب تک آٹھ میں سے پانچ ٹورنامنٹ جیت کر نمایاں ہے۔ امسال تیسرے نمبر پر انگلینڈ کی ٹیم آئی۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ امسال کے ٹورنامنٹ میں خاص بات اس کے بعض میچوں اور اختتامی تقریب کی براہ راست کوریج تھی۔ چنانچہ ہزاروں شائقین نے منتخب میچز اور اختتامی تقریب کو انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنے کمپیوٹرز پر دیکھا اور میچز کے حوالہ سے نیز انتظامات کے بارہ میں رواں تبصرے بھی کئے۔

فائنل میچ کے اختتام پر ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم امتیاز احمد صاحب آف کینیڈا نے کی۔ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یوکے نے رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کھلاڑیوں میں اعزازات تقسیم کئے اور ایک مختصر تقریر کی جس کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

امسال ٹورنامنٹ کے ایام میں چونکہ سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکنڈے نیوین ممالک کے دورہ پر تھے اس لئے ٹورنامنٹ کے دوران یہ کمی بشدّت محسوس کی جاتی رہی اور خصوصاً بیرونی ممالک سے آنے والے کھلاڑی اس کا اظہار کرتے رہے۔ تاہم یہ امر باعث مسرّت ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کامیاب دورہ سے واپس تشریف لانے کے بعد اوّل اور دوم آنے والی ٹیموں کے کھلاڑیوں کو ازراہ شفقت شرف ملاقات بخشا اور دونوں ٹیموں کو اپنے ہمراہ تصویر بنوانے کا اعزاز بھی عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان ٹیموں اور کھلاڑیوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

اس صدی کی سب سے بڑی سائنسی دریافت اور محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

سی این این ٹی وی کی اینکر Amanpour اپنے پروگرام Imagine A World (جو 10 جولائی 2013ء کونشر ہوا) میں پاکستان کا بھلایا ہوا نوبیل انعام یافتہ کے عنوان سے اس صدی کی سب سے بڑی سائنسی دریافت کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہے:

پچھلے ہفتے دنیا کے بیشتر ممالک نے خدائی عنصر (God Particle) کی دریافت پر خوشی منائی لیکن پاکستان میں بہرہ کردینے والی خاموشی تھی۔ایک ایسی دنیا کا تصور کریں جہاں موت کے سوداگرتو نوازے جاتے ہیں مگر سائنس کی بصیرت رکھنے والا مسترد کردیا گیا ہے اور بھلا دیا گیا ہے۔

عبدالسلام، پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ، پہلے مسلمان جنہوں نے طبیعات کا انعام حاصل کیا اور ابتدائی کام کرنے میں مدد دی جو ہگس بوسون کی دریافت کا موجب بنی۔جبکہ پاکستانی سکولوں کے نصاب سے اُن کا نام نکال دیا گیا ہے یہ اِس لئے ہے کہ عبدالسلام، جو 1996ء میں فوت ہوئے، احمدی فرقے کے رکن تھے جسے سنّی اکثریت بدعتی تصور کرتی ہے۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ کے ایک اقدام کے ذریعے اپنے آپ کو مسلمان نہ کہنے کے پابند کئے گئے ہیں......

عبدالسلام سرکاری طور پر اپنے ہی ملک میں بھلا دیئے گئے ہیں لیکن ہماری کائنات کو سمجھنے کے بارہ میں ان کا کام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

http://edition.cnn.com/video/?/video/international/2012/07/10/exp-amanpour-pakistan-laureate.cnn

(مرسلہ: مظہرالحق خان)

(ماخوذ از روزنامہ الفضل 13/اگست 2015ء)

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب

از صفحہ نمبر 2

کرم النساء صاحبہؓ کی بہو تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ مکرم حمید کرامت صاحب رضا کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی ممانی تھیں۔

(9) مکرم قاضی حکیم نذر محمد صاحب (ابن مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم)

13/اپریل 2016ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّـالِلّٰـہِ وَاِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُـوْنَ۔ آپ حضرت میاں کرم دین صاحب آف پیرکوٹ ثانی کے پڑنواسے تھے۔دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی عبور حاصل تھا۔دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور اکثر مخالف علماء کو لاجواب کردیا کرتے تھے۔ بڑے معاملہ فہم، مالی قربانیوں میں پیش پیش اور بہت دعا گو بزرگ تھے۔باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔کئی بار وقف عارضی کرنے کی بھی توفیق پائی۔خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ آپ نے اپنی جماعت میں امور عامہ، اصلاح وارشاد، دعوت الی اللہ اور وصایا کے شعبوں میں بطور سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ قائد مجلس بھی رہے۔مرحوم موصی تھے۔

(10) مکرم حمیدالدین خان صاحب (آف جرمنی)

یکم جون 2016ء کو شدید علالت کے بعد وفات پاگئے۔اِنَّـالِلّٰـہِ وَاِنَّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ 45 سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔پاکستان میں قائد مجلس اور ناظم انصاراللہ ضلع سیالکوٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی قیام کے دوران نیشنل قائد اشاعت انصاراللہ کے علاوہ شعبہ رشتہ ناطہ بھی میں خدمت بجالاتے رہے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(11) مکرم خلیل احمد ناصر صاحب (ابن مکرم مرزا محمد حسین صاحب۔ربوہ)

4 جون 2016ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّـالِلّٰـہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے نانا حضرت خواجہ عبدالعزیز صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔آپ قادیان سے ربوہ شفٹ ہونے کے بعد ٹھیکیداری کرتے تھے اور کارپنٹری کا کام بڑی مہارت سے کیا کرتے تھے۔خلافت ثالثہ کے دور میں کئی دفعہ وقف عارضی کی توفیق پائی۔نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، منکسرالمزاج، خاموش طبع، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور فدائیت کا تعلق تھا۔اپنے بچوں کی اچھی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وحید احمد صاحب وکالت تعمیل و تنفیذ (لندن) میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆

بقیہ: عالمی جماعتی خبریں

از صفحہ نمبر 12 ....

یہ مسجد 3 ماہ میں مکمل کرلی گئی اور 20 مئی 2016ء کو مسجد کے افتتاح کی بابرکت تقریب کا انعقاد کیا گیا۔مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مشنری انچارج برکینا فاسو نے مسجد میں جمعہ پڑھا کر اس کا افتتاح کیا۔آپ نے خطبہ جمعہ میں کہا کہ انسان کی پیدائش کی غرض صرف خدائے واحد کی عبادت ہے۔اور مسجد کی تعمیر سے ہماری ذمہ داری میں اضافہ ہوگیا ہے کہ ہم خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی مسجد میں لے کر آئیں۔اس لئے تمام فیملیز کے سربراہان پر اور عہدیداران پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اللہ کے شکر کے طور پر پانچ وقت اپنی مسجد کو آباد کرنے کی کوشش کریں۔

برکینا فاسو کے ریجن بوبوجلاسو کے گاؤں (Maouana) میں مسجد مسرور

جمعہ کی ادائیگی کے بعد مہمانوں اور حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔یہ مسجد 10 میٹر لمبی اور 8 میٹر چوڑی ہے۔ افتتاحی تقریب میں پریفے کا نمائندہ، گاؤں کا چیف اور اساتذہ وغیرہ شامل ہوئے۔ اس تقریب کی کل حاضری 315 رہی۔

دعا ہے کہ یہ مسجد علاقہ میں اسلام احمدیت کا نور پھیلانے کا ذریعہ بنے۔آمین۔

....

بقیہ: لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کی تفسیر

از صفحہ نمبر 4 ....

پس لَا یَمَسُّـہٗٓ اِلَّا الْـمُطَھَّرُوْنَ کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کی برکات، اس کے فضائل اور اس کی رحمتوں سے حصہ نہیں پاتے مگر مطہر لوگ۔ جو لوگ اس کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں وہی اس کی برکات اور رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں۔ایک معنی تو اس کے یہ ہیں۔

ایک اور معنی ہیں جو علمی طور پر نہایت عظیم الشان ہیں اور وہ یہ ہیں۔دنیا میں کئی ایک کتابیں پائی جاتی ہیں جو اس بات کی مدّعی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ایسی کتابیں ہندوؤں، عیسائیوں، زرتشتیوں وغیرہ کی ہیں۔اسی طرح قرآن بھی مدّعی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر قرآن کو ان کتابوں پر کیا فضیلت ہے کہ ان کو چھوڑ کر اسے مانا جائے۔ وہ بھی اس بات کی دعویدار ہیں کہ خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔اور قرآن کا بھی یہی دعویٰ ہے۔اور ہمارے لئے تو اس لحاظ سے بھی مشکل ہے کہ قرآن نے تسلیم کیا ہے کہ خدا کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے کتابیں آتی رہی ہیں۔اس طرح ان کتابوں کا پلّہ بھاری ہوگیا کہ قرآن نے بھی ان کے آنے کی تصدیق کردی۔مگر ان کتابوں کے ماننے والے قرآن کو نہیں مانتے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں کونسی کتاب ماننی چاہئے جبکہ بظاہر قرآن کی اپنی تصدیق سے ان کتابوں کا درجہ بڑھ جاتا ہے۔

قرآن نے اس بات کے لئے کہ یہی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے جسے ماننا چاہئے جو دلائل دیئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے جو اس آیت میں بیان ہے۔

یہ سیدھی بات ہے کہ ہر انسان اپنا خزانہ اور اپنی قیمتی چیزیں اپنے پیاروں کے لئے محفوظ رکھتا ہے۔مثلاً انسان اپنی جائداد اپنے وارثوں کے لئے قرار دیتا ہے۔کوئی شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ اس کی جائداد پر قابض ہوجائیں اور اس کے وارث محروم رہ جائیں۔ اسی طرح سلطنتیں چاہتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ اموال ان کے ملک میں ہوں ل اسی بات کے لئے لڑتی ہیں۔

ہندوستان میں اسی لئے شورش پیدا ہوتی رہتی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں دوسرے ملک کے لوگ ہمارے ملک سے اموال لے کر جارہے ہیں۔ ان اموال سے ہمارے ملک کے لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ورنہ سیدھی بات یہ ہے کہ اگر لنکا شائر بند ہوجائے تو کپڑے کے کارخانے ہندوستان کے زمیندار نہیں چلالیں گے۔بڑے بڑے سیٹھ ساہوکار ہی ایسے کارخانوں کے مالک ہوں گے اور ممکن ہے اب جو کپڑا سستا ہے، اس وقت لوگوں کو مہنگا ملے مگر شور مچانے کے لئے وہ بھی تیار ہیں اور کہتے ہیں ہندوستان کی حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہو۔اگر اہل ہند کو حکومت مل جائے تو زیادہ سے زیادہ تین چار ہزار لوگ پارلیمنٹ کے ممبر بن جائیں گے اور باقی سارے لوگ ان کے جوئے کے نیچے ہوں گے۔مگر وہ بھی حکومت کے ایسے شائق ہیں جیسے وہ لوگ جو اس بات کے امیدوار ہیں کہ وہ پریذیڈنٹ بن جائیں گے یا کوئی اور بڑا عہدہ حاصل کرلیں گے۔اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ لوگ اپنے ملک کا خزانہ اپنے لوگوں کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔

مذہبی کتب بھی بطور خزانہ کے ہوتی ہیں۔جس طرح جسمانی خزانے ہوتے ہیں اسی طرح روحانی خزانے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کو کہیں شفا قرار دیا گیا ہے، کہیں پانی سے تشبیہ دی گئی ہے جس سے کھیتیاں اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ادھر ہم دیکھتے ہیں یہ قانونِ قدرت بلکہ قانونِ فطرت ہے کہ اپنا خزانہ اپنوں کو دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔اب اگر قرآن خدا تعالیٰ کی کتاب ہے اور یہ روحانی خزانہ ہے تو ضرور ہے کہ یہ خزانہ انہیں کو ملے جو اس سے حقیقی تعلق رکھنے والے ہوں اور یہ انہیں کے لئے کھلے جن کو اس کے کھولنے کی جستجو اور شوق ہو۔اگر اس کے خلاف ہو اور یہ خزانہ اس کے مخالفوں پر کھلے تو یہ خدا تعالیٰ کی کتاب نہیں ہوسکتی۔

انسانی کتابوں میں تو یہ ہوتا ہے، گورنمنٹ قانون بناتی ہے مگر اس قانون کو گورنمنٹ کی نسبت دوسرے زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔کئی بار ''پاؤنیر'' اور ''سِول'' نے لکھا ہے۔مسٹر جناح قوانین سے زیادہ واقفیت رکھتا ہے، اس لئے گورنمنٹ کے وزراء کو دبا لیتا ہے۔ چونکہ گورنمنٹ کا قانون انسانی کلام ہوتا ہے اس لئے اس کا مخالف موافقین کی نسبت اس کی زیادہ باریکیاں سمجھ سکتا ہے۔اگر خدا تعالیٰ کا کلام جو برکت اور انعام کے طور پر نازل ہوتا ہے اسے خدا تعالیٰ سے تعلق نہ رکھنے والے زیادہ عمدگی سے سمجھ سکیں تو وہ برکت کہاں رہے گی۔

..................(باقی آئندہ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2015-16ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر195)

پاکستان میں ممبران جماعت احمدیہ کو شدّت پسند طبقہ کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک عرصہ سے جاری رہنے والی اس مخالفت نے عوام الناس کو بھی متاثر کر چھوڑا ہے۔ چنانچہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے شہریوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور ان پر ہر قسم کا ظلم کرنا، ان کے اموال کو لُوٹنا اور انہیں تکالیف پہنچانا عین 'اسلامی' کام سمجھا جانے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز میں بسنے والے احمدیوں کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے اور شرّ پسند عناصر کا عبرت ناک انجام کرے۔ آمین

ذیل میں 2015ء اور 2016ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم/مخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

....

ایک احمدی کی تکلیف

چمن آباد، ضلع راولپنڈی؛ دسمبر 2015ء: مرید حسین صاحب نے سال 2000ء میں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس وقت سے ان کے گھر والے اور رشتہ داران کی مخالفت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ایک دفعہ ان بدبختوں نے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے مرید حسین صاحب کو جسمانی ٹارچر کا نشانہ بھی بنایا۔ اب کی مرتبہ ان کے سسرال والوں نے مرید حسین کے آفس والوں کو بتایا کہ انہوں نے احمدیت قبول کرلی ہے اس لئے ان کی سرزنش ہونی چاہیے۔ اس پر دفتر والوں نے ان سے ان کے مذہبی عقائد کے بارہ میں پوچھ گچھ شروع کر دی۔ دفتری انتظامیہ نے انہیں اپنے گھر اور دفتر کے علاوہ کہیں اور جانے سے منع کر دیا۔ ان لوگوں نے مرید حسین صاحب کی جماعت سے خط وکتابت حاصل کرنے کے لئے ان کے کمرہ کی تلاشی بھی لی۔

....

مخالفِ احمدیت ہمسایہ کی ایذا رسانی

چک نمبر 7ج ب، ضلع ننکانہ صاحب؛ 10/دسمبر 2015ء: اس گاؤں میں اعجاز احمد خان صاحب کا خاندان واحد احمدی ہے۔ ان کو مخالفینِ جماعت کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ 10/دسمبر کے روز 'تحفظ ختمِ نبوّت' تنظیم کے اہلکاروں نے یہاں ایک جلسہ رکھا۔ اس موقع پر ملّاں محمد عرفان برق کو بلوایا گیا۔ اس نے نہ صرف احمدیوں کے خلاف دریدہ دہنی سے کام لیتے ہوئے انہیں گالیاں دیں بلکہ یہ فتویٰ بھی صادر کر دیا کہ احمدیوں کو قتل کرنے والے کو خدا تعالیٰ اجر دے گا۔ اس نے کہا کہ ''احمدی مرتد ہیں اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔''

اس جلسہ کے بعد مُلّاں سے سوال و جواب ہونے لگے۔ اس ملّاں نے احمدیوں کے خلاف اس موقع پر بھی گند اگلنے سے گریز نہ کیا۔ اس کانفرنس کے بعد گاؤں والوں نے اعجاز احمد صاحب اور ان کے اہلِ خانہ کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ یہ بدبخت انہیں راہ چلتے گالیاں دینے سے بھی باز نہیں آتے۔

بعض اطلاعات کے مطابق مخالفین چند شر پسندوں کو اس بات پر اکسا رہے ہیں کہ ان کے گھر پر حملہ کیا جائے یا انہیں جانی نقصان پہنچایا جائے۔ اعجاز احمد احب صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح وقت کو مان کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کی ہے سخت مصائب اور تکالیف کا سامنا کر رہے ہیں۔

....

ضلع حافظ آباد میں اینٹی احمدیہ کانفرنس

کوٹ شاہ عالم، ضلع حافظ آباد؛ 24/نومبر 2015ء: یہاں کے مخالفینِ احمدیت نے اینٹی احمدیہ کانفرنس کروائی۔ اس کانفرنس میں اڑھائی سو کے قریب مردوں نے شرکت کی جو اردگرد کے دیہات سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ اس گاؤں میں چھ احمدی خاندان بستے ہیں۔ ان لوگوں نے انتظامیہ کو قبل از وقت اس کانفرنس کے بارہ میں اطلاع دے کر اپنے تحفظات کا اظہار کر دیا تھا۔ اس لئے اس موقع پر چار پولیس والے اس کانفرنس کے دوران ڈیوٹی پر متعین کیے گئے۔ اس کے باوجود ملّاں نے کمال ڈھٹائی سے جماعتِ احمدیہ اور اس کے بزرگان کے خلاف ہرزہ سرائی سے کام لیتے ہوئے احمدیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی۔

....

گوجرانوالہ میں ایک کانفرنس

گوجرانوالہ؛ 22/نومبر 2015ء: اہلِ سنّت والجماعت مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے ملّاؤں نے گوجرانوالہ میں اینٹی احمدیہ کانفرنس کروائی جس میں متعدد مُلّاؤں نے تقریریں کیں۔

....

محترم قمر ضیاء صاحب آف شیخوپورہ کی افسوسناک شہادت

مورخہ یکم مارچ 2016ء کو شیخوپورہ کے ایک احمدی نوجوان قمر ضیاء کو مخالفینِ احمدیت نے انتہائی بہیمانہ طور پر چھریوں کے وار کر کے شہید کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد جماعتِ احمدیہ کے مرکزی دفاتر کی جانب سے جاری کی جانے والے پریس ریلیز سے کچھ حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

پریس ریلیز

چناب نگر: پ ر۔ مورخہ یکم مارچ کو مذہبی منافرت کی بنا پر کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ میں احمدی نوجوان قمر الضیاء کو چھریوں کے وار کر کے گھر کے باہر قتل کر دیا گیا۔ وہ دوپہر کے وقت اپنے بچوں کو سکول سے واپس لے کر گھر پہنچے ہی تھے کہ 2/افراد نے ان پر چھریوں سے حملہ کر دیا۔ زخموں کی تاب نہ لا کر وہ موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ انہوں نے والد، اہلیہ اور تین بچوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ سب سے بڑے بیٹے کی عمر 8 سال جبکہ چھوٹی بیٹی صرف 2 سال کی ہے۔ اپنے گھر کے ساتھ ان کی ایک موبائل شاپ تھی۔ وہ احمدی ہونے کی بنا پر طویل عرصہ سے مخالفانہ حالات کا شکار تھے۔ 2012ء میں جماعت احمدیہ کے مخالفین نے انہیں ہراساں کیا تھا جس کے متعلق انہوں نے اگست 2012ء کو تھانہ فیکٹری ایریا میں درخواست دی تھی۔ مخالفانہ حالات کی بنا پر وہ کچھ عرصہ کے لئے اپنا گھر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ پولیس نے مذہبی انتہا پسندوں کے دباؤ پر ان کے گھر کے دروازے پر لکھے ان کے والد کے نام ''محمد علی'' پر رنگ پھیر دیا تھا اور ان کی دکان سے 'ماشاء اللہ' جیسے کلمات ہٹا دئے تھے۔ جبکہ ایک اور واقعہ میں 26 جنوری 2014ء کو مخالفین نے انہیں تشدد کا نشانہ بھی بنایا۔

قمر الضیاء شہید (کوٹ عبدالمالک)

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان نے اس افسوسناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف بے بنیاد اور شر انگیز پراپیگنڈہ مسلسل جاری ہے۔ جو اس طرح کے افسوسناک واقعات کی ایک بنیادی وجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت اعلان کیا گیا تھا کہ نفرت پھیلانے والوں کے خلاف موثر کارروائی کی جائے گی۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے والے عناصر نہ صرف آزاد ہیں بلکہ مسلسل اپنا شر انگیز پراپیگنڈہ بلا خوف جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قمر ضیاء کا دن دیہاڑے قتل مظلوم پاکستانی احمدیوں کو تحفظ فراہم کرنے میں سرکاری انتظامیہ کی ناکامی کی ایک واضح مثال ہے جہاں کھلے عام ایک احمدی کو اس کے گھر کے دروازے پر قتل کر دیا گیا ہے۔ اگر علاقے میں قمر الضیاء کے خلاف نفرت انگیز مہم چلانے والوں سے قانون کے مطابق نمٹا جاتا تو ایک قیمتی انسانی جان بچائی جا سکتی تھی۔''

قمر الضیاء ایک مخلص احمدی تھے اور احمدی نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ میں ایک عہدیدار کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ کچھ عرصہ قبل احمدیوں کے خلاف نکالے جانے والے ایک جلوس میں شامل ہونے والے چند شر پسندوں نے بھی ان کو تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔

میڈیا میں دی جانے والے بعض خبروں کے مطابق ان کی شہادت ممتاز قادری کو پھانسی دیے جانے کے ردِعمل کے طور پر ہوئی ہے۔ یاد رہے ممتاز قادری ایلیٹ فورس کا اہلکار تھا جس نے گورنر سلمان تاثیر کی حفاظت کا حلف لینے کے باوجود عین ڈیوٹی کی حالت میں 4/جنوری 2011ء کے روز کوہسار مارکیٹ اسلام آباد میں ان پر فائرنگ کر کے انہیں قتل کر دیا تھا۔ ممتاز قادری کو 29/فروری کے روز اڈیالہ جیل میں پھانسی دی گئی تھی۔

....

کراچی میں احمدی پر قاتلانہ حملہ

کراچی، 27/جنوری 2016ء: کراچی کے علاقہ کاؤنٹی گارڈن کے رہائشی ایک احمدی جاوید احمد کھوکھر صاحب رات کے وقت اپنے دوست کے ہمراہ اپنے گھر واپس آ رہے تھے کہ کسی نامعلوم شخص نے ان پر تین گولیاں چلائیں۔ جاوید احمد کو ایک گولی ان کے کندھے کے قریب لگی۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں انہیں فوری طبی امداد دی گئی۔ جاوید احمد کی حالت اب خطرہ سے باہر ہے۔

....

احمدی مبلغ پر مقدمہ

کوٹلی، آزاد کشمیر؛ جنوری 2016ء: ایک شخص محمد امین نے احمدی مبلغ ذیشان حمید صاحب کو ٹیلی فون کیا اور ان کو انتہائی ناروا طریق سے بات کرتے ہوئے برا بھلا کہا۔ اس کے بعد اس نے ایک مخالف احمدی ملّاں پیر عتیق الرحمن کی مدد سے ذیشان حمید صاحب کے خلاف پولیس میں ایف آئی آر درج کروادی۔

اس ایف آئی آر میں اس نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ ذیشان حمید نے اس کے بھتیجے زاہد اقبال کو فون کر کے اسے دوبارہ احمدیت میں شامل ہونے کی تحریک کی ہے۔ نیز انہوں نے زاہد کو سورۃ المائدہ کی آیات 17 اور 18 کا ترجمہ پڑھنے کو بھی کہا جس پر اس نے ترجمہ نہ پڑھ سکنے کا کہہ کر یہ کہا کہ وہ اس بارہ میں اپنے چچا امین سے بات کرے گا۔ اس پر اس شرّ پسند نے ذیشان حمید صاحب کو فون کر کے ان کو گالیاں وغیرہ دیں۔ حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے ذیشان حمید کو محفوظ مقام پر منتقل ہونا پڑا ہے۔

....

ایک احمدی مصیبت میں

چک نمبر 68ج ب، ضلع فیصل آباد؛ 8/فروری 2016ء: ایک احمدی حبیب جرمنی سے اپنے آبائی علاقہ میں کچھ عرصہ کے لئے آئے۔ یہاں پر ان کی ملکیتی جائیداد بھی موجود ہے۔ اپنی ملکیتی زمین پر انہوں نے ایک ڈیرہ بنوا رکھا ہے۔ اس ڈیرہ پر ایک اونچی سی جگہ پر ایک صندوقچہ رکھا گیا ہے تاکہ لوگ اس میں قرآنِ کریم کے بوسیدہ اوراق وغیرہ ڈال دیں اور ان کی بے حرمتی نہ ہو۔ ان کے پاکستان جانے سے کچھ دیر قبل ان کے ملازم نے اس صندوقچہ میں موجود قرآنی اوراق کو ضائع کرنے کے لئے ایک لفافہ میں ڈال کر ان کو ڈیرے کے اندر محفوظ مقام پر رکھ چھوڑا۔

جب حبیب جو کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد پاکستان واپس گئے تھے اپنے ڈیرے پر پہنچے تو انہوں نے اپنے ملازمین کو ڈیرے کی صفائی کرنے کا کہا۔ انہوں نے صفائی کی اور وہاں موجود تمام کاغذات اور جلانے کے قابل چیزوں کو جیسا کہ علاقہ میں طریقہ کار ہے ڈیرے کے باہر ڈھیر لگا کر نذرِ آتش کر دیا۔ اس بات کی خبر کسی طرح مقامی ملّاں کو پہنچ گئی۔ ملّاں نے جو 'فساد فی سبیل اللہ' کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے گاؤں کی دو مساجد سے لاؤڈ سپیکرز پر اعلان کروا کر لوگوں کو اشتعال دلوایا اور ان سب نے مل کر جھنگ بائی پاس روڈ کو 'احتجاجًا' بلاک کر دیا۔ ضلعی پولیس انتظامیہ نے 'احتجاج' کرنے والوں کے سرغنہ سے رابطہ کر کے انہیں یقین دہانی کروائی کہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور سڑک پر ٹریفک کو بحال کروا دیا۔

اس کے بعد پولیس نے معاملہ کی تحقیق کے لئے دونوں مساجد کے ملّاؤں پر مبنی ایک کمیٹی کی تشکیل کر دی۔ مزید اطلاعات آنے پر رپورٹ شاملِ اشاعت کی جائے گی۔

..........................**(باقی آئندہ)**

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم شیخ عبدالقدیر صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم شیخ عبدالقدیر صاحب درویش کے خودنوشت حالات زندگی شامل اشاعت ہیں۔

محترم شیخ عبدالقدیر صاحب کے والد محترم شیخ عبدالکریم صاحب کو امام مہدیؑ کی تلاش تھی کہ اُن کی ملاقات اتفاقاً حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب سنوریؓ سے ہوگئی جو انہیں اپنے ہمراہ قادیان لے آئے اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؓ نے اُن کو مکرم مرزا مہتاب بیگ صاحب انچارج درزی خانہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں درزی کا کام سکھائیں۔ کچھ عرصہ بعد محترم شیخ عبدالکریم صاحب نے احمدیت قبول کرلی اور پھر کبھی اپنے وطن (ریاست پٹیالہ کے گاؤں) واپس جانے کا خیال تک آپ کے دل میں نہیں آیا۔ اگرچہ اُن کے والد مکرم شیخ شہاب الدین صاحب اور بھائی نے بہت زور دیا کہ بے شک صرف ایک بار اپنے گاؤں آکر مل جائیں لیکن ان کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا کہ اب میں صحیح جگہ پر پہنچ چکا ہوں اس لئے اگر ملنا ہو تو یہاں آکر مل لیا کریں۔ تقسیم ہند کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی ہجرت کے معاً بعد پہلے قافلہ میں حضورؓ کے چند دیگر قریبی خدام کے ہمراہ ان کو بھی لاہور بلانے کا ارشاد فرمایا۔ جبکہ ان کے اہل و عیال بعد میں قادیان سے جانے والے آخری کانوائے کے ذریعہ لاہور بھجوائے گئے۔ محترم شیخ عبدالکریم صاحب موصی تھے اور وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

16 نومبر 1947ء کو جب آخری قافلہ قادیان سے روانہ ہوا تو محترم شیخ عبدالکریم صاحب کی اہلیہ محترمہ علیل تھیں چنانچہ محترم شیخ عبدالقدیر صاحب اپنی والدہ محترمہ کو سہارا دے کر ٹرک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب قافلہ قادیان کی سرحد پر پہنچا تو آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ سے فرمایا کہ اب اُتر جاؤ اور آگے نہیں جانا، تمہیں مقامات مقدسہ کی خدمت وحفاظت کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ اُتر آئے اور درویشوں میں شامل ہوگئے۔

ابتداء درویشی میں قریبی دیہات میں سروے کرکے رپورٹ دینے کی ذمہ داری آپ کو ملی۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے گول کمرہ میں سات آٹھ سال تک آپ کا قیام رہا۔ بعدازاں بہشتی مقبرہ کے گرد حفاظتی دیوار کو بنوانے کی نگرانی کی ذمہ داری بھی ادا کی۔ یہ کام کئی ماہ میں مکمل ہوا۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ ابتدائی دورِ درویشی میں پاکستان سے آنے والے غیرمسلم مہاجرین نے مقامی انتظامیہ پر زور ڈالا کہ قادیان سے مسلمانوں کو نکال کر انہیں آباد کیا جائے۔ حالات ایسے تھے کہ انتظامیہ بے بس نظر آتی تھی۔ غیرمسلموں کے گروپ ننگی تلواریں ہاتھ میں لئے احمدیہ چوک کے قریب چکر لگاتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی طرف سے پیدا کیا گیا خوف اُنہیں آگے بڑھنے سے روکتا رہا۔ پھر انہوں نے احمدیہ علاقہ کا محاصرہ کرکے ناکہ بندی کردی تو خدا تعالیٰ نے غیب سے رزق کے سامان پیدا فرمائے اور یہ محاصرہ ناکام رہا۔ پھر قریبی چوباروں پر سے پتھراؤ کرکے اور مینارۃ المسیح پر گولیاں داغ کر درویشان کو ہراساں کرکے نکال دینے کی کوشش اختیار کی گئی لیکن اس میں بھی انہیں کوئی کامیابی نہیں ملی۔

مسجد اقصیٰ قادیان کے مؤذن محترم سراج الدین صاحب کو منارۃ المسیح کے اوپر والی منزل پر جاکر اذان دینے کا جنون تھا۔ جو شیلی آواز کے مالک تھے اذان کی آواز دُور دُور تک سنی جاتی تھی۔ اذان دیتے وقت پڑوسی کے مکان سے ان پر گولیاں بھی چلائی گئیں جو اُن کے اردگرد سے گزرتی رہیں۔ ان حالات میں احمدیوں کی طرف سے نرمی سے پڑوسیوں کو پیغام بھجوایا گیا۔ کیونکہ ایسے مواقع کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے یہ اصولی ہدایت ملی ہوئی تھی کہ: ''......جو لوگ وہاں رہیں ان کو یہ سمجھ کر رہنا چاہئے کہ انہوں نے مکّی زندگی اور مسیح ناصری والی زندگی کا نمونہ دکھانا ہے۔ اگر ہمارے کسی آدمی کی سختی کی وجہ سے یا مقابلہ کی وجہ سے مقاماتِ مقدسہ کی ہتک ہوئی تو اس کا ذمہ وار وہ ہوگا''۔ بعد میں وہ پڑوسی خاندان ہی ختم ہوگیا اور ان کا مکان جماعت کی ملکیت میں آگیا۔

خدمت سلسلہ کے ساتھ ساتھ کچھ ذاتی کمائی کے لئے حضورؓ کی طرف سے جب تحریک ہوئی تو محترم شیخ عبدالقدیر صاحب نے 300 روپے اُدھار لے کر چائے کی دکان شروع کی اور یہ قرض صرف آٹھ ماہ میں واپس کرنے کی توفیق پائی۔ خدا تعالیٰ نے اتنی برکت دی کہ قریباً دوسال تک چائے کی دکان کو چلانے کے بعد آموں کے باغات خریدنے شروع کردیئے گئے۔

جب حضور انور کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی کہ درویشان شادیاں کریں تو آپ کی والدہ کو جماعتی طور پر قادیان بھجوایا گیا جبکہ لڑکی (محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ) اور ان کے والد بھی چارکوٹ پونچھ سے قادیان آئے اور شادی سرانجام پائی۔ بعدازاں آپ پاکستان آکر حضورؓ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے اور تینوں بیٹیوں سے نوازا جنہیں خدمتِ دین کی سعادت مل رہی ہے۔ دو بیٹیاں نصرت گرلز وومین کالج میں لیکچرار کے فرائض بجالاتی رہی ہیں جبکہ بیٹے مکرم ناصر وحید صاحب تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

محترم طیب علی صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری، ایڈیٹر بدر قادیان کے قلم سے محترم طیب علی صاحب درویش کے حالات زندگی بھی شاملِ اشاعت ہیں۔

مکرم طیب علی صاحب درویش بنگلہ دیش کے ضلع میمن سنگھ کے گاؤں مرماچیٹ میں 1927ء میں محترم عبدالبارق صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ آپ کے چھ بھائی اور ایک بہن تھی۔ گھر میں غربت بہت تھی اس لئے آپ نے چھوٹی عمر میں ہی والد کا ہاتھ بٹانا شروع کردیا۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے اسکول میں حاصل کرنے کے بعد انتہائی ذہین ہونے کے باوجود مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور پھر کام کی تلاش میں شہر آگئے۔ یہاں بھی بسا اوقات رات فٹ پاتھ پر گزاری۔ بالآخر ایک کارخانہ میں نوکری مل گئی جہاں دوسال تک کام کیا۔ یہاں پر کسی نے امام مہدی کی قادیان میں آمد کی اطلاع دی تو آپ نے تحقیق شروع کردی۔ اسی اثناء میں گاؤں میں ایک فیملی بھی احمدی ہوگئی۔ چنانچہ ابتدائی تحقیق کے بعد آپ کو احمدیت کی سچائی کا یقین ہوگیا تاہم آپ نے بیعت 1942ء میں اُس وقت کی جب آپ ڈھاکہ میں بسلسلہ روزگار مقیم تھے۔

آپ کے احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کے خاندان کی طرف سے آپ کی انتہائی مخالفت شروع ہوگئی۔ لیکن آپ کے دل میں قادیان اور حضرت مصلح موعودؓ کی زیارت کی شدید تڑپ پیدا ہونے لگی تھی۔ اگرچہ خستہ مالی حالات کی وجہ سے اور گھر کا بوجھ کاندھوں پر اٹھائے یہ خواہش پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ لیکن آخر اللہ نے فضل فرمایا اور کچھ مالی حالات بہتر ہونے پر آپ نے قادیان کا سفر اختیار کیا اور 1945ء میں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز قادیان پہنچ گئے۔ چند ہی دن میں اس پاک بستی کی محبت اس قدر پیدا ہوگئی کہ آپ نے اپنے وطن واپس جانے کا خیال ہی ترک کردیا۔ بعدازاں 1962ء میں صرف چند دن کے لئے ایک بار آپ اپنے وطن گئے۔

قادیان آنے تک آپ کو صرف بنگلہ زبان ہی آتی تھی مگر یہاں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کی خاطر آپ نے اردو زبان سیکھی اور دوسال تک دیہاتی مبلغین کی کلاس میں بھی تعلیم حاصل کی۔ آپ کو لمبا عرصہ صدرانجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات (خصوصاً دفتر دعوت وتبلیغ اور دفتر زائرین) میں خدمت کا موقعہ ملا۔ سلسلہ پر بوجھ نہ بننے کی خاطر دفتری اوقات کے بعد آپ چائے بنانے کی ایک دکان بھی چلاتے رہے۔ بعدازاں ٹافیوں کی ایک دکان کھول لی۔ آپ فٹ بال اور والی بال کے اچھے کھلاڑی اور ماہر شکاری تھے۔ مچھلیاں پکڑنے کا بھی انتہائی شوق تھا۔

1962ء میں آپ نے مالابار کی ایک مطلقہ خاتون محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ سے اس نیّت سے شادی کی کہ اُن کو اور اُن کی ایک ننھی سی بچی کو سہارا مل جائے۔ آپ کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ آپ کو گھٹنے میں تکلیف رہنے لگی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ کھڑا ہونا بھی ممکن نہ رہا لیکن وہیل چیئر پر بیٹھ کر بمشکل دکان پر آنا جانا جاری رکھا۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا اور تین لاکھ روپیہ کا خرچہ بتایا مگر آپ نے یہ سوچ کر آپریشن نہیں کروایا کہ ممکن ہے کہ آپریشن کے بعد بھی چل پھر نہ سکوں اور جماعت کا پیسہ ضائع ہوجائے۔ تاہم آپ نے بکثرت دعائیں کیں اور گھر پر ہی مالش اور ورزش کرتے رہے۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور بہشتی مقبرہ کی چند جڑی بوٹیاں کھلائی ہیں۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ آپ کے گھٹنوں میں آرام آنے لگا اور آج اللہ کے فضل سے آپ پنج وقتہ نماز مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک کی سیڑھیاں چڑھ کر پڑھنے جاتے ہیں۔

آپ کو خلیفہ وقت سے بے انتہا محبت ہے۔ خطبہ جمعہ بغور سنتے اور حضور کی نصائح پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں اور موسم کی پرواہ کئے بغیر ہر حال میں نماز مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ قادیان میں آنے والے نئے خاندانوں کی مدد بھی ابتدائی زمانہ درویشی میں کرتے رہے۔ آپ کی عمر 84 سال ہے۔

محترم خواجہ احمد حسین صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم خواجہ احمد حسین صاحب درویش کے مختصر حالات زندگی شامل اشاعت ہیں۔

محترم خواجہ احمد حسین صاحب 1928ء میں مکرم محمد حسین صاحب ابن محمد عیسیٰ صاحب آف سیکھواں کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ کے نواسے ہیں۔ تین بہنوں اور چار بھائیوں میں آپ سب سے بڑے تھے۔ بچپن انتہائی غربت میں گزرا۔ والد ایک محنت کش تھے جو قریباً 1935ء میں قادیان میں آکر رہائش پذیر ہوگئے۔ غربت کی وجہ سے محترم خواجہ احمد حسین صاحب تعلیم حاصل نہ کرسکے لیکن پڑھائی کا شوق تھا اس لئے ذاتی کوشش سے قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا۔ 1942ء میں آپ قادیان میں ہوزری کا کام کرنے لگے۔

تقسیم ملک کے وقت حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر آپ نے اپنے والدین کے مشورہ سے قادیان میں ہی رہنے کو ترجیح دی۔ اس وقت صدرانجمن احمدیہ سے درویشان کا وظیفہ 5 روپے مقرر تھا اور وصیت کا چندہ دینے کے بعد ساڑھے چار روپے میں پورا ایک مہینہ گزارہ کرنا ہوتا تھا۔ درویشان صبح سے 12 بجے تک وقارعمل کرتے اور پھر کھانا وغیرہ کھاتے۔ ناشتہ میں چنے ملتے تھے اور دوپہر یا رات کو دو روٹیاں۔ اس کے علاوہ کھانے کو اَور کچھ نہ تھا۔

آپ کی شادی 1946ء میں گوجرانوالہ میں ہوئی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کی ساس (جو احمدی نہیں تھیں) آپ کو قادیان چھوڑ کر پاکستان آجانے کے لئے دباؤ ڈالنے لگیں۔ آپ نے اُنہیں لکھا کہ مَیں نے والدین اور بھائی بہنیں قادیان کی خاطر چھوڑ دیئے ہیں اس لئے قادیان کو چھوڑ کر مَیں نہیں آسکتا البتہ اگر حالات سدھر جائیں تو اہلیہ کو مَیں قادیان لے آؤں گا۔ اس پر سسرال والوں نے پہلے عدالت میں مقدمہ کیا اور وہاں سے جب فیصلہ اُن کے خلاف ہوگیا تو ایک مولوی سے فتویٰ لے کر آپ کی اہلیہ کی شادی کہیں اَور کردی۔ اور اس طرح آپ کا اس اہلیہ سے رشتہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہوگیا۔

آپ کی دوسری شادی 1953ء میں حیدرآباد دکن میں ہوئی۔ اس شادی سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار بیٹیاں اور ایک بیٹا (مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام اسکول قادیان) عطا فرمائے۔

1953ء سے 1962ء تک آپ کو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں رہنا پڑا جہاں آپ نے محنت سے زندگی کی گزر بسر کی۔ پھر آپ نے صدرانجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں ملازمت کی اور 1989ء میں ریٹائر ہوئے۔ جماعتی خدمات کے علاوہ آپ سلائی کا کام بھی کرتے رہے۔ آپ شیروانی کی سلائی میں مہارت رکھتے ہیں۔

محترم خواجہ صاحب کو خلافت سے عشق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مجلس عرفان میں خاص طور پر شریک ہوا کرتے تھے اور کئی مرتبہ حضورؓ کو دبانے کا موقع بھی ملا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 نومبر 2011ء میں مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب کا درج ذیل دعائیہ قطعہ شائع ہوا ہے:

مجھ کو تُو صاحبِ ایمان بنادے یا ربّ!
یعنی اک عاشقِ قرآن بنادے یا ربّ!
مرحلہ موت کا آسان بنادے یا ربّ!
اور بخشش کا بھی سامان بنادے یا ربّ!

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 26, 2016 – September 01, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 26, 2016

00:10	World News
00:30	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 254-258 with Urdu translation.
00:45	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 41.
01:15	Jalsa Salana UK Address: Rec. August 14, 2014.
02:35	Spanish Service
03:10	Pushto Service
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 12-23 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on April 27, 1995.
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 142.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 259-262 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'spirituality'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 40.
07:00	Peace Conference Address: Rec. Nov. 08, 2014.
07:45	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on August 27, 2016.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:40	Tilawat: Surah An-Nisa, verses 138-148.
13:50	Seerat-un-Nabi
14:35	Shotter Shondane: Rec. December 02, 2012.
15:40	Sach To Ye Hai
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Peace Conference Address [R]
19:15	In His Own Words [R]
19:55	Hajj Aur Us Kay Masa'il
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday August 27, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:00	Peace Conference Address
01:45	Hajj Aur Us Kay Masa'il
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 143.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 263-268 with Urdu translation.
06:10	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:00	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on August 24, 2008.
08:05	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 28.
09:00	Urdu Question And Answer Session: Recorded on May 20, 1995.
09:55	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Recorded on August 26, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Al-Ambiyaa.
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 181.
20:30	International Jam'at News [R]
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday August 28, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany Address
02:35	Story Time
02:50	Friday Sermon
04:00	The Bigger Picture: Rec. August 23, 2016.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 144.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 269-275 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 42.
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Germany: Recorded on May 27, 2012.
08:05	Faith Matters: Programme no. 181.
09:05	Question And Answer Session: Recorded on January 14, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on March 27, 2015 by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba).
12:10	Tilawat: Surah An-Nisa, verses 163-174.
12:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 26, 2016.
14:10	Shotter Shondhane: Rec. December 02, 2012.
15:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Germany [R]
16:20	Quranic Archaeology
17:00	Kids Time: Programme no. 28.
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Germany [R]
19:30	Live Beacon Of Truth
20:30	Roots To Branches
21:00	History Of Langar Khana
21:15	Friday Sermon: Recorded on August 26, 2016.
22:50	Question And Answer Session [R]

Monday August 29, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Germany
02:30	Roots To Branches
03:00	Friday Sermon
04:20	In His Own Words
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 145.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 276-282 with Urdu translation.
06:10	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 47.
07:00	Audience With Hadhrat Khalifatul-Masih V (aba): Recorded on November 08, 2014.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
09:00	French Service: Recorded on December 08, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on March 25, 2016.
11:15	Seerat-un-Nabi
12:00	Tilawat: Surah An-Nisa, verses 169-177.
12:10	Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 01, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Seerat-un-Nabi
15:30	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
16:00	The Bigger Picture: Recorded on March 29, 2016.
16:55	In His Own Words
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Audience With Khalifatul-Masih V (aba) [R]
19:25	Somali Service
19:55	Aao Urdu Seekhain
20:25	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon: Recorded on October 01, 2010.
23:00	Seerat-un-Nabi [R]
23:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: The life and character of the Promised Messiah (as).

Tuesday August 30, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Audience With Hadhrat Khalifatul-Masih V (aba)
02:40	Seerat Hazrat Masih-Ma'ood
03:05	Friday Sermon
04:15	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 146.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 283-284 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Majmooa Ishtihirat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 37.
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Germany: Recorded on May 27, 2012.
08:10	Food For Thought
08:45	Noor-e-Mustafwi
09:00	Question And Answer Session: Recorded on January 14, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on August 26, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 1-3 and 4-6.
12:15	In His Own Words
12:50	Yassarnal Quran [R]
13:05	Faith Matters: Programme no. 196.
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:00	The Holy Ka'bah
16:30	Noor-e-Mustafwi [R]
17:00	Food For Thought [R]
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Germany [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on August 26, 2016.
20:30	The Bigger Picture: Recorded on April 12, 2016.
21:15	The Holy Ka'bah [R]
21:35	Australian Service
22:10	Faith Matters [R]
23:05	Question And Answer Session: Recorded on January 14, 1996.

Wednesday August 31, 2016

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:25	Dars Majmooa Ishteharaat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Germany
02:35	Food For Thought
03:45	The Holy Ka'bah
04:05	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 147.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 285-287 and Surah Al-Imran, verses 1-10 with Urdu translation.
06:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:40	Al-Tarteel: Lesson no. 49.
07:10	Khuddam UK Ijtema: Rec. October 05, 2008.
08:00	The Bigger Picture: Rec. on April 12, 2016.
08:55	Question & Answer Session: Rec. May 20, 1995.
09:55	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on August 26, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Al-Maai'dah, verses 7-14.
12:20	Al-Tarteel [R]
12:50	Friday Sermon: Recorded on August 20, 2010.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:50	Kids Time: Prog. no. 28.
16:30	Faith Matters: Programme no. 195.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema [R]
19:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
19:30	French Service
20:00	Hajj Aur Us Kay Masa'il
20:25	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Kids Time [R]
21:35	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. August 27, 2016.

Thursday September 01, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:10	Al-Tarteel
01:40	Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema
02:25	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:00	Sach To Ye Hai
03:35	Hajj Aur Us Kay Masa'il
04:00	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 148.
06:00	Tilawat & Dars-e-Majmooa Ishtihirat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 37.
07:10	Convocation Shahid Jamia UK: Recorded on December 13, 2014.
07:55	In His Own Words
08:45	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 34-51 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on May 01, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:05	Japanese Service
11:25	Importance OF Higher Education
11:50	Tilawat
12:05	Dars Majmooa Ishtehataat
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
12:55	Beacon Of Truth: Recorded on May 22, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on August 26, 2016.
15:05	Open Forum
15:45	Persian Service
16:15	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:00	World News
20:30	Convocation Shahid Jamia UK [R]
21:15	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:30	Importance OF Higher Education [R]
23:05	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 26 August , 2016 | Issue No. 35

12، 13 اور 14 اگست 2016ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے 50ویں جلسہ سالانہ کا اپنی تمام تر عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں نہایت شاندار، کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت، معرکۃ الآراء، زندگی بخش، روح پرور اور بصیرت افروز خطابات

107 ممالک سے مختلف رنگ و نسل اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے 38 ہزار 300 سے زائد

عُشّاقِ خلافت کی جلسہ میں شمولیت

دعاؤں، ذکرِ الٰہی، شکرِ خداوندی اور اسلامی اخوّت و محبت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل عظیم الشان، دلکش اور انتہائی متأثر کن روحانی ماحول۔ مختلف دینی، علمی و تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

جماعتِ احمدیہ انگلستان کے 50ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر لوائے احمدیت اور برطانیہ کا پرچم لہراتے ہوئے

اس سال کے دوران جماعت احمدیہ کا دو نئے ممالک میں قیام۔ اس طرح اب تک دنیا کے 209 ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران دنیا بھر میں 109 ممالک سے پانچ لاکھ چوراسی ہزار تین سو تراسی (584,383) افراد کی سلسلہ احمدیہ میں شمولیت۔ 'عالمی بیعت' کی نہایت اثر انگیز اور مبارک تقریب۔

مختلف ممالک سے آئے ہوئے نائب صدر، وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، سفارتکاروں، سول سروس سے تعلق رکھنے والے افسران، میئرز، کونسلرز، اخباری نمائندگان اور دیگر ممتاز سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات کی جلسہ میں شمولیت۔ معزز مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت انسانیت، ملکی تعمیر و ترقی میں بھرپور شرکت اور فلاحی و رفاہی کاموں کے ساتھ ساتھ اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیم کے فروغ پر خراج تحسین۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے پروگرامز کی براہِ راست تشہیر۔

(حدیقۃ المہدی ، آلٹن ہمپشائر، انگلستان: نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ انگلستان کو اپنا 50واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ مورخہ 12 تا 14/اگست 2016ء (بروز جمعہ، ہفتہ اتوار) اپنی تمام تر عظیم اسلامی روایات کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اذن الٰہی سے 1891ء میں رکھی تھی۔ آپؑ نے ایک اشتہار میں افراد جماعت کو اس جلسہ سالانہ کے انعقاد سے متعلق آگاہ کرتے ہوئے نہایت زرّیں نصائح اور ہدایات سے نوازا۔ حضورؑ نے تحریر فرمایا:

''تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اِس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصّہ اپنی عُمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی بُرہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضُعف اور کسل دُور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔''

نیز فرمایا: ''حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اُس تاریخ پر آ جانا چاہئے۔ اور اِس جلسہ میں ایسے **حقایق اور معارف** کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔'' (اشتہار 30/دسمبر 1891ء۔ آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-353)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ہدایات کی روشنی میں خلافتِ احمدیہ کے سائے تلے محض دینی اغراض کی خاطر سینکڑوں ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ یو کے اس لحاظ سے نہایت خوش نصیب ہے کہ حضرت امیر المومنین

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں